Presented by: Rana Jabir Abbas

حضرات اہل سنت اس کتاب کو ضرور بغور ملاحظہ فرمائیں

# فمن تبع ھدای فلا یضل ولا یشقیٰ

[illegible] رسالہ [illegible] جواب کتاب [illegible]

# نجم الہدیٰ

مؤلفہ [illegible] مولوی سید نجم الدین حسین صاحب [illegible] باہتمام [illegible]

مطبع دبدبۂ [illegible] دکن [illegible] طبع شد

اعلان [illegible]

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

عـه روپیہ سے فی جلد قیمت پیشگی آنے پر روانہ ہو سکتا ہے محصول ذمہ خریدار علاوہ برین [illegible]

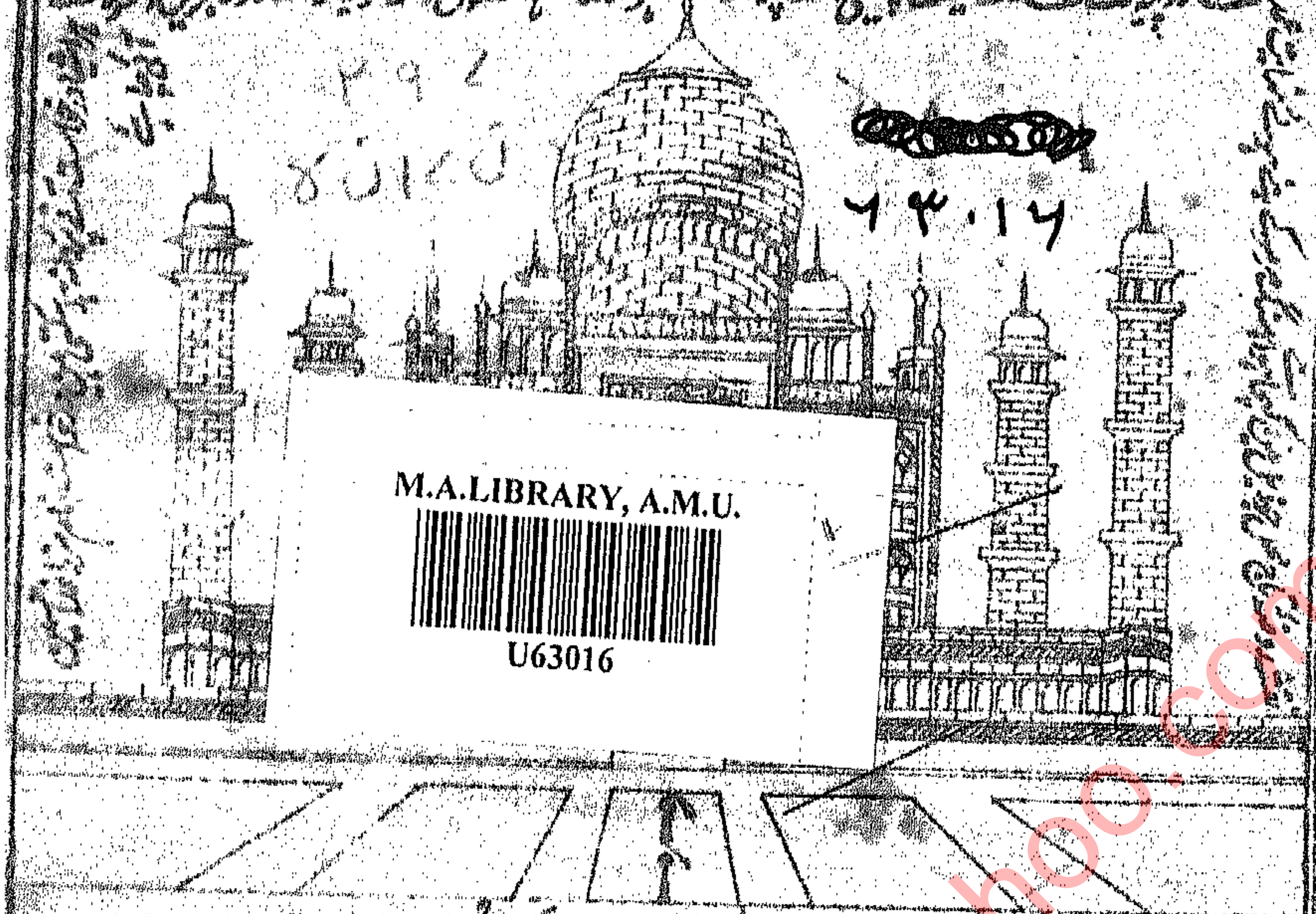

M.A.LIBRARY, A.M.U.
U63016
٦٣٠١٦

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد سید
المرسلین و آخیہ ووصیہ وخلیفتہ بلا فصل وآلہ الطاہرین
الی یوم الدین ۔ بندہ اقل المومنین سید نجم الحسن ابن المرحوم سید سجاد علی نقوی ساکن
قصبہ جائس ضلع رائے بریلی اودہ خدمت میں مومنین [illegible] اپنی کتاب [illegible]
انتساب میں ایمان والو فرما کر خطاب کیا ہے اور جو حق و ناحق میں [illegible] نے والے اور [illegible]
رکھنے والے ہیں عرض کرتا ہے ۔ فی زمانہ ایک مختصر رسالہ مسمی بہ اسرار الہدیٰ جس کے
مصنف و مولف سید جوہر علی [illegible] ساکن قصبہ [illegible] شہر [illegible] کے ہیں طبع ہو کر شائع
ہوا ہے اتفاقاً میں نے بھی اس رسالہ کو دیکھا اس میں عجب طرح کے مضامین اور مطالب آیات
وحدیث کے انوکھے معنی لکھے ہوے مقاصد [illegible] جنکے [illegible] معلوم ہوتا ہے کہ بیشک یہ اسرار
نہانی مصنف ہی کے سینہ بے کینہ میں مخزون و مکتوم رہنے کے قابل تھے [illegible]

Presented by: Rana Jabir Abbas



بھی بعد ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔ مگر جہانگیر خان شکوہ آبادی کا بھی تصرف پایا جاتا ہے جس کا خود مصنف کو اقرار ہے کہ یہ کارخیر اُن کی معاونت سے انجام کو پہنچا خیر کوئی معاون ہو ہم تو جوہری کی تصنیف سمجھیں گے اور وہی ہمارے مخاطب ہونگے۔

میاں جوہر صاحب برائے مانیے سیّد اور علیؑ کا لفظ آپ کے نام سے علیحدہ کیا گیا ہے یہ کچھ بیجا نہیں ہے پہلا قول مشہور یہ ہے کہ سیّد سنّی نباشد اور آپ شیعہ سے سنّی ہو گئے تو سیّد ہی کہاں۔ دوسرے شیعوں کو آپ نے جہانتک زبان نے یاری دی لعن و طعن ناسزا نالائق الفاظ سے یاد کیا ہے پس اگر یہ قیاس صحیح ہے تو آپ کے والد ماجد یا سوائے حضرت اماے شیعہ ہونگے۔

حدیث صحیح مقبولۂ اہل سنت میں وارد ہے جس نے اپنے ماں باپ کو ناسزا کہا گالیاں دیں اُس پر خدا کی لعنت ہے پس آپ نے شیعوں میں اپنے ماں باپ یا آقا کو مستثنے نہیں کیا اور عموماً سب کو سور دلعن وطعن کیا جن میں آپ کے باپ بھی ہیں تو ضرور آپ اُس تحفہ کے مستحق ہوئے جو حدیث کے آخر فقرہ میں ہے اور کیا عجب باپ نے بوجہ نااہل ہونے کے آپ کو عاق بھی کر دیا ہو اسی لئے آپ نے اس رسالہ میں اُن کو باپ نہیں لکھا۔ خیر باپ نے تو یہ سمجھا کہ جسطرح حضرت نوحؑ کا لڑکا نااہل ہو کر گمراہ ہوا اُسی طرح ہمارا اُوت کپوت کہیں کا نہ رہا۔

اور آپ نے محمد ابن ابی بکر کا طریقہ اختیار کیا کہ وہ اپنے باپ کو بُرا سمجھتے تھے اپنی بیزاری اُن سے ظاہر کرتے تھے حضرت ابوبکر نے اُن کو اگرچہ چھوڑ دیا مگر حضرت علیؑ نے اپنا بیٹا کر لیا خلیفہ صاحب اور خلیفہ زادہ کی عزت رکھ لی کہ اِن کو کوئی بے باپ کا نہ کہے مگر معلوم نہیں آپ نے بھی کسی کو تجویز کیا ہے یا ابھی تک ولدیت پردۂ اختفا میں ہے علاوہ اس کے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



کہ آپ نے دل کھول کر شیعونکو ناسزا اور برا کہا۔ حضرت علیؑ کو بھی تو نہیں چھوڑا اور لفاظی و لسانی سے جو دل میں تھا زبان پر آیا اور لکھ مارا مثل اہلسنت کو خاک میں ملانے والی طمع خلافت میں اپنے بھائیوں کے دشمن کفر سے توبہ کرنے والے کم ہمت سب جرات وغیرہ وغیرہ نقل کفر کفر نباشد۔ بھلا آپ سے کوئی پوچھے کہ خلافت بلافصل میں آپ حضرت علیؑ و ابوبکر کے حکم بنے ہیں یا حضرت علیؑ کے دشمن جانی اور ابوبکر کے دوست روحانی مناظرہ کا یہ داب نہیں ہے نہ یہ طریقہ جو آپ نے اختیار کیا ہے۔ آپ نے جو حضرت علیؑ کو سخت اور سست کہا ہے یہ دو باتوں سے خالی نہیں اوّل آپ ناصبیوں کے فرقے میں شامل ہو گئے ہیں مگر کسی وجہ خاص سے سنّت جماعت کا باریک برقع اپنے چہرہ پر ڈال رکھا ہے۔ مخبر صادق عالم علم لدنی علیؑ ابن ابیطالب صلوات اللہ علیہ کے ارشاد لاخیر عبیدی کو سنکر آپ کو عداوت پیدا ہوئی الحمد للہ کہ کلام امام برحق کی تصدیق ہو گئی بالطمع مال دنیا دی کسی امیر یا رئیس معاویہ شاہی سے ایسے ناسزا و ناروا الفاظ کہنے میں کچھ انعام و جاگیر کے طالب ہیں کیونکہ معاویہ شاہی بھی تو خود حضرت علیؑ کو برا کہتا اور اپنے اعیان و انصار کو برا کہنے کی ترغیب و تحریص کرتا تھا اور اس کے صلہ میں انعام و جاگیرین دیتا پس کیا عجب کہ اُسی کی اولاد و احفاد میں کسی نے آپ سے فرمائش کی ہو مگر کیا خوب ہوتا کہ آپ اُس زمانہ میں پیدا ہوئے ہوتے اور یہ تصنیف کرتے جو اس کام کے لئے خاص تھا تو بہت کچھ آپ کو کامیابی ہوتی مگر خیر اب بھی کچھ مل ہی رہے گا اگر کوئی امیر معاویہ شاہیے مال دنیا سے منتفع کرے گا تو شیعہ لوگ بھی آپ کو ایک بہت بڑے انعام سے محروم نہ رکھینگے جو آپ کو غالباً معلوم بھی ہوگا۔

اللہ اکبر ان افعال و اقوال کے بعد بھی آپ کو سیّد جوہر علیؑ کھلانے کا شوق

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



دے حضرت اب تو آپ علیؑ کو چھوڑ دیئے اور سیّد کا نام نہ لیجیے کیونکہ علیؑ کے جوہر آپ کیون ہونے
لگے جبکہ اُن کے جوہرون کو آپ داغ بدنما لگانے والے اور زنگ آلودہ کرنے والے
ٹھہرے تو اُن سے اور آپ سے کیا واسطہ ہان جنہین آپ نے رونق قاز ملکر خواہ مخواہ
جوہر دار کر دیا ہے اُن کے جوہر کہلائیے۔ پس جوہر عمر و بکر زید خالد جو زیادہ مرغوب
ہو اپنا نام رکھیئے مگر ہان یہ جوہر بکر ہی آپ پسند کرینگے کیونکہ اُنھین پر آپ فریفتہ و دل دادہ
ہین اور پوچھیئے تو آپ کو خود ہی علیؑ کے ساتھ جوہر بلانا خوش نہ معلوم ہوتا ہوگا۔
رہا سیّد ہونا وہ علّت سے خالی نہین یا فاطمیؓ یا علوی سو آپ نے علیؑ کو لائق خلافت
ہی نہ سمجھا نہ کسی کام کا ہوا دین مین اُن سے کوئی کام ہوا ہی نہین بلکہ ہمیشہ بقول آپ کے
سُنیت کو خاک مین ملانے والے ٹھہرے۔ اور صدیق اکبر و فاروق اعظم و یعسوب الدین
یعنی ابوبکر نے دین جاری کیا اور رسالتِ محمدیؐ کی آبرو رکھ لی۔ پھر ایسے آدمی کو کیون
آپ اپنا جد بنا دین اُن کو نہ قبول کرین جو یعسوب الدین تھے پس ان کو چھوڑیئے اُن کو
اپنے اجداد مین مضبوط پکڑیئے چلیئے قصہ تمام ہوا۔

میان جوہر صاحب شیعہ سے سنّی ہو گئے ہین کوئی شخص خلافت کی بابتہ اُنسے
سوال کرتا ہے اور وہ جواب دیتے ہین جسے آپ نے رسالہ **اسرار الہدیٰ** کے نام
سے موسوم کیا ہے۔

**عذر** ہم نے اس رسالہ مین حدیث کا ترجمہ اُردو مع اہل سنت کی کتابون مین لکھا ہی جیسہ
بلا تغیر و تبدل الفاظ درج کیا ہی جسے شبہ ہو کتابون مین دیکھ لے اور عربی عبارت کو
چھوڑ دیا ہے فی زمانہ عوام کو اُردو ہی سے زیادہ مناسبت ہی اور سیدھی باتین پسند
کرتے ہین عربی کا رواج بہت ہی کم ہو گیا ہے۔ نہ کوئی عربی پڑھتا ہے نہ سمجھتا ہی ہان

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



عالم اور اہل علم سو اُن کو جوہر صاحب کی لیاقتِ علمی و قرآن و حدیث و تواریخ سے بے بہرہ ہونا ظاہر ہو گیا ہو گا وہ ایسی پوچ و لچر باتون پر کب خیال کرینگے مگر عوام جنکو علم نہین اور نہ حدیثون سے واقفیت وہ البتہ شاید دہوکے مین پڑجاوین لہذا اُنھین کے سمجھنے اور راہ راست پانے کے لئے یہہ جوابات لکھے گئے ہین۔ اور بہ مناسبت نام **نجم الھُدیٰ** سے اِس رسالہ کو موسوم کیا ہے۔

سایل آپ سے پوچھتا ہے خلافت کے بارہ مین کون حدیث صحیح اور مفصل ہے یا نہین اگر ہے تو کونسی اور کہان ہے۔

آپ جواب مین فرماتے ہین ترجمہ **حدیث** بخاری اور مسلم مین ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بیشک سب آدمیون سے مجھ پر بڑا احسان کرنے والا ساتھ دینے مین اور اپنے مال خرچ کرنے مین ابوبکر ہے۔ اگر مین اپنے رب کے سوائے کسی اور کو جانی دوست ٹھہراتا تو ابوبکر ہی کو جانی دوست کرتا لیکن اسلام کی برادری اور محبت ہمارے اُس کے درمیان ہے۔

ترجمہ **حدیث** مسجد کی طرف سے سب کے دروازے بند کر دیئے جاوین مگر ابوبکر کا دروازہ کُھلا رہنے۔ مسجد کے صحن سے لگے اصحاب کے دروازے تھے سو حضرت نے وفات کے قریب بند کروا دیئے صرف ابوبکر کا دروازہ کُھلا رہا اِس حدیث سے ابوبکر کی سب اصحاب پر فضیلت ثابت ہوئی اور اِس مین صاف اشارہ کیا اُن کی خلافت کا بلفظہ۔

**جواب** بندہ عرض کرتا ہے (حدیث) ترمذی[1] اور امام احمد حبشی بن جنادہ سے روایت کرتے ہین کہ رسولؐ خدا نے فرمایا علیؑ مجھ سے ہین اور مین علیؑ سے کوئی میری

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



طرف سے (بندِ عہد) ادا نہ کرے مگر مین یا علیؑ ۔ ۲۔ حدیث ترمذی مین عبداللہ ابن عمر
سے روایت ہے کہ رسولؐ خدا نے اپنے یارون مین ایک دوسرے سے بھائی چارہ
کرایا پھر علیؑ آئے اُس حال مین کہ آپ کی آنکھون سے آنسو بہتے تھے کہنے لگے (رسولؐ
خدا) آپ نے اپنے یارون کا سب سے بھائی چارہ کرایا مجھ مین اور کسی مین دینی بھائی کی
نسبت نہ کرائی ۔ آنحضرت نے فرمایا اے علیؑ تم دین و دنیا مین میرے بھائی اور یار ہو۔
۳۔ حدیث ترمذی مین انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسولؐ خدا کے پاس ایک بھنا ہوا
ہوا یا پکا ہوا پرند جانور تھا آپ نے فرمایا بارِ خدایا تیری مخلوق مین سے جو تجھے بہت
محبوب ہو اُسے میرے پاس لا کہ وہ میرے ساتھ اس پرند جانور کو کھائے پس آپ
کے پاس علیؑ آئے اور کھانا کھایا۔

۴۔ ترمذی مین جابر ابن عبداللہ سے روایت ہے کہ آنحضرت نے غزوہ طائف کے دن
حضرت علیؑ کو بلا کر کچھ سرگوشی کی (منافقون نے یا عوام صحابہ) نے کہا کہ بلاشبہ
حضرت نے اپنے چچا کے بیٹے سے بہت دیر تک کانا پھوسی کی ۔ آنحضرت نے فرمایا
مین نے اُن سے سرگوشی نہین کی بلکہ اللہ نے اُن سے سرگوشی کی ۔

۵۔ امام احمدؒ حضرت اُمّ سلمہ سے روایت کرتے ہین کہ اُنھون نے فرمایا قسم خدا کی رسولؐ
خدا کے آخر زمانہ مین آپ کے نزدیک سب لوگون سے زیادہ قریب علیؑ ابن ابی طالب تھے
جس روز مرض موت مین آپ بیمار ہوئے اور جس دن آپکا انتقال ہوا تو حضرت علیؑ کو بلا کر
بہت دیر تک اُن سے سرگوشی کی اور ایک عرصہ تک چپکے چپکے باتین کین پھر
اُسی دن آپ کا انتقال ہوگیا سو اس اعتبار سے حضرت علیؑ رسولؐ خدا کی آخر
زمانے مین سب سے زائد قریب تھے ۔ ۶۔ ترمذی مین ابو سعید خذری سے روایت ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



کہ رسولؐ خدا نے علیؑ سے فرمایا اے علیؑ جیسے جنابت پہونچے اور نہانے کی حاجت ہو

اُسے اس مسجد میں گزرنا جائز نہیں بجز میرے اور تیرے ابن منذر نے ضرار ابن مرہ سے کہا

اس حدیث کے کیا معنی ہیں ضرار نے جواب دیا کہ میرے اور تیرے سوا اور کسی کو حلال نہیں کہ

مسجد کو راہ گزر بناوے اُس حالت میں کہ وہ جنابت رکھتا ہو ۔ بخاری و مسلم میں

سہیل بن ساعدی سے روایت کرتے ہیں کہ رسولؐ خدا نے غزوہ خیبر کے دن فرمایا میں کل

اس جھنڈے کو جو سرداری کی علامت ہے ایک ایسے شخص کو دونگا جس کی ہاتھوں

سے اللہ تعالیٰ قلعہ خیبر کو فتح کرے گا وہ خدا اور رسولؐ خدا کو دوست رکھے گا اور اُسے خدا

اور رسولؐ دوست رکھے گا اور بہت مشہور و معروف بقبول فریقین یہہ قصّہ ہے کہ پہلے

دن ابوبکر نشان محمدیؐ لیکر قلعہ فتح کرنے گئے مگر بے نیل مرام شکست کھا کر واپس آئے دوسرے

دن عمر اُسی نشان کو لیکر بڑے تزک و احتشام سے تشریف لے گئے مگر تقدیر کہ قلعہ فتح نہیں ہوا

اور واپس آئے تب رسولؐ خدا نے تیسرے روز حضرت علیؑ کو نشان دیکر بھیجا ۔ انھوں نے

فتح پائی ۔ امام احمد نے فضائل میں یہہ بھی لکھا ہے کہ اُس دن لوگوں نے آسمان سے

تکبیر کی آواز سنی اور کسی کو یہہ کہتے سنا کہ ذوالفقار کے سوا اور کوئی تلوار نہیں اور علی کی برابر

کوئی جوانمرد نہیں حسان ابن ثابت نے رسولؐ خدا سے شعر پڑھنے کی اجازت مانگی آپ نے انہیں

پروانگی دی انھوں نے اُس وقت فرمایا جبرئیل ظاہر ہو کر پکارا بلند آواز سے جو پوشیدہ نہ

تھی اور مسلمان نبیؐ مرسل کے گرداگرد کھڑے دیکھ رہے تھے کہ ذوالفقار کے برابر کوئی تلوار

نہیں اور علیؑ کے مقابل اور کوئی جوان نہیں ۸ ۔ مسلم و بخاری میں حضرت علیؑ کا دروازہ

جانب مسجد کھلا رہنا اور سب کا بند کر دیا جانا حدیث صحیح سے لکھا ہے ۔ مگر اس میں کوئی فضیلت

نہیں جیسے جیسی ضرورت ہوئی آنحضرت نے حکم دیدیا ۔ اب اہل بصیرت غور سے سنیں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



سرسری نگاہ سے دیکھیں کہ ان حدیثوں میں کیا لطف ہے اور وہ حدیث جو ہری صاحب میں خلافت ابوبکر کا ادعا ہی کیا کہتے ہیں۔ جز این نیست کہ ابوبکر احسان کرنے والا ساتھ رہنے والا اپنا مال خرچ کرنے والا اگر رسولؐ خدا کسی کو دوست بنانا چاہتے تو ابوبکر ہی کو بناتے مگر نہیں بنایا۔ لیکن حدیث نمبر ۲ مفضائل حضرت علیؑ سے صاف ظاہر ہے کہ آنحضرت نے علیؑ کو دین و دنیا دونوں میں اپنا بھائی اور یار بنا ہی لیا اور ابوبکر منہ دیکھتے ہی رہ گئے وہ احسان اور ساتھ رہنا مال خرچ کرنا کچھ بھی کام نہ آیا پس اگر یہی حدیث دعوے خلافت میں پیش کیجاتی ہے جیسا جوہری صاحب نے بہت ہی طمطراق سے اس حدیث کے بھروسہ پر خلعت خلافت سے مخلع کرنا چاہا ہے تو اس کی یہ اصل ہے رہا دروازہ جانب مسجد کھلا رہنا اس کی بابت حضرت علیؑ کا بھی دروازہ جانب مسجد کھلا رکھا تھا جس کی خود مسلم و بخاری گواہ ہیں تو غیر اس امر میں حضرت علیؑ اور ابوبکر شاید برابر نکلیں۔ مگر حدیث نمبر ۶ میں درج ہے کہ بحالت جنابت سوائے رسولؐ خدا و علیؑ مرتضیٰ کسی کو مجال داخل ہونے مسجد نبوی کی نہ تھی البتہ یہ ایک خاص بات ہے کہ نبیؐ و وصی کے جو دونوں معصوم جرائم صغیرہ و کبیرہ سے پاک تھے انھیں کو خانہ خدا میں حالت جنابت میں بھی دخل کی اجازت تھی کیونکہ یہ حضرات ہر حالت میں پاک بلکہ پاکیزہ تر تھے نہ اور ارجاس و انجاس کہ ان کا مسجد نبوی میں داخل ہونا بحالت طہارت بھی شک سے خالی نہیں۔ مثل بنی امیہ جن کے حق میں آنحضرت نے شجرۂ ملعونہ فرمایا ہے۔ اور اسی واسطے تو آیہ کریمہ انما یرید اللہ الخ انھیں پنجتن کے لئے مخصوص تھا یعنی محمدؐ علیؑ فاطمہؑ حسنؑ حسینؑ چنانچہ کتب اہل سنت صحیح ترمذی اور صحیح موطا اور صحیح ابی داؤد اور صحیح مسلم اور مشکوٰۃ اور مسند حنبل وغیرہ اور خود حضرت عائشہ صدیقہ و حضرت ام سلمہ ازواج نبیؐ سے صحیح اور مستند روایتیں موجود ہیں کہ یہ آیہ شریفہ جب نازل ہوا تو آنحضرت نے



Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



مع علیؑ فاطمہؑ حسنؑ حسینؑ کو اپنی عبا میں ایک جا کر کے خدا سے دعا کی کہ الہٰی یہ میرے اہلبیت اور آل عبا ہیں حضرت امّ سلمہؓ نے خواہش کی کہ میں بھی نیچے عبا کے داخل ہوں آنحضرت نے فرمایا نہیں۔ اب فرمائیے کیا عذر ہے اگر کہو امّ سلمہؓ دوست اہلبیت ہیں ان کے فرمانے کا کیا اعتبار تو حضرت عائشہ کو تو سچا اور صدیقہ جانو گے شیعہ بھی تو اس حدیث میں ان کو صدیقہ کہتے ہیں اور کیوں نہ ہوں ہماری ماں ہیں واجب التعظیم۔ حدیث نمبر ۳ کی وقعت و فضیلت علیؑ مرتضیٰ تمام مخلوق پر ملاحظہ کیجئے رسول خداؐ کی دعا اور خدا کا حضرت علیؑ کو ان کے پاس بھیجنا اور شریک طعام ہونا حدیث نمبر ۵ آخر وقت موت نبیؐ میں جو معاملہ پیش آیا حضرت امّ سلمہؓ چشم دید سانحہ بیان کر رہی ہیں۔

حدیث نمبر ۷ میں آنحضرتؐ کا یہ فرمانا کہ خدا و رسولؐ اسے دوست رکھتے ہیں وہ خدا و رسولؐ کو دوست رکھتا ہے پس اس ارشاد نبوی سے تو آپ کے صدیق اکبر و فاروق اعظم و یعسوب الدین جنہوں نے رسالت کی آبرو رکھی نہ خدا ہی کے دوست ٹھہرے نہ رسولؐ کے نہ ادھر کے نہ اُدھر کے۔

حدیث نمبر ۹ سے خدا کا ساتھ علیؑ کے سرگوشی کرنا ثابت ہوا۔ حدیث نمبر ۱۰ واقعی ایک ہی سبحان اللہ محمدؐ اور علیؑ میں کوئی فرق ہی نہ رہا بجز نبوت و خلافت و امامت کے

شعر: من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی تاکس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

کہنا جو ہر صاحب اب بھی آپ نبیؐ و وصی میں بعد المشرقین فرمائینگے کچھ تو شرم چاہئیے اسکا انصاف اور تمیز حق و باطل اہل انصاف و صاحبان ایمان و ایقان پر چھوڑتے ہیں وہ خود سمجھ لیں بعد رسول خدا خلافت کس کا حق تھا کس کی جانب خدا و رسول کا رجحان تھا اور کیا واقع ہوا۔ خدا اور رسولؐ خدا نے تو سیدھی راہ صاف طور پر بتلا دی اب

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



انسان اگر باغوائے شیطانی ٹیڑہی راہ اختیار کرے تو وہ جانے اُس کا کام اُمّتِ محمدی مرحومہ کہی گئی ہی اِس لئے کہ دنیا مین اِس اُمت پر مثل اور اُمتون کے عذاب و عقاب نہین ہے ورنہ اِن نافرمانیون کا مزا دنیا ہی مین چکھایا جاتا خیر قیامت قریب ہی بمصر عہ ہم دور مین نہ وہ قیامت بہت ہی دور ہے ۔

دوسری حدیث جوہری صاحب کی سُنئے ۔ حدیث بخاری مین جبیر ابن مطعم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تو مجھ کو نپاوے تو ابوبکر کے پاس آئیو یعنے حضرت نے اُس عورت سے کہا جس سے فرمایا تھا کہ ہمارے پاس دوسری بار پھر آنا تب اُس نے کہا کہ بھلا بتلائیے تو کہ اگر مین آؤن اور حضرت کو نپاؤن ف یعنی اگر حضرت کا انتقال ہو گیا ہو تو کیا کرون حضرت نے فرمایا کہ ابی بکر کے پاس آنا جو مین کرتا ہون سو وہ کرے گا ۔ علما نے کہا ہی کہ اِس حدیث مین صدیق اکبر کی خلافت کا صاف اشارہ ہی بلفظہ

یہہ حدیث عجب حواس باختہ ہی نہ مبتدا نہ خبر نہ عبارت کا ربط ۔

بات اتنی ہی کہ کوئی عورت سائل آئی ہو گی اُس وقت آنحضرت کو کچھ اشغال وعظ و پند درپیش تھی فرمایا کہ پھر آنا جیسا اکثر ہم لوگ عدیم الفرصتی یا کسی سبب خاص سے فقیر کو کہہ دیتے ہین پھر آئیو ۔ عورت کی جرأت کو خیال کیجئے پوچھتی ہے کہ بھلا بتلائیے تو سہی کہ اگر مین آؤن اور حضرت کو نپاؤن ۔ سبحان اللہ حاشیہ چڑہایا گیا ہی یعنی اگر حضرت کا انتقال ہو گیا ہو تو کیا کرون یہہ عورت کا خیال کہان سے پایا گیا کہ اُس نے انتقال آنحضرت کے راز سربستہ و اسرار پنہانی کو تاڑ لیا کیا یہہ عورت کوئی فرشتہ تھی یا قوم اجنّا سے یا کوئی مجتہدہ فقیہہ تھی کہ رسولِ خدا سے ایسے بے باکانہ سوال کرے اور اُن کے انتقال پر خبردار ہو کچھ تو اِس حدیث کی شانِ نزول ہونا چاہئے ۔ عورت کون تھی کس ملک کی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



رہنے والی رسولِ خدا سے کیا چاہتی ہے جو اُس وقت آپ سے نہ ہو سکا اور ابوبکر کی خلافت
کا مژدہ سنایا۔ ہاں یہ کہو اگر عورت نے گستاخانہ آنحضرت سے پوچھا ہو کہ اگر آپ
نہ ملیں تو کیا کروں یعنی سمجھ میں یہ نہیں کہ دنیا ہی سے چلے جائیے تب میں آؤں آپ نے
فرما دیا ہوگا۔ ابوبکر کے پاس آنا وہ تجھے کچھ دے دیگا جیسا ہم لوگ کہتے ہیں کسی
سائل کے جواب میں کہ ہم گھر پر نہ ملیں تو فلاں خدمتگار سے لے لینا۔ آنحضرت کا یہ فرمانا
جو میں کرتا ہوں وہی ابوبکر کرے گا۔ اس کے کیا معنے عورت کا ایسا کوئی سخت سوال تھا
جو آنحضرت سے ممکن نہ ہوا اور خلافتِ ابوبکر میں منحصر چھوڑ گیا۔ آنحضرت کی خدمت میں
کوئی شخص کیسا ہی اہم سوال پیش کرتا تو اپنی مراد دلی اور مقصد قلبی کو پہونچتا تھا کبھی کوئی شخص
محروم ہی نہیں رہا سوائے اس ضعیفہ بخشش کے۔ آخر وہ چاہتی کیا تھی جو رسولؐ سے ممکن نہ
ہوئی۔ اگر کوئی مسئلہ تھا جس کے جواب دینے کو آپ نے ایسا فرمایا تو نبیؐ اللہ
سے یہ بات غیر ممکن کہ خود جواب نہ دیں اور ایک مدت بعیدہ تک محروم رکھیں۔ اگر کچھ
قضیہ تھا تب بھی آپ اُسی وقت فیصلہ فرما سکتے تھے اگر کسی یا محتاج کی سائل تھی تو آپ
فوراً اُس کی حاجت روائی کر سکتے تھے جیسا کہ اسی ضعیفہ محتاج کو ابوبکر سے کچھ دلا دیا ہوگا اور
کوئی مطلب اس حدیث سے نہیں نکلتا۔ افسوس ہے بمقابلہ حدیث فضیلت علیؑ مرتضےٰ
جو آفتاب کی طرح چمک رہی ہے ایسی بے سروپا حدیثیں خود ساختہ نص خلافت میں پیش کی جاتی
ہیں معلوم نہیں جوہری صاحب کا جوہر اوّل جس سے عقل مراد ہے کس خم افلاطون میں بند کر دیا
گیا ہے کہ بہرہ ہی ندارد۔ کیوں جوہری صاحب یہی حدیث ہے جس کی رو سے آپ کے
علما نے ابوبکر کو بحکم رسولؐ خدا خلافت کا استحقاق دے رکھا ہے سبحان اللہ آپ کے
علما پر بیساختہ ہنسی آتی ہے۔ آپ کو خبر بھی ہے کہ اہلِ سنت اجماع کے قائل ہیں اور

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



اسی پر کل فضلائے اہلِ سنت کا اتفاق ہے اب مدت کے بعد آپ نے اُس اجماع کو باطل کیا اور سقیفہ کی کارروائی کو بالکل بے سروپا بنا دیا تو معلوم ہوا آپ کو اپنے مذہب یا مذاہب کی بھی خبر نہیں اور واقعی کیونکر ہو آپ تو ایک ایسی جماعت میں داخل ہوئے ہیں جو علانیہ دشمن خدا و رسولؐ و اہلبیت اطہار ہے یعنی ناصبی جو قاطبتاً حضرت علیؑ کے دشمن ہیں اور خدا و رسولؐ کے بھی دشمن ہیں اس وجہ سے کہ امام احمد مطلب بن عبد اللہ بن خطب سے روایت کرتے ہیں ترمذی میں کہ اُس کے باپ نے کہا کہ رسولؐ خدا نے ایک خطبہ میں فرمایا اے لوگو میں تمہیں اپنے بھائی اور چچا کے بیٹے علیؑ ابن ابیطالب کے ساتھ محبت کرنے کی وصیت کرتا ہوں جو تم میں سب سے زیادہ قریب ہے کیونکہ اُسے دوست نہیں رکھتا مگر کامل مومن اور دشمنی نہیں رکھتا مگر منافق اور جس نے اُسے دوست رکھا اُس نے مجھے دوست رکھا اور جس نے اُس سے دشمنی کی اُس نے مجھ سے دشمنی کی اور جو مجھ سے عداوت رکھے گا اُسے خدائے تعالےٰ دوزخ میں داخل کرے گا بلفظہٖ یہ حدیث اہلِ سنت کے راویوں نے بہت مستند اور نہایت وثوق کے ساتھ لکھی ہے کہ کسی کو مجالِ دم زدن نہیں۔

اب فرمایئے رسولؐ خدا کی وصیت کی بجا آوری اُنھیں الفاظ و کلماتِ ناملایم سے پائی جاتی ہے جنکو آپ نے اپنے رسالہ اسرار الہدیٰ میں حضرت علیؑ کی شان میں نہایت شوخی طبع اور لفاظی اور لسانی سے درج کئے ہیں۔ اور اِس پر کیا منحصر ہے ابھی تو آپ اِس سے زیادہ کہنے اور کہلوانے کے متمنی ہیں بذریعہ تار برقی اپنی حمایت کیواسطے خبر دینے والے ہیں یعنی اپنے بھائیوں کو جیسا آپنے آخر رسالہ میں وعدہ کیا ہے۔ مگر ہم آپ کا حیلہ زنانہ ہے آپ ہی کہتے ہیں اور آئندہ بھی کہیں گے بھائیوں کا صرف ایک ہلکا سا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



پردہ ڈال رکھا ہی شرم دنیاوی کے لحاظ سے تاکہ سُنی لوگ یہہ نہ کہین کہ دیکھو کیسا ناصبی اور خارجی پیدا ہوا ہے کیونکہ ابھی تک یہہ لوگ بھی اِن گروہ ضالہ کو کافر سمجھتے ہین لیکن خوب یاد رکھیے کہ شیعہ جو بمصداق قول مخبر صادق کامل الایمان ہین جن کا حدیث مذکورہ بالا مین ذکر ہوا ہے اپنے کمال اور فضل سے ہر مومن اور منافق کو طرز کلام ہی سے پہچان جاتے ہین وہ آپ کو اچھی طرح جان گئے۔ اب یہہ دو حدیثین نص خلافت ابوبکر مین آپ پیش کرتے ہین۔

حدیث بخاری مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین نے ارادہ کیا کہ مین نے ارادہ کیا کہ مین کسی کو ابی بکر اور اُس کے بیٹے عبدالرحمن پاس بھیجون اور اُس کو اپنا خلیفہ اور ولیعہد کرون تا سبادا کہ کہنے والے کوئی اور بات کہین یا آرزو کرنے والے خلافت کی آرزو کرین پھر مین نے کہا کہ ابی بکر کے سوائے خدائے تعالےٰ کسی کی خلافت نمانے گا اور مومنین بھی دفع کرینگے یا یون فرمایا کہ دفع کرے گا خدا اور نمانین گے مومنین۔

حدیث بخاری اور مسلم مین حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا بُلا لا میرے پاس اپنے باپ ابوبکر اور اپنے بھائی کو تا کہ مین اُن کو نوشتہ لکھدون یعنی خلافت نامہ اسواسطے کہ مین خوف کرتا ہون کہ آرزو کرے کوئی آرزو کرنے والا یا کہے کوئی کہنے کہ مین لائق تر ہون خلافت کا اور نمانے گا خدا اور مسلمان لوگ مگر ابوبکر کو۔

یہہ دونون حدیثین جن کی راوی حضرت عائشہ ہین عجب خلجان پیدا کرتے ہین۔ پہلی حدیث مین (کہ مین کسی ابی بکر اور اُس کے بیٹے عبدالرحمن پاس بھیجون اور اُس کو اپنا خلیفہ و ولیعہد کرون) لکھا ہے۔ دوسری مین (بلا لا میرے پاس اپنے باپ ابوبکر اور اپنے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



بھائی کو تاکہ مین انکو نوشتہ لکھدون یعنی خلافت نامہ)

پہلی حدیث مین حضرت نے ارادہ کیا کہ کسی کو دونون کے بلانے کو بھیجون دوسری مین حضرت عائشہ سے ارشاد ہوا کہ بلالا - پہلی مین ابا اور اُس کو اپنا خلیفہ اور ولیعہد کرون ) دوسری مین اُن کو نوشتہ لکھدون یعنی خلافت نامہ -

پس اب اہل انصاف ملاحظہ کرین - رسول خدا نے ارادہ بلانے کا کیا مگر کسی کی بھیجکر نہ بلایا - اور حضرت عائشہ کو حکم بلانے کا دیا - اُنھون نے تعمیل نہ کی - رسول خدا کا ارادہ او حکم دونون معطل رہے اور (اُس کو اور اُنکو) نے اور بھی غضب ڈھایا ہے - پہلی حدیث مین معلوم نہین ابوبکر یا عبد الرحمن کس کے خلیفہ بنانے کا خیال تھا کیونکہ دونون مین سے ایک کو (اُس کو) کا لفظ سمجھا جاتا ہے مگر ہان دوسری حدیث مین اُن کو یعنی ابوبکر و عبد الرحمن دونون کو خلافت کی سند عطا ہونا پایا جاتا ہے پس کیسی مصیبت ہے کہ بیچارہ عبد الرحمن خلافت سے محروم رکھا گیا - یا خدا خلافت نہ ٹھہری بچون کا فرضی تخت شاہی ٹھہرا کہ کبھی اِسے کبھی اُسے بخشا جاتا ہے اور رسول خدا کا کلام جو ہر حال و قال مین مطابق وحی بلکہ خود وحی الہی تھا بچون کا سا قول خیال کیا گیا ہے نعوذ باللہ منہا - رسول خدا خلافت کے معاملہ مین اپنا جانشین مقرر کرنے کا ارادہ کرین اور زبان مبارک سے بھی فرماوین کہ مین نے ایسا ارادہ کیا ہے کہ ولیعہد و خلیفہ مقرر کرون اور پھر فرماوین کہ مسلمان خود ہی تجویز کر لینگے - یا کہ فلان فلان کو میرے پاس بلا لا اُن کو خلافت نامہ لکھدون اور پھر فرمائین کہ مسلمانون پر یہ امر چھوڑ اگیا - معاذ اللہ ایسے اقوال تو عام لوگون سے بھی بعید ہین چہ جائے کہ رسول مقبول جن کا ہر ہر کلمہ و کلام ایسے اُمور مین وحی کا یعنی حکم خدا مانا گیا ہے اور بیشک و شبہہ ایسا ہی تھا -

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



ذرا غور کرنے سے معلوم ہوا کہ یہہ دونون حدیثین ایک ہی زمانہ کی نہین ہین بلکہ پہلی حدیث زمانہ قبل کی ہی اور پوری حدیث اس طرح ہی جس کو جوہری صاحب نے کاٹ چھانٹ کر اُس کا خلاصہ اپنے مطلب کے مطابق لے لیا ہی باقی مضامین اور شان نزول کو اپنے مقاصد کے خلاف سمجھکر چھوڑ دیا ہی -

مگر ہم پوری حدیث بلفظہ لکھتے ہین - حدیث بخاری مین اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ اُنھون نے درد سر کی شدت کی وجہ سے کہا ہائے سر پس نبیؐ نے فرمایا وہ (یعنی تیری موت) اے عائشہ اگر واقع ہوتی اور مین زندہ رہتا تو تیرے گناہون کے لئے بخشش اور رفع درجات کے لئے دعا مانگتا حضرت عائشہ نے فرمایا ہائے مصیبت بخدا میرا گمان ہے کہ آپ میرا مرنا چاہتے ہین اگر مین مر جاونگی تو آپ اُسی دن کے آخر دوسری بی بیون سے صحبت کرینگے اور مجھے بھول جائینگے آپ نے فرمایا کہ چلو اِس ذکر کو جانے دو میرے درد سر کی خبر لو مین نے قصد یا ارادہ کیا تھا کہ کسی کو ابوبکر اور اُس کے بیٹے عبد الرحمن کے پاس بھیجون تاکہ اپنے سامنے اُسے اپنا ولیعہد کر جاوٴن ایسا نہ ہو کہ میرے بعد کہنے والے کہین یا آرزو کرنے والے آرزو کرین پھر مین نے اپنے دل مین کہا کہ انکار کریگا اللہ تعالےٰ (غیر ابی بکر کے) خلافت کا اور دفع کرینگے مسلمان غیر خلافت ابی بکر کو یا اس کے برعکس فرمایا -

مولوی محمد عبد اللہ بن عبد العلی نبیرہ محدث شیخ عبد الحق دہلوی نے اپنی کتاب تفریح الاحباب مناقب الآل والاصحاب مطبوعہ اکمل الاخبار دہلی اِس حدیث کی تفسیر کے آخر فقرہ مین لکھتے ہین کہ آنحضرت نے یہہ کلمات ولیعہدی صرف حضرت عائشہ کے خوش کرنے کو فرما دیا تھا اور صدیق کی خلافت بھی مراد تھی -

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



یہہ حدیث ایک کہانی دردسر کی ہی جیسا زن وشوہ کے درمیان کلمات مزاح ہوا کرتے ہین اِس سے اور خلافت سے کیا بحث یہانتک تو درست ہے کہ میرے دردسر کی خبر لو مگر آگے صدیقہ کا جوڑ وپیوند معلوم ہوتا ہی کیونکہ کہان دردسر کی شکایتین کہان ولیعہدی وخلافت کی روایتین بہت اکیا ہی اور خبر کیا ہی۔

مگر ہان اِس حدیث مین یہہ بات قابل توجہ ارباب نکتہ رس ضرور ہے کہ آنحضرت حضرت عائشہ کی موت اپنی حیات ہی مین چاہتے تھے کیونکہ آپ کو علم تھا کہ ان بی بی صاحبہ سے جنگ جمل مین کیا کچھ کرتوت ہونے والے ہین کہ ہزارہا بندہائے خدا کا خون صرف ان کی خواہش نفسانی کی وجہ سے بہے گا او خلیفہ برحق سے ناحق جدال وقتال کرینگے۔ ہان خوب یاد آیا عمدہ خلافت کو ایسی ہی مفت کی چیز سمجھ کر جو دیکھی تو مدعی بحیلہ خون عثمان خلافت کی ہوئین باپ کو تو خلافت مل ہی گئی تھی بھائی البتہ محروم رہا سو آپ اُس کے قایم مقام ہوئین کیونکہ رسولِ خدا کا قول صادق ہونا چاہئے تھے بھائی نہ سہی بہن آخر ہین تو ایک ہی باپ کے۔

اور رسول خدا کا یہہ فرمانا کہ میرے روبرو تو مر جاتی تو تیرے گناہون کی بخشش کے لئے دعا کرتا معلوم نہین وہ کیسے گناہ تھے جنکی بخشش رسول خدا کی دعا کی محتاج تھی عجب ہی اہل سنت کی عقل وفہم پر کہ باوجود تصدیق رسول خدا عائشہ کے گنہگار ہونے کی نسبت بھی ان کو آیہ تطہیر مین داخل سمجھتے ہین حالانکہ وہ خود اپنے ہی قول سے منزلون دور بھاگتے ہین۔

دوسری حدیث مرض الموت سے وفات کی بیان کی گئی ہے مگر یہہ ظاہر نہین ہوتا کہ انتقال سے کتنے روز پہلے اور باوجودیکہ آنحضرت کی تیمارداری مین سب بنی ہاشم واہل بیت اطہار وازواج ہر وقت وہر لحظہ موجود رہتے تھے کیونکہ بجز ان حضرات کے غیر کا حاضر رہنا ایسی حالت مین آنحضرت کو قطعاً ناگوار تھا دیکھو روایت ابن عمر بخاری وترمذی مین کہ آنحضرت نے



jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



ابوبکر کی تیمار داری قبول نہ فرمائی اور اپنے اہلِ بیت کو اِس کام کے لیئے مختص کیا۔

پس یہہ حدیث مرض الموت مین بجز حضرت عائشہ کے اہلِ بیت مین سے کسی نے رسولِ خدا سے نہین سنی ورنہ بنی ہاشم مین بیعت ابوبکر مین اختلاف ہی نہ ہوتا اور بلا عذر سب لوگ بجان و دل حکم نبوی منظور کرتے اور سمجھتے شاید حدیثِ غدیر منسوخ ہوئی ہو۔

اگر کہو کہ جب آپ نے یہہ حدیث فرمائی اُس وقت صرف حضرت عائشہ ہی تھین تو پھر حضرت عائشہ نے کیون دونون کو نہ بلایا اور رسولِ خدا کے حکم کی تعمیل نہ کی اور یہہ حکم تو خاص اُنھین کے باپ و بھائی کے لیئے جلوائے بے دو تھا ضروری بلا کر سند لکھوالینی تھی۔

اوّل حدیث مین تو آنحضرت نے یہہ فرما کر ٹالدیا تھا کہ مین نے ایسا ارادہ کیا تھا کہ دونون کو بُلا بھیجون اور ولیعہد کر دون پھر مین نے کہا کہ خود خدا و مسلمان یہہ کام کرلین گے یعنی اِس کی ضرورت نہ سمجھی۔ مگر اِس حدیث مین تو صاف آپ نے فرما دیا کہ دونون کو بلالا مین نوشتہ یعنی خلافت نامہ لکھدون پھر یہہ کہا اور وہ کہا کچھ بھی آپ نے عذر نہین بیان کیا تو حضرت عائشہ کی فیاضی اور حق پسندی سے بسا بعید ہی کہ اپنے باپ و بھائی ہی کو سندِ خلافت سے محروم رکھا چہ جائیکہ بدیگران۔

ہان یہہ امر ذہن نشین ہوتا ہی کہ آپ کو خیال ہوا ہوگا کہ جیسا حدیث قرطاس کے وقت غل غپاڑا شور و شر ہان نہین صحابیون مین برپا ہوا اور حضرت عمر نے رسولِ خدا کی نسبت ہذیان کا لفظ استعمال کر کے حسبنا کتاب اللہ کہدیا جس پر رسولِ خدا نے سب کو اپنے حجرہ سے نکالدیا ویسا ہی اِس سند کی تحریر کے وقت نہ ہو مگر نہین ایسا نہ ہوتا وہ تو عین مدعا یارون کا تھا اگر ذرا بھی رسولِ خدا کا اشارہ پاتے تو دس بیس قلم و دوات دو تین دستہ کاغذ آن واحد مین حاضر کر دیتے اور لکھنے والے دفتر کے دفتر سیاہ کر دیتے۔



Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas



پس بات یہہ ہی کہ آنحضرت نے نہ یہ حدیث فرمائی نہ وہ اور اگر فرمائی تو حضرت عائشہ نے حکم رسول اللہ کی تعمیل نہ کی نہ اُس کی تکمیل ہوئی اور آرزو کرنے والے خلافت کے اور گھنے والے قریب تر کے واسطے جن کو رسول خدا نے بہ حکم قدیر خم غدیر مین خلیفہ مقرر کیا تھا میدان وسیع بلا اغیار وخس خالی رہا۔

جب سقیفہ بنی ساعدہ مین جو ایسے کاموں کی پنچایت کو مخصوص تھا خلافت کیواسطے لوگ جمع ہوئے تو وہ ہلڑ مچا کہ خدا کی پناہ تاریخین و روایتین شاہد حال ہین انصار کہتے ہم مین سے امیر ہو مہاجر دعوی کرتے ہم مین سے امیر ہو کوئی کہتا فلان ہو کوئی کہتا فلان غرض کہ وہ دھینگا مشتی لت کوب ہوا کہ بیچارہ سعد بن عبادہ اُسی جماعت مین پامال ہو گیا بنی ہاشم و اہل بیت اپنی مصیبت مین مبتلا رسول خدا کی تجہیز و تکفین مین مصروف تھے ان کو کیا خبر باہر دروازہ کے کیا ہو رہا ہی سقیفہ تو دور تھا اور اگر خبر بھی ہوتی تو استغفر اللہ کیا رسول اللہ کی نعش مطہر چھوڑ کر خلافت کی پنچایت مین داخل ہوتے ہرگز نہین جگر جگر ہے اور دگر دگر ہے۔ ایک سنی قائل حق پسند نے کیا خوب رباعی کہی ہی رباعی

| | |
|---|---|
| آنکہ گویند عائشہ در فضل | بہتر از دخت سید البشر است |
| قول آنہا چسان کنم باور | رشتہ دیگر رگ جگر دگر است |

حضرت ابوبکر و عمر بھی اُسی جماعت مین موجود تھے اُنھون نے بھی قیل وقال کی اور لوگون کو سمجھایا بجھایا حضرت عمر نے ابوبکر کی جہانتک زبان نے یاری دی تعریف کی اور لوگون کو اپنا ہمزبان بنایا کہ ابوبکر سابق الاسلام ہین یار غار ہین جماعت کے امام ہین چنین و چنان مگر تعجب ہے کہ یہہ حدیثین نص خلافت کی جواب پیش کیجاتی ہین اُن سے کوئی تو کیا حضرت ابوبکر و عمر ہی واقف نہ تھے ورنہ ایسے اتقی جماعت کے لئے ایک ہی فقرہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



حدیث کا کافی تھا اس قدر ردّ و جہد بحث طول و فضول کی نوبت ہی نہ آتی سب آمنّا و صدّقنا کہہ کر خاموش رہتے اور لوگ دفن و کفن رسول خدا سے محروم نہ ہوتے اور فرقہ وہابیہ کو یہ عذر نہ ہوتا کہ جب اصحاب خاص رسول خدا نے ہی انتقال کے بعد زیارت نہ کی اور تجہیز و تکفین میں شامل نہ ہوئے تو ہم بھی انہیں کی تقلید کرتے ہیں اور زیارت کو نہیں جاتے ہمارا کیا قصور ہے۔ بھلا جوہری صاحب تم کو خدا ہی کی قسم ہے کہ کسی تاریخ کسی روایت کسی حدیث میں تم نے لکھا دیکھا ہے کہ بابت خلافت میں ایک بھی حدیث ان حدیثوں سے خلافت نصی ابوبکر میں پیش کی گئی تھی یا صرف اور اوصاف ابوبکر کے بیان کئے گئے تھے۔ لیجئے حضرت عمر نے پہلے ہاتھ بڑھایا اور ابوبکر کی بیعت کی اُس روز چند اور آدمیوں نے شرف بیعت حاصل کیا اور یہی ادھیڑبن میں مصروف ہوئے کیونکہ خوف تھا کہ تمام دنیا کے مشرک مدینہ منورہ کے گرداگرد جمع ہو کر چاہتے ہیں کہ اسلام کو بیخ و بن سے اکھاڑ دیں۔ سبحان اللہ خلافت کے لئے یہ جمع یہ کوششیں یہ کاوشیں یہ ہنگامہ یہ دار و گیر اور رسول اللہ کے دفن و کفن کی وہ صورت کہ صرف چند نفر اقربا بقلب صد چاک و دل اندوہناک نالاں و گریاں تجہیز و تکفین میں مصروف۔ افسوس اور ہزار افسوس اُس اُمّت کی دنیا طلبی پر جو اپنے ہادی اور پیشوا نبی اللہ کی نعش مطہر کو بے غسل و دفن چھوڑ کر جب جاہ و مناصب کیواسطے جا بجا مجمع کرتے پھرے اور قائم سقافی کی ہو ہمیں خدا اور رسول خدا کے کلام پر اعتماد نہ کرے مولانا روم نے خوب فرمایا ہے ؎

چون صحابہ حُبِّ دنیا داشتند مصطفیٰ را بے کفن بگذاشتند

کیوں جوہری صاحب جبکہ خداوند جل و علیٰ بذریعہ آیہ اَکْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِيْتُ بدین اسلام کا معرفت اپنے رسول مقبول کی کل اُمّت کے لئے مژدہ سُنا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



چکا تھا تو اب کس کا خوف تھا اور کس کی مجال تھی کہ اسلام میں رخنہ ڈالے کیونکہ خدا کا وعدہ پکا تھا مگر ہاں اعتقاد و اعتماد اس وعدہ پر انھیں انفاس قدسیہ کا کام تھا جو کامل الایمان تھے اور جن کو خدا و رسول نے بروز فتح خیبر اپنا دوست بنایا تھا دیکھو حدیث مشہور ہے مندرجہ رسالہ ہذا ایسے ویسے جو منتظر بیٹھے تھے کہ ادھر رسول خدا کی روح مقدس علیین میں داخل ہوا ادھر دوڑ دھوپ کر کے خلیفہ بن بیٹھیں ہیہات واقع ہوا۔

آپ کہیں گے وہ دین کا کام تھا اور اسلام کے ضائع ہونے کا احتمال تھا کہ لوگ مرتد ہو جائینگے۔

ہم کہتے ہیں جبکہ خدا نے دین کو کامل ہی کر دیا تھا اور کل نعمتیں تمام کر چکا تھا تو پھر اس وعدۂ خدا پر اعتماد نہ کرنے کی کیا وجہ اگر کچھ بھی ایمان کا لگاؤ ہوتا تو اسی وعدہ خدا پر مستحکم بھروسہ کر کے ثابت قدم رہتے ہزار شور و شغب ہوتا پروا نہ کرتے۔

پہلے اپنے رہنما ایمان عطا کنندہ کی تجہیز و تکفین نہایت اہتمام و سرگرمی سے کرتے بعدہ مسجد نبوی میں جو اس کام کے لئے موزون و مستحق تھی انصار و مہاجر کا اجماع ہوتا اور خلافت کی بابتہ مشورہ ہو کر جس پر کل کا اتفاق ہوتا اسے خلیفہ بناتے یہہ بات البتہ مناسب وقت تھی مگر یہہ باتیں کیون ہوتیں وہاں تو یہہ خیال تھا کہ اگر نبی ہاشم واہل بیت اطہار نے کفن و دفن سے فرصت پالی تو غضب ہو گیا پھر کیسی خلافت کیسا اجماع (خلقت کا ہجوم اسی طرف ہو گا جس کے لئے بروز خم غدیر منجانب خدا و رسول خلافت و امارت ہو چکی ہے ہم سوچتے کے سوچتے رہ جائینگے یہہ وقت غنیمت ہے ایسے ہاتھ سے نہ دو اور جب کارروائی بیعت کی شروع ہو گئی تو پھر بھیڑیا دھسان امتی و جاہل لوگ ایک دوسرے پر گرنے لگے ابو بکر خلیفہ ہو گئے یہہ خبر مشتہر ہوتے ہی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



پھر کیا تھا بیعت کے لئے گھٹائیں چھا گئیں اور خاص سے عام بیعت کی نوبت پہونچی مگر بنی ہاشم اُسی بات پر اڑے رہے جو بروز خم غدیر رسول خدا سے سن چکے تھے اب تیسری حدیث جوہری صاحب کی سنئے بخاری و مسلم میں حضرت عائیشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمسفر تم یوسفؑ کے ساتھ والی عورتوں کی طرح ہو یعنی کیوں خلاف نمائی کرتے ہو۔ کہو ابوبکر سے کہ لوگوں کو خود امام ہوکر نماز پڑھا وے پھر حضرت نے اُس بیماری میں فرمایا جس میں انتقال ہوا **ف** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے مرض الموت میں فرمایا کہو ابوبکر سے لوگوں کو نماز پڑھا وے میں نے کہا ابوبکر نرم دل مرد ہے اگر حضرت کے مقام پر نماز پڑھانے کھڑا ہوگا رونے لگے گا قرآن کی آواز لوگ نہ سنیں گے۔ عمر کو فرمایئے کہ نماز پڑھا وے حضرت نے فرمایا ابوبکر سے کہو نماز لوگوں کو پڑھا وے پھر میں نے حفصہ سے کہا کہ تم حضرت سے کہو حفصہ نے حضرت سے یہی کہا تب پھر حدیث فرمائی چنانچہ حضرت کی حیات مبارک میں پانچ دن صدیق اکبر نے امامت کی یہ اشارہ ہوا صدیق اکبر کی خلافت کا کہ جو عہدہ خاص حضرت کا تھا یعنی نماز جماعت کی امامت کا وہ اپنی زندگی میں صدیق اکبر کو دیا جیسے بادشاہ اپنی زندگی میں کسی کو تاج و تخت دیوے اور یہ علامت ہے کہ بادشاہ نے اُسے اپنا ولیعہد کیا اور یہی حدیثیں حضرت نے خلافت صدیق کی بابتہ فرمائی ہیں بطور پیشین گوئی جو مخل منظور ہی نہیں ہیں۔

**جواب** یا اللہ عورتوں کے کید عظیم سے اپنی پناہ میں رکھ۔

جتنی حدیثیں خلافت ابوبکر کی بابتہ آنحضرتؐ نے فرمائیں سب کی سب حضرت عائیشہ اُن کی دختر نیک اختر ہی سے ہیں اور کسی کو کانوں کان خبر تک نہ ہوئی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



ہان اس حدیث مین حفصہ کی بھی موجودگی پائی گئی - مگر صرف عائشہ ہی کے قول سے ورنہ حفصہ بیچاری نے یہہ حدیث کسی سے بیان نہین کی - پس تعجب تو یہہ ہے کہ مرض الموت مین جس کی ہر وقت کی حضوری اور تیمارداری بنی ہاشم و اہل بیت اطہار کے ذمہ تھی اور دیگر ازواج بھی حاضر رہتی ہون گی اور ظاہر ہے کہ اُن تیمار دارون مین مرد بھی مثل حضرت علیؑ و عبد اللہ و فضل ابن عباس و خود حضرت عباس وغیرہم ہر وقت و ہر لحظہ حاضر رہ کر خدمت نبوی کی سعادت حاصل کرتے مگر آنحضرت جو کچھ فرماتے عائشہ ہی سے حالانکہ پردہ کی آیت بھی نازل ہو چکی تھی اور مرد بھی موجود ہی رہتے مگر انہین بی بی صاحبہ سے ارشاد ہوتا کہ (بلا لا اپنے باپ ابوبکر اور اپنے بھائی عبد الرحمن کو تاکہ سند خلافت لکھدون) اور (کہدو ابوبکر سے کہ امام بنکر نماز جماعت پڑہاوے) کیا یہہ ممکن نہ تھا کہ مردون مین سے کسیکو بھیجکر بلواتے یا ابوبکر سے پیغام نماز کا بھجواتے کیونکہ حضرت عائشہ کو حکم پردہ مین بیٹھنے کا تھا اُن کو باوصف موجودگی مردون کے جو باہر جاتے آتے تھے تکلیف دینے کی کیا ضرورت تھی مگر ہان یہہ البتہ تم کہہ سکتے ہو کہ بخوف بنی ہاشم و اہل بیت اطہار آنحضرت بھی تقیہ کرتے تھے اور ایسی باتین صرف بی بی عائشہ ہی سے فرماتے کہ راز فاش نہ ہو جائے مگر غضب تو یہہ ہے کہ حضرت عائشہ سے تعمیل ارشاد نبوی مین وہ تاخیر اور عذرات بیجا وقوع مین آئے جن کے صلہ مین آنحضرت نے صاف طور پر فرما دیا کہ بقرار تم یوسف کے ساتھ والی عورتون کی طرح ہو - اب اہل انصاف ملاحظہ فرمائین یہہ مثال حضرت صدیقہ پر کہانتک اپنا اثر ظاہر کرتی ہے - حضرت یوسف کے ساتھ والی عورتون کا یہہ قصہ ہے کہ انھون نے جن مین زلیخا سر غنہ تھی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



حضرت یوسف کو طرح طرح کے اتہام و الزام جھوٹے مکر و تزویر سے لگا کر معصوم و ناکردہ
گناہ کو قیدخانہ میں ڈلوا دیا کہ وہ حضرت انھیں مکّار عورتوں کی وجہ سے بارہ ۱۲ برس قیدخانہ
میں رہے۔ ہم پہلے سمجھتے تھے کہ خداوند عالم نے (اِنَّ کَیْدَکُنَّ عَظِیْمٌ) جو شیطان
و عورتوں کے حق میں فرمایا ہے اس سے ازواج نبی مستثنیٰ ہوں گی کیونکہ اُن کے مدارج
رفیع ہیں۔ مگر اس مثال مندرجہ حدیث مذکورہ بالا سے ظاہر ہو گیا کہ حضرت عائشہ و
حفصہ بھی اُسی ارشاد خداوندی میں بہ صفت موصوف ہیں۔ پس نہ معلوم صدیقہ
کا خطاب حضرت عائشہ کو کس کے دربار سے ملا ہے اور حفصہ فاروقہ کے معزز خطاب سے
کیوں محروم رہیں اگر باپ کی صدیقیت نے بیٹی کو صدیقہ بنایا تو دوسری صاحب بھی فاروق
ہیں اُن کی بیٹی کو بھی فاروقہ کہنا چاہئے۔

اصل یہ ہے کہ صدیقہ کبریٰ حضرت خدیجہ کا لقب تھا بدیں وجہ کہ آپ نے بنی آدم میں سب سے پہلے
آنحضرتؐ کی تصدیق رسالت کی اور یہ خطاب غصب ہو کے حضرت عائشہ کو دیا گیا
کیونکہ آنحضرت سے کسی حدیث فریقین میں عائشہ کو صدیقہ فرمانا پایا نہیں جاتا جیسا اہل
سنت کی روایتوں میں ابوبکر کو صدیق اور عمر کو فاروق کہنا آنحضرت کی نسبت بیان
کیا گیا ہے معلوم نہیں جھوٹ یا سچ مگر خیر کچھ اصل تو ہے۔

ابھی نماز جماعت کی امامت جسے جوہری صاحب نے خلافت کا تاج و تخت
قرار دیا ہے زیر بحث ہے۔

سنئے جوہری صاحب امامت نماز میں آپ کو یہ کد و کوشش کیوں ہے
اور خاص عہدہ اور تخت و تاج خلافت سے کیا تعلق ہے جو حضرت ابوبکر کی امامت
نماز پر آپ اڑے بیٹھتے ہیں اور خواہ مخواہ اُن کو امامت نماز کی بنیاد پر خلافت دیئے دیتے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



ہین معلوم ہوتا ہے کہ آپ اہلِ سنّت کے حدیث و روایات و اقوال صحابہ سے بالکل نادان و نافہم ہین اور خدائے عزّوجل کے احکام سے بھی آپ بیخبر ہین۔

خداوند عالم حکم فرماتا ہے وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ جھکو جھکنے والون کے ساتھ حسب رسم و رواج اہل سنت زید و بکر کسی کی تخصیص نہین۔ اسی لئے اہل سنت نے زمانہ سلف سے آجتک امامت نماز کے واسطے کچھ شرف و منزلت نہین لگائی۔ ڈھنا۔ جولاہے۔ کنجڑا قصائی۔ جسے دوسو تین یا دہ ہوئین اُس کے پیچھے نماز پڑھ لی کیونکہ خدا نے جھکنے والون کے ساتھ جھکنے کا حکم فرمایا ہے۔

رہا رسول خدا کا عمل دیکھو صحیح مسلم و بخاری مین ابن عباس اور رافع بن عمرو بن عبید جو اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ عبدالرحمن بن عوف رسول خدا کی صحت و سلامتی و موجودگی مین امام جماعت ہوئے اور رسول خدا نے خود اُن کے پیچھے نماز پڑھی اور کچھ مضائقہ نہ کیا۔

اب فرمایئے اس امامت نماز پر کیا ناز و فخر باقی رہا اور عہدۂ خاص و تاج و تخت خلافت اول کس کے ہاتھ آیا عبدالرحمن بن عوف یا ابوبکر کے۔ آپ کہین گے ایام مرض کی امامت نماز مستند ہے اور جو اس سے قبل ہوا اُس کا اعتبار نہین۔ بہتر اسی مرض کی حدیث لیجئے۔ کتاب اہل سنت ابو داؤد مین عبداللہ ابن زمعہ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ پر جب مرض کی شدت ہوئی اور مسلمانون کی جماعت مین سے ایک مین بھی آپ کے پاس بیٹھا تھا۔ تو بلالؓ نے حضور نماز کے لئے ندا کی فرمایا کسی کو کہدو نماز پڑہا وے۔ مین باہر آیا ابوبکر موجود تھے مین نے حضرت عمرؓ سے کہا جو بیٹھے تھے کھڑے ہو جیئے لوگون کو نماز پڑہا یئے۔ آپ نے آگے بڑہ کر تکبیر کہی چونکہ حضرت عمر



Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

بڑی آواز کے آدمی تھے رسول اللہ نے ان کی آواز سنکر فرمایا ابوبکر کہاں ہین وہ نماز پڑہاوین یہہ امامت وجماعت اللہ و مسلمانون کو ناپسند ہے۔ ابوبکر نے وہی نماز عمر کی پڑہائی ہوئی پھیر اُلٹ کر پڑہائی۔

آپ غور سے کیجیے اور انصاف فرمائیے۔ پہلے آنحضرت نے فرمایا کسی کو کہدو نماز پڑہاوے جسکا عربی کا بھی فقرہ لکھ دیتے ہین فقال مروا من یصلی للناس جس مین کسی کو تشخص نہین ہے کہ ترجمہ ٹھیک نہین جب حضرت عمر نے اپنی بڑی آواز سے نماز کی امامت شروع کی تو آنحضرت کو شدت مرض مین سخت ناگوار و تکلیف دہ معلوم ہوئی آپ نے حکم دیا کہ عمر امامت سے معزول اور ابوبکر منصوب ہون کیونکہ یہہ حضرت نرم دل اور کثیر البکا دہیمی آواز کے آدمی تھے چنانچہ انھون نے عمر کی نماز کو بحکم رسول خدا اُلٹ دیا اور از سر نو تکبیر سے نماز شروع کی اور تمام۔ پس ظاہر ہے کہ حدیث رسول خدا مین کسی کی قید نہین پہلے آپ نے یہی فرمایا کسی کو کہدو نماز پڑہاوے مگر صرف عمر کی کریہہ الصوت نے ابوبکر کو امامت کا تاج و تخت دیا اور آواز عمر نے یہانتک تکلیف پہونچائی کہ رسول خدا کو یہہ فرمانا پڑا کہ اللہ و مسلمانون کو یہہ امامت ناپسند ہے جو نماز عمر نے پڑہائی وہ باطل اور ناجائز کیونکہ نماز ہی اُلٹ دیگئی مگر عمر کو آتش مزاجی و غیظ و غضب حضرت عمر سے بہت ہی تعجب ہے کہ اس موقع پر آپ نے نہایت ہی تحمل و عجز و انکسار کو کام فرمایا کہ چپ کے چپکے کھسک آئے اور کچھ نہ بولے کیونکہ انھین ایام شدت مرض مین آپ نے رسول خدا کو ہذیان سے نسبت دی اور حسبنا کتاب اللہ کہکر رسول اللہ کے حکم سے عدول کیا۔ دیکھو حدیث قرطاس صحیح مسلم و بخاری مین مگر ہان یہان تو ابوبکر کو امام جماعت بننے کا معاملہ تھا

کیون نہ خاموش رہتے وہان قضیہ برعکس تھا یعنی حضرت علیؑ کی خلافت مقصود تھی۔ کیون جوہری صاحب بھی حدیثین ہین جو نص خلافت ابوبکر پر مصدق ہین اور جن کی رو سے ابوبکر خلیفہ ہوئے۔ کچھ تو خدا و رسولؐ سے خوف کیجیے اور خلق خدا سے شرمائیے۔ کیون جاہلون کو گمراہ کرتے ہو مگر آپ کسی کی نہ سنینگے خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰی سَمْعِهِمْ وَعَلٰی اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ جس قدر حدیثین خلافت ابوبکر مین پیش کیجاتی ہین بالکل بے سر و پا عبارت کا ربط نہ مبتدا نہ خبر سراسر موضوعی و مصنوعی ہین معلوم نہین کس کی بنائی ہوئی ہین جسے عقل سے بہرہ ہی نہ تھا۔ سر سید احمد خان محقق حال نے خطبات احمدیہ مین لکھا ہے ابوبکر کے متعلق ہم نے کوئی حدیث نہ پائی جس کا صحیح سلسلہ آنحضرت تک پہونچتا ہو یہ حدیثین جو بیان کیجاتی ہین بالکل جعلی اور مصنوعی ہین۔ سر سید احمد خان شیعہ تو ہین نہین نہ کبھی تھے اہل سنت کی ہی کتابون سے دیکھ بھال کر یہ فقرہ لکھا ہوگا۔

اب آپ نے حضرت علیؑ کیطرف توجہ کی ہے اور جہانتک اپکی لفاظی و لسانی اور زبان درازی کی وسعت ہے خوب ہی دل کا بخار نکالا ہے۔ مگر یاد رکھیے چاند کی طرف جو خاک اڑائے وہ کبھی چاند پر نہ بلکہ خاک اڑانے والا خود ہی اس خاک سے اٹ جائیگا۔ لوگون کی نظر مین گرد و غبار کا پتلہ نظر آئے گا۔ اگر حق سے چشم پوشی ہو تو اتنی جو آپ نے اختیار کی ہے اور باطل کو بڑھانا چڑھانا ہو تو ایسا جیسا آپ نے رات کو دن اور دن کو رات کر دکھایا ہے مگر آپ کیا تمام جہان کے ناصبی و خارجی اگر لاکھ برس تک ہاتھ پیر مارین اور جھوٹی باتین بنائین تو کیا ہوتا ہے ؎

چراغے را کہ ایزد بر فروزد ... اگر کس تف کند ریشش بسوزد

آپ فرماتے ہین۔ اسی ضمن مین اُن احادیث کا بھی ذکر کرنا ضروری ہے جن پر اہل تشیع و اہل سنت

Presented by: Rana Jabir Abbas



کی کتب سے استدلال کرتے ہین۔

ہم کہتے ہین صد ہا آیتین ہزار ہا حدیثون سے اہل حق خلافت حقہ بلافصل جناب امیرؑ استدلال بہ معنی دارد ثابت کرتے ہین اور کور باطنون کو دکھا دیتے ہین کہ دیکھو وہ آفتاب عالمتاب چمک رہا ہی جس کی شعاعون نے تمہاری آنکھون کو چکا چوند کر رکھا ہی

مگر خیر آپ نے دو حدیثین پیش کی ہین یہی ہمارے مدعا کو کافی ہین پہلی حدیث برا بن عازب سے صحیح بخاری و مسلم مین روایت ہی کہ جب رسول خداؐ نے قصد غزوہ تبوک کا کیا جناب امیرؑ کو واسطے نگرانی اپنی بی بیون اور بچون کے مدینہ طیبہ مین محافظ مقرر فرمایا کفار اشرار نے جناب امیرؑ کو طعن کی کہ رسول خداؐ آپ کو اپنے ساتھ کیون نہین لیجاتے جناب امیرؑ کو یہہ بات ناگوار گزری بہ شکایت رسول خداؐ سے کی اور کہا یا رسول اللہ أتخلفني في النساء والصبيان یعنی اے رسول خداؐ آیا خلیفہ کرتے ہو آپ مجھکو عورتون اور بچون پر تب حضرتؐ نے جملہ فرمائی اما ترضى ان تكون منى بمنزلة هارون من موسى الا انه لا نبي بعدي یعنی راضی نہین ہوتا ہو تو یہہ کہ ہو تو مجھ سے بمنزلہ ہارونؑ کے موسیٰؑ سے مگر تحقیق شان یہہ ہی کہ نہین کوئی نبی بعد میرے

**سوال** آپ کہتے ہین کہ شیعہ اس حدیث کے معنی اپنے مطلب کے موافق لیتے ہین مگر بچند دلائل معقول اُن کا دعوےٰ صحیح نہین۔

**جواب** ۔ ہم کہتے ہین اہل حق وہی معنی لیتے ہین جو حدیث کہہ رہی ہی اپنے مطلب اور دوسرے کے مقصد سے اُن کو کچھ غرض نہین۔ اچھا صاحب ہم اس حدیث کے معنون مین آپ کی موافقت کرتے ہین اب تو خوش ہو گئے۔

**سوال** ۔ آپ کہتے ہین یہہ خلافت جناب امیرؑ کی مثل خلافت حضرت ہارونؑ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



کے وقت معینہ پر مخصوص تھی۔

جب حضرت موسیٰ کوہ طور سے واپس آئے حضرت ہارونؑ خلیفہ نہ رہے بلکہ مستقل خود ہی نبی برحق تھے نہ خلیفہ اسی طرح پر اس معاملہ کو قیاس کرنا چاہیئے۔

**جواب** ۔ ہم کہتے ہیں خلافت کا تو بیان ذکر ہی نہیں رسولؐ خدا صاف فرماتے ہیں کہ یا علیؑ تم مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہو موسیٰ سے یعنی جیسا حضرت ہارونؑ شریک فی النبوت حضرت موسیٰ کے اپنی حیات تک رہے ویسا ہی تم بھی ہو مگر یہ البتہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

اس تشبیہ سے تو صاف ظاہر ہے کہ جیسا حضرت ہارونؑ تادم حیات حضرت موسیٰ کے شریک فی النبوت تھے ویسا ہی جناب امیرؑ بھی رسولؐ خدا کے شریک فی النبوت رہے ہاں بعد رسولؐ خدا کے نبی کا ہونا محال تھا جس کا استثنا حدیث میں ہوا ہے۔ پس جناب امیرؑ کو دعوے نبوت تو ہے نہیں خلافت بلا فصل کے مدعی ہیں تو کیا انصاف اسی امر کا مقتضی ہے کہ جو شخص حیات رسولؐ خدا میں شریک فی النبوت رہا ہو اسے اُن کی خلافت بھی نہ ملے اور جانشینی و ولیعہدی سے بھی محروم رہے آخر قصور کیا ہوا۔

**جوہری صاحب** ۔ یہ حدیث خدا ہی نے آپ کی زبان سے نکلوائی ہے الحمد للہ خلافت تو درکنار جناب امیرؑ رسولؐ خدا کے شریک فی النبوت ہو گئے۔ (حضرت موسیٰ کوہ طور سے واپس آئے تو حضرت ہارونؑ خلیفہ نہ رہے بلکہ نبی رہے) ہم کہتے ہیں اگر خلیفہ و نبی دونوں رہے تو کیا مضائقہ کیونکہ شرکت فی النبوت میں خلافت ضروری امر ہے۔ حضرت موسیٰ رسول اللہ صاحب شریعت اور حضرت ہارونؑ نبی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



وخلیفہ حامی و مددگار معاون و جان نثار ایسا ہی جناب امیرؑ پر قیاس کرو کیونکہ جو حضرت ہارونؑ کو حضرت موسٰیؑ کے ساتھ نسبت تھی بعینہ جناب امیرؑ کو رسولؐ خدا کے ساتھ یکجہتی و برادری تھی۔ دیکھو حدیث منبر ترمذی علیؑ تجھ سے ہوں اور میں علیؑ سے۔ پھر اب مغائرت کیا جیسا حضرت موسٰیؑ کی واپسی پر حضرت ہارونؑ نبی و خلیفہ رہے ویسا ہی جناب امیرؑ بھی بعد معاودت رسولؐ خدا خلیفہ رہے اور شریک فی النبوت مثل حضرت ہارونؑ کے مزید براں کیونکہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے میرے پیچھے نبی نہ ہوگا مگر زمانہ حیات کے لیے کچھ استثنا نہیں کیا پس وہی مرتبہ جناب امیرؑ کا حیات رسولؐ خدا میں رہا جو حضرت ہارونؑ کا حضرت موسیٰؑ کے زمانہ میں ورنہ یہ تشبیہ ہی بے سود و بیکار ہوتی ہے۔

**سوال**۔ آپ کہتے ہیں اس قسم کی نسبت بسبب ہمرازی کے بیٹی یا داماد ہی کو میسر دیکھاتی ہے پس جناب امیرؑ کا چند روز کے واسطے بطریق محافظ کے مقرر ہونا دلیل خلافت نہیں ہو سکتا۔

**جواب**۔ ہم کہتے ہیں یہ آپ کی سمجھ کا قصور ہے حدیث میں منزلت ہارونی عطا ہوئی ہے محافظ پہ معنی دارد جیسا حضرت ہارونؑ ؟ امت موسوی کے خلیفہ و جانشین ہوئے تھے ویسا ہی جناب امیرؑ بھی۔ اور یہ عین دلیل خلافت بلافصل جناب امیرؑ کی ہے۔ گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ؛ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ ؛

ہم آپ سے پوچھتے ہیں کہ سبھی اعزا و اقارب آنحضرتؐ کے موجود تھے جو بقول اہل سنت اہلبیت میں داخل سمجھے جاتے یعنی تا اہلبیت رکھتے ہیں مثل جناب عثمان داماد رسولؐ خدا جناب ابوبکر و عمر جنکے داماد رسولؐ خدا تھے حضرت عباس بن عبد اللہ و فضل رسولؐ خدا کے چچا و

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



چچازاد بھائی جناب زبیر پھوپی زاد بھائی وغیرہ۔ پھر تخصیص جناب امیرؑ کی کیا تھی کہ آپ ہی کو یہ منصب عالی عطا ہو کوئی خاص وجہ تو ضرور ہو گی کیونکہ حدیثیں روایتیں تاریخیں فریقین کی شاہد حال ہیں کہ یوم بعثت رسولؐ خدا سے تا دم آخر نہ کسی کو خطاب ہارونی ملا نہ غیر حاضری رسولؐ خدا میں اہل قوم کے خلافت و امامت مثل حضرت ہارونؑ کے۔ وجہ قوی تر یہ ہے کہ خدا و رسولؐ خدا کو منظور ہوا کہ جناب امیرؑ رسولؐ خدا کے خلیفہ برحق حیات رسولؐ خدا میں ہی علی الاعلان مقرر کئے جائیں تاکہ بعد ممات رسولؐ خدا کسی کو مجال چون و چرا نہ ہو پس جب آنحضرتؐ غزوہ تبوک کے عازم ہوئے تو حضرت امیرؑ کو مدینہ میں رہنے کا حکم دے کر تشبیہ ہارونی کا خلعت فاخرہ اُن کو پہنایا اور اپنا خلیفہ و جانشین و ولیعہد بنایا کیونکہ یہ موقع ہی ایسا تھا ورنہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ آنحضرتؐ کسی معرکہ جنگ میں تشریف لے گئے ہوں اور جناب امیرؑ ساتھ نہ ہوں اور مدینہ میں رہ گئے ہوں۔ ہر جنگ میں مقدمۃ الجیش تھے علیؑ اور کیوں نہ ہوں جبکہ خداوند عالم نے قلع و قمع کفار ناہنجار و مشرکان اشرار آپ ہی کی ذوالفقار شرربار ہدیہ خدا و رسولؐ مختار پر منحصر کر دیا تھا جس کی نسبت بروز فتح خیبر جبرئیلؑ وکیل رب جلیل باآواز بلند کہہ رہے تھے لَا فَتٰى اِلَّا عَلِی لَا سَیْفَ اِلَّا ذُوالْفِقَار ؎ اور رسولؐ خدا و تمام صحابی موجود سن رہے تھے دیکھو حدیث اہل سنت نمبر ۲ مندرجہ رسالہ ہذا شاید آپ کہیں کہ ہی غزوہ تبوک میں جناب امیرؑ ہمراہ نہ تھے تو اس کی وجہ وہی ہے کہ آپ کو منزلت ہارونی عطا ہوئی تھی اگر ساتھ جاتے تو حضرت ہارون کی تشبیہ کیونکر صادق آتی۔

علاوہ اس کے اس غزوہ کی بنیاد ہی کیا تھی ادہر پہونچے اُدہر فتح ہوئی نہ لڑائی ہوئی نہ جھگڑا۔ رسولؐ خدا خود بھی نہ تشریف لیجاتے اور کسی کو بھیجدیتے تب بھی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

فتح ممکن تھی مگر نہیں رسولؐ خدا کا تشریف لیجانا جناب امیرؑ کو خلیفہ و جانشین کر جانا مصلحت خدا و رسولؐ ہی تھی۔

**سوال** ۔ آپ کہتے ہیں کتب سیر فریقین میں مرقوم ہے کہ حضرت ہارونؑ نے حیات حضرت موسیٰؑ ہی میں وفات پائی پھر خلافت کیسی۔

**جواب** ۔ ہم کہتے ہیں بیشک ایسا ہوا حضرت ہارونؑ کا پہلے انتقال ہوگیا مگر یہ تو نہیں ہوا کہ حضرت موسیٰؑ کوہ طور سے واپس آئے اور حضرت ہارونؑ نے قالب کو خالی کیا بلکہ مدت تک زندہ رہ کر شریک فی النبوت رہے اور جب قضا آئی روح نے قالب کو چھوڑا گو حضرت موسیٰؑ کی حیات ہی میں سہی مگر جناب امیرؑ بفضلہ صحیح و سالم دشمنان خدا و رسولؐ کی سرکوبی و کفش زنی کے لئے زندہ و موجود رہے اور اسی طرح جیسا حضرت ہارونؑ خلیفہ و شریک فی النبوت موسوی تھے یہ بھی حیات رسولؐ خدا میں شریک فی النبوت و خلیفہ و بعد ان کے مثل حضرت یوشع بن نون و حضرت کالب بن یوقنا بلافصل خلیفہ رسولؐ ہوئے۔

یہ تو فرمایئے کہ حضرت ہارونؑ تو بوجہ انتقال خلافت موسویؑ سے محروم رہے اگرچہ حضرت موسیٰؑ نے اپنی غیبت میں خلیفہ کیا تھا یا یہ کہ اپنی قوم ان کے سپرد کی تھی تو اگر حضرت ہارونؑ زندہ رہتے تو امت موسوی کے خلیفہ و سردار ضرور ہوتے اور شریعت موسوی کی تکمیل کرتے لیکن جناب امیرؑ سے کیا قصور سرزد ہوا کہ رسالت محمدی میں تا حیات شریک فی النبوت و خلیفہ رہ کر بعد ممات باوصف زندہ رہنے و بہمہ صفات موصوف ہونے کے خلافت بلافصل سے محروم کیئے گئے آخر کوئی وجہ تو ہونی چاہیئے۔ رسولؐ خدا نے تو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



(لا نبی بعدی) فرمایا ہے (لاخلافت بعدی) نہیں ارشاد کیا۔ رسول خدا کو حضرت ہارونؑ کے انتقال کی خبر تھی کہ حضرت موسیٰؑ کی حیات میں اُن کا ارتحال ہوا۔ اگر تشبیہ اُنھیں سے دی جو شریک فی النبوت و خلیفہ موسوی تھے پس کیسا غضب اور کیسی حق تلفی و حق پوشی ہے کہ جسے رسول اللہ اپنی حیات سراپا خیر و برکات میں شریک فی النبوت اور اپنی غیبت میں خلیفہ و جانشین برحق بنائیں اُسے بعد وفات رسول کے اُمّت سفضویہ تعصب و اغراض نفسانی سے باغوائے چند دنیا طلبان یون معطل و بے کار کردے اور خلافت کے بھی لائق نہ سمجھے اور اپنی گون کا خلیفہ تجویز کرے جس سے دنیاوی مناصب و مراتب ملنے کی اُمید ہو افسوس صد ہزار افسوس۔

**سوال** ۔ آپ لکھتے ہیں حضرت ہارونؑ حضرت موسےٰ کے حقیقی بھائی تھے اور عمر میں کلان اور نبوت میں شریک اور گویائی میں افصح البیان۔ جب ان جملہ مراتب میں سے جناب امیر کو ایک بھی حاصل نہ تھا تو کیونکر آپ خلیفہ بلافصل ہوسکتے تھے۔

**جواب** ہم کہتے ہیں یہہ سوال رسول خدا سے کرنا چاہیئے تھا۔ آپکے صدیق اکبر یعسوب دین نے کیون نہ پوچھا کہ یا حضرت جبکہ حضرت علیؑ میں حضرت ہارونؑ کے مراتب میں سے ایک بھی نہیں ہے تو آپ کیون اُن سے تشبیہہ دیتے ہیں اور مجھے جو آپ خلیفہ بنا چکے ہیں جس کی میری بیٹی صدیقہ گواہ ہے۔ اُسے آپ کیون بھول گئے مگر یہہ خیال کیا ہوگا کہ تیرہ سو برس [۱۳۰۰] بعد ہمارے عاشق زار میان جوہر صاحب پیدا ہون گے وہ شیعون سے پوچھ لین گے۔ اب ہم سے سنیئے۔ یہہ حدیث مخبر صادق کی ہے جن کا ہر کلام وحی الٰہی تھا جب حضرت علیؑ بمنزلہ حضرت ہارونؑ کے ہوئے تو سب مراتب ہارونی پر قبضہ بلا شرکت غیرے پا گئے۔ وہ حضرت موسےٰ کے حقیقی بھائی تھے۔ یہہ رسول خدا کے چچازاد بھائی



Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



وہ چچا کیسا جس نے رسول اللہ کی پرورش کی اور ہر حال میں سینہ سپر وجان نثار رہا لہٰذا آنحضرت نے انھیں حقوق عموی کی وجہ سے حضرت علیؑ کو اپنا بھائی ویار دین و دنیا دونوں کا بنایا دیکھو حدیث نمبر ۲ ترمذی مندرجہ رسالہ ہٰذا ۔ اور اس حدیث نے تو کچھ پردہ ہی نہ رکھا جیسے حضرت ہارونؑ حضرت موسیٰؑ کے حقیقی بھائی تھے ویسا ہی حضرت علیؑ حضرت رسول خدا کے حقیقی بھائی ہو گئے کیونکہ آپ نے حدیث میں بمنزلہ ہارون کا لفظ فرمایا ہے نہ بمثل وغیرہ ۔

اور نبوت میں شریک ہونا بھی بمثل حضرت ہارونؑ کے ۔

اور افصح البیان ہونا بھی کیونکہ جو مراتب وصفات ہارونی تھے بعینہ سب حضرت علیؑ کو مل گئے ۔ اور یہ خدائی دین ہے اس میں کسی کا اجارہ نہیں ہے ؎

خدا کی دین کا موسیٰ سے پوچھیے احوال   کہ آگ لینے کو جائیں پیمبری ہو جائے

عمر میں کلاں وخورد ہونا یہ کیا بات ہے یہاں مدارج و مراتب کا ذکر ہے یا بڑائی وچھوٹائی کا ۔ حضرت موسیٰ صاحب شریعت رسول اللہ تھے حضرت ہارونؑ باوصف عمر زیادہ ہونے کے نبی شریک فی النبوت وخلیفہ تھے پھر عمر زیادہ ہونے کی کیا فضیلت ہوئی حضرت علیؑ کا افصح البیان ہونا اگر تاریخیں وروایتیں دیکھو تو معلوم ہو ۔ حال کی تصنیف تنقید الکلام مصنفہ مسٹر امیر علی صاحب بیرسٹرایٹ لا جج ہائی کورٹ کلکتہ سنی المذہب نے حضرت علیؑ کو اعلم الناس بعد رسول خدا کے تاریخوں روایتوں سے چھان بین کر کے لکھا ہے ۔

مولوی عماد الدین سنی المذہب جو عیسائی ہو گئے ہیں اعجاز قرآنیہ میں لکھتے ہیں کہ حضرت علیؑ کے اقوال کلام اللہ سے بلاغت و فصاحت میں بڑھے ہوئے ہیں اور

Presented by: Rana Jabir Abbas



قول حضرت علیؑ اور کلام اللہ کی آیتین لکھ کر دکھلا دیا ہے مگر ہم اس پر اعتماد و اعتقاد نہین رکھتے کہ کلام اللہ پر کسی کے کلام کو سبقت ہوا ایک محقق کا خیال ذکر کرتے ہین اور بہت سی روایتین صدہا حدیثین حضرت علی کی افصح البیانی کی تصدیق کرتی ہین مگر ان سب کو طاق پر رکھ دو اور مخبر صادق کے قول پر اعتماد کرو۔ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے اَنَا مَدِیْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا یہ حدیث مقبولہ فریقین ہے اور شہرت عام رکھتی ہے اللہ لبس باقی ہوس۔

**سوال** - آپ لکھتے ہین حضرت رسول خدا نے جو تشبیہ کہ جناب امیرؑ کو حضرت ہارون سے دی ہے اس سے ثابت ہے کہ جیسے حضرت ہارونؑ حضرت موسیٰ کی حیات مین خلیفہ تھے ویسے ہی جناب امیرؑ بھی حیات مبارک رسول خدا مین خلیفہ رہے ہون چونکہ بعد وفات حضرت موسیٰؑ حضرت یوشعؑ بن نون و حضرت کالب بن یوقنا خلیفہ ہوئے اسی طرح سے بعد وفات رسولؐ خدا حضرت صدیق اکبر خلیفہ ہوئے۔

**جواب** - ہم کہتے ہین جناب امیرؑ حضور رسولؐ خدا مین شریک فی النبوت و خلیفہ اور غیبت مین خلیفہ مطلق رہے تشبیہ سے یہی ثابت ہے پس بعد وفات رسولؐ خدا وہی مستحق تر خلافت کے ہونگے جو حضور مین شریک فی النبوت و خلیفہ و غیبت مین خلیفہ مطلق رہے ہین ابوبکر کا خلیفہ ہوجانا اور حضرت علیؑ کا خلافت سے محروم ہونا جھگڑا اور نادان آدمیون کا جوڑ توڑ ہے - یہی تو ہم پوچھتے ہین کہ رسولؐ خدا کی حیات مین بقول آپ کے جو خلیفہ رہا ہو بعد وفات اُس کی خلافت پر کیون نہ اجماع ہوا اور رسولؐ خدا کے حیات کی خلافت کیون بیچارہ سمجھی گئی آپ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



کھیں گے سلمان راضی نہ ہوئے ہم کہتے ہیں سلمانوں کو ہمارے ہین چھوڑ نکو۔ آپکے صدیق نے جو ہر قول رسول خدا کی نسبت صدقت یا رسول اللہ کہتے رہے کیوں نہ جاہلوں کو سمجھایا۔ اور حدیث کے معنی و مطالب ذہن نشین کرے تک خود ہی خلیفہ بن بیٹھے۔ سبحان اللہ۔ این کار از تو آید و مردان چنین کنند۔ بھلا جوہری صاحب یہ تو فرمایئے کہ اس حدیث سے اور ابو بکر سے کیا لگاؤ و مناسبت ہے جو حضرت یوشع بن نون کی طرح خلیفہ ہو گئے کیا حضرت یوشع بھی چند جاہلوں کے اجماع سے خلیفہ ہوئے تھے۔ یا اُن کو خود حضرت موسےٰ نے اپنا خلیفہ کیا تھا یہی تو ہم کہتے ہیں کہ امامت و خلافت من جانب اللہ و رسول ہوتی ہے جیسا حضرت یوشع و حضرت علیؑ خلیفہ و جانشین ہوئے دوسروں پر اجماع ہوا تو ہوا کرے اس اجماع کی حقیقت ہی کیا ہے جس میں قوم کے شرفا و نجبا شامل نہوں۔ دیکھو حدیث مسند حنبل ذیل امام احمد انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے سلمان فارسیؓ سے کہا کہ رسول خدا سے پوچھو کہ اُن کا وصی کون شخص ہے پس سلمان فارسی نے رسول خدا سے پوچھا حضرت نے فرمایا کہ موسیٰ بن عمران کا کون وصی تھا۔ سلمان نے جواب دیا کہ یوشع بن نون فرمایا میرا وصی میرا وارث میرے وعدہ کا وفا کرنے والا علی ابن ابی طالب ہے پس اب تو کوئی شک باقی نہ رہا۔ اور آپکے صدیق دوزہ کی مکھی خلافت سے الگ ہو گئے کیونکہ یوشع بن نون کا بھی مرتبہ جناب امیر ہی کو ملگیا

**سوال** آپ کہتے ہیں جب رسول خدا نے (انّہٗ لا نبیّ بعدی) کو کہ جملہ خبریہ ہے استثنا فرمایا تو منصب یعنی نبوت درصورت حیات حضرت ہارونؑ اجد مماست

Presented by: Rana Jabir Abbas



حضرت موسیٰ ہرگز جدا نہ ہوتا جیسا کہ بسبب استثنا کے جناب امیر سے قطعاً جدا ہو گیا۔

**جواب** ہم کہتے ہیں۔ ہم نہ جملہ خبریہ جانیں۔ نہ جبریہ و قدریہ۔ صاف بات یہ ہے کہ حضرت موسیٰ کے بعد نبی ہوئے ہیں۔ حضرت رسول خدا خاتم النبیین ہیں آپ کے بعد رسول و نبی نہیں ہو سکتا۔ اس لئے (اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ) فرمایا کہ حضرت علیؑ کو بعد میرے کوئی نبی نہ سمجھے مگر خلیفہ جو میں نے اپنی حیات ہی میں کر دیا ہے۔ سو یہی حضرت علیؑ کو دعوے تھا اور اُن کے تابعین کو اب تک ہے کہ جب آپ حیات رسول خدا میں خلیفہ ہوئے تو بعد وفات بدرجہ اولے جانشین و وصی و ولیعہد و خلیفہ کا منصب آپ کو ملا۔ استثنا نبوّت کا ہوا ہے نہ خلافت و امامت کا جدائی نبوّت سے ہوئی ہے نہ کہ خلافت سے تمہاری اُلٹی سمجھ ہے جملہ خبریہ کو وظیفہ بناؤ اور شہد لگا کر چاٹو۔ حضرت ہارونؑ زندہ رہتے تو بعد حضرت موسیٰؑ کے خلیفہ ہوتے حضرت علیؑ حیات میں بھی خلیفہ رہے اور وفات کے بعد بھی خلیفہ بلافصل۔ ہر کہ شک آرد کافر گردد۔

**سوال** آپ کہتے ہیں ولو فرضنا۔ حضرت ہارونؑ بعد حضرت موسیٰؑ کے زندہ بھی رہتے بلا شبہ رسولؑ مستقل رہتے اور بدستور دیگر انبیاء اللہ کے ضرور ہی تبلیغ احکام شریعت فرماتے چونکہ جناب امیرؑ میں یہ صفت نہ تھی پھر استحقاق خلافت کیسا۔

**جواب** ہم کہتے ہیں حضرت ہارون اگر زندہ رہتے جو خدا حکم دیتا وہ کرتے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



(ضروری تبلیغ احکام شریعت کرتے) خدا کو علم ہے کیا کرتے کیا نہ کرتے۔ ہان یہ خیال مین آتا ہے تکمیل شریعت موسوی کرتے (کیونکہ حضرت موسےٰ کی خلافت اُن کو ملتی) پس جبکہ حضرت علیؑ مین صفت خلافت موجود تھی اگر اُنکو تم لوگ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ پر عمل کر کے خلیفہ بناتے تو تکمیل شریعت محمدیؐ کرتے اور خدا کے احکام و رسولؐ اللہ کے فرمان پر پورا پورا عمل ضروری ہوتا۔ اسلام مین جو رخنہ پڑا اور بہتر۷۲ فرقے ہو گئے یہ کچھ نہ ہوتا سب کو سیدھی راہ ملجاتی گمراہی کا طریقہ بند ہوجاتا احکام خدا مین تاویلین بیجا۔ احادیث نبوی کی توجیہین رنگ رنگ سے ہوتین اسلام ایک ڈھرے پر لگ جاتا جس سے جنت کا رستہ قریب تھا غرضکہ سب کچھ ہو رہتا اور اسلام اپنا آپ ہی نظیر بنتا مگر ہان دنیا نہ تھی جس پر اُمت فریفتہ ہوئی۔ دین تھا جس سے روگردانی کی بس یہی بات تو تھی کہ دنیا طلبون نے حضرت علیؑ کو اپنی گون کا نہ پایا اور رسولؐ خدا کا انتقال ہوتے ہی یارون نے بساط خلافت بچھا کر زمانہ کا رنگ بدل ہی دیا اور ایک نئی دنیا قایم کردی۔

**سوال** ۔ آپ کہتے ہین حدیث شریف مین استثنا منقطع موجود ہے اگر اُس کو شیعہ استثنا متصل خیال کرین تو اِس صورت مین حدیث رسولؐ خدا کی صریح تکذیب ہوتی ہے قطع نظر اِن جملہ امورات کے کہ شیعہ بتا دین کہ حدیث موصوفہ مین کونسا لفظ ایسا ہے جس سے نفی خلافت خلفاء ثلٰثہ و اثبات امامت جناب امیرؑ پائی جاتی ہو ہان اگر فی وقت من الاوقات کہا جاوے تو یہ عین مذہب سنت و الجماعت کا ہے۔

**جواب** ۔ ہم کہتے ہین استثنا منقطع ہو یا غیر منقطع یا اور کچھ مگر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



نبوت سے استثنا ہے خلافت سے نہیں ہے۔ اور بعد رسولؐ خدا کے نہ کہ حیات
مین پس اصل حق حیات رسولؐ خدا ہی سے خلافت حقہ جناب امیرؑ کے قائل ہین جیسا
تم کو بھی عذر نہین ہے کہ حیات رسولؐ خدا مین جناب امیرؑ خلیفہ تھے۔ پس خلافت
جناب رسولؐ خدا کا سلسلہ تا دم آخر حیات و بعد ازان بعد وفات رسولؐ خدا
حیات جناب امیرؑ کے دم آخرین تک قائم رہا۔ اس کا استثنا حدیث مین
نہین ہے اور وہی (لفظ بمنزلہ ہارونؑ) سندرجہ حدیث ہذا نفی خلافت
خلفائے ثلثہ پر دلیل کافی و وافی ہے۔ کیونکہ جب خلافت کا سلسلہ حیات
اور بعد وفات بدستور قائم رہا۔ پھر غیر کی گنجائش کہاں۔ سبحان اللہ فی
وقت سن الاوقات کی خوب ہی ول بہلاؤ کہانی ہے جسے سنکر بچے شیر خوار
بھی ہنستے ہین ع چہ خوش گفت است سعدی در زلیخا۔ ابھی تو آپ
ابوبکر کی خلافت ثابت کر رہے تھے۔ اب ثانی و ثالث کدہر گئے آگو دے
بیل نہ کود اکود ہی گون۔ یہ تماشا دیکھے کون۔ حدیث حضرت علیؑ کی شان
مین شرکت فی النبوت و خلافت فی غیبت اُن کی ذات خاص سے مختص
آپ کے خلفائے ثلثہ تو اس سے مشرق و مغرب کا فاصلہ رکھتے ہین مگر ہان
خلافت ترتیبی کے خیال نے آپ کو فی وقت سن الاوقات کہنے کا موقع
دیا ہے۔ اب ہم آپ سے خصوصاً اور تمام دنیا کے سنیون سے
عموماً پوچھتے ہین کہ خلافت جناب امیرؑ کی جو حیات مین تا دم واپسین
رسولؐ خدا رہ کر جس کے تم بھی قائل ہو گئے ہو بعد وفات کے ۲۵-
۲۶- برس تک کیون معطل و بیکار ہو گئے اور رفے وقت سن

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



الاوقات پر منحصر کرنے کی کیا وجہہ کیا کوئی استثنا حدیث مین ہے کہ ابوبکر عمر عثمان جب خلافت کر لینگے تب جناب امیرؑ کی طرف پھر خلافت رجوع کرے گی۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ برین عقل و دانش بباید گریست۔

اب سنئے شان و نزول اس حدیث مقدس کی جو آپ نے بیان کی ہے کہ جناب امیرؑ کو واسطے نگرانی اپنی بی بیون و بچون کے مدینہ طیبہ مین محافظ مقرر فرمایا اور کفار اشرار نے طعن کی اس پر آپنے رسولؐ خدا سے عرض کیا کہ آپ مجھے عورتون و بچون پر خلیفہ کرتے ہین) تب یہہ حدیث آنحضرت نے فرمائی شاید ایسا ہوا ہو مگر اس حدیث نے تو کفار اشرار و ان کے ہم خیال و ہم زبان کی طعن کو خاک مین ملا دیا اور جناب امیرؑ کو تاج ہارونی پہنا کر تخت شرکت فی النبوت و خلافت بلا فصل پر بٹھا دیا۔ پھر بھی وہی عورتون و بچون کی محافظت جیسا انکو اب تک اسی قول کفار اشرار پر اصرار ہے اور حدیث نبویؐ سے انکار پس نہین معلوم آپ کیسے مسلمان ہین کہ قول کفار کے مصدق و مخبر صادق کی حدیث کی مکذب ہے

گر تو قرآن بدین نمط خوانی ببری رونق مسلمانی

کیا حضرت موسیٰ نے حضرت ہارونؑ کو بھی حکم دے کر خلیفہ مقرر کیا تھا کہ عورتون و بچون کے لئے آٹا دال نمک تیل بازار سے لا دینا اور دروازہ پر پہرہ کر ان کی محافظت کرنا یا رسولؐ خدا نے حضرت علیؑ سے فرمایا تھا کہ تم کو بمنزلہ ہارونؑ خلیفہ تو کر جاتے ہین مگر بجز محافظت عورتون و بچون کے اور کچھ نہ کرنا جیسا اہل سنت کی کتابون مین لکھا ہے کہ عبداللہ ابن مکتوم کو امامت نماز

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



کا حکم دیا تھا واعجبا تنقیص شان ومنزلت حضرت علیؑ مین کیسی بے سروپا باتین بنائی جاتی
ہین اور ایسی تاویلین اور توجیہین رکیک حکم خدا و رسولؐ مین قایم کیجاتی ہین جن سے آیت و
حدیث کے معنے ومطالب اُلٹ پلٹ جاتے ہین مگر کچھ ہی ہو اہل سنت کو خلافت ابوبکر
ہی مان لینا واجب ہے۔ عبداللہ ابن مکتوم کی تحجیر اس حدیث مین اس لئے لگائی گئی ہے کہ کوئی
یہہ نہ سمجھے کہ حضرت علیؑ نماز بھی پڑہاتے تھے ورنہ مثل امامت نماز ابوبکر جو خلافت کی
جڑ بنائی گئی ہے حضرت علیؑ بھی امام جماعت بن کر خلیفہ نہو جاین پس کوئی نہ کوئی
روڑا چلتی گاڑی مین اٹکا دینا چاہتے تھے۔ امامت نماز کی اصلیت و وقعت ہم نے بحث
امامت نماز مین لکھدی ہے کہ رسول خدا نے خود ہی عبدالرحمن ابن عوف کے پیچھے نماز
پڑہ لی اور مرض الموت مین آپ نے امامت نماز کے لئے کسی کی قید نہین لگائی یہہ فرمایا
(کسی کو کہدو نماز پڑہا دے) پس غزوہ تبوک کو جاتے وقت آنحضرتؐ نے حضرت علیؑ کو
بمنزلہ ہارونؑ خلیفہ وجانشین کیا جیسا کہ حضرت ہارونؑ کل قوم پر سردار و خلیفہ
مطلق ہوئے ویسا ہی حضرت علی بھی سردار و خلیفہ مطلق ہوگئے پھر یہان عبداللہ
ابن مکتوم کی کہان گنجایش رہی اور امامت نماز اُس بیچارہ کو کیونکر نصیب ہوئی ہان اگر
اس حدیث مین امامت نماز کا استثنا ہوتا تو ہم مان بھی لیتے اور کہتے کہ جب امامت نماز
کی وقعت ہی کچھ نہین ہے رسول خدا عام مسلمانون کے پیچھے نماز پڑہا کرتے تھے
اور حکم دیتے کہ کسی کو کہدو نماز پڑہا دے۔ تو یہہ استثنا چہ معنی دارد۔
بات یہہ ہے کہ خلافت مطلق جناب امیر مین عبداللہ ابن مکتوم نے کبھی بحکم آپ کے
نماز پڑہا دی ہوگی اُس پر یہہ بات کا بتنگڑ بنایا گیا ہے ورنہ کچھ اصل نہین۔ اسی
لئے جوہر صاحب نے اس امامت کا ذکر ہی نہین کیا کہ کون ایسی بے سروپا بات



Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



کھو کر خجالت اٹھاوے۔

حدیث خم غدیر یا معشر المسلمین الست اولیٰ بکم من انفسکم قالو بلیٰ۔

قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ۔

اے گروہ مسلمانان مقرر ہے کہ مجھکو جان اپنی سے زیادہ دوست رکھتے ہو تم پس جو کوئی مجھکو دوست رکھے علیؑ کو دوست رکھے بارخدایا دوست رکھ اُس شخص کو جو دوست رکھے اُس کو اور دشمن رکھ اُس کو جو دشمن رکھے اُس کو۔

غضب تو یہ ہی کہ تم حدیث کو کاٹ چھانٹ کر اپنے مطلب کے مطابق بنا لیتے ہو اور جو جی میں آیا معنی بیان کر کے الاپ شناپ بکے جاتے ہو۔ حدیث کے پورے فقرات تو لکھ دیتے جو اہل سنت کی کتابوں میں لکھے ہیں اور اُن پر پھر اپنی بڑ ہانکتے۔ اہل سنت نے مضمون میں ایچ پیچ کیا ہے مگر فقرے پورے لکھے ہیں تم اُن میں بھی تصرف کرتے ہو۔ نہ خوف از خدا و نہ شرم از رسولؐ۔

حدیث صحیح۔ عن البراء بن عازب وزید بن ارقم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نزل بغدیر خم اخذ بید علی فقال الستم تعلمون انی اولیٰ بالمومنین من انفسہم قالو بلیٰ قال الستم تعلمون انی اولیٰ بکل مومن من نفسہ قالو ابلیٰ۔ فقال اللّٰھمّ من کنت مولاہ فعلیٌّ مولاہ اللّٰھمّ وال من والاہ وعاد من عاداہ



jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



فلقیه عمر بعد ذالک فقال هنیئاً یا ابن ابیطالب اصبحت وامسیت مولٰے کُلِّ مومن ومومنة رواه احمد وفی روایته له اللّٰهم فانصر من نصره واخذل من خذله واحب من احبه وابغض من ابغضه -

ترجمہ بلفظہ امام احمد براء ابن عازب سے روایت کرتے ہین کہ رسول خدا جب غدیر خم (ایک بستی کا نام ہی) پر اُترے تو علیؑ کا ہاتھ پکڑکر فرمایا اے لوگو کیا تم نہین جانتے کہ مین مومنین کے ساتھ اُن کی جانون سے زاید مہربان اور دوست ہون - حاضرین بولے جی ہان ہم خوب جانتے ہین - پھر فرمایا کیا تمھین معلوم نہین کہ مین ہر ہر مومن کے ساتھ اُس کی جان سے زاید مہربان ہون - لوگون نے کہا ہان آپ ایسے ہی ہین - بعد آنحضرت نے فرمایا - خداوندا جسے مین دوست رکھتا ہون علیؑ اُس کا دوست ہے - بار خدایا جو علیؑ کو دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ - اور جو اُس سے دشمنی کرے تو بھی اُس کو دشمن جان -

اس کے بعد حضرت عمر نے حضرت علیؑ سے ملاقات کرکے فرمایا اے ابوطالب کے بیٹے تمھین خوشی ہو تم ہر وقت صبح وشام ہر مومن مرد اور مومن عورت کے دوست ہو - اور امام احمد کی ایک روایت مین یون آیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا بار خدایا جو علیؑ کی مدد کرے تو اُس کی مدد کر اور جو اُسے رسوا کرنا چاہے تو اُسے ذلیل کر اور جو اُسے دوست رکھے تو اُس کو دوست رکھ اور جو اُس سے دشمنی کرے تو اُس کا دشمن ہو۔

یہ حدیث وترجمہ اہل سنت کی کتابون مین لکھا ہے جسے آپنے براہ التعصب

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



و دشمنی ترمیم و تنسیخ کرکے مختصر الفاظ پر محدود کر دیا ہے - ہماری غرض پوری حدیث لکھنے سے آپ کی خیانت و بد دیانتی ثابت کرتا ہے اور یہہ دکھانا ہے کہ آپ کی باتین سب ایسی ہی بے سر و پا مکر و تزویر کی تصویرین خدا آپکے مکر سے لوگون کو بچائے اور اپنی حفظ و امان مین رکھے -

پہلے ہم من کنت مولاہ فعلیؑ مولاہٗ کے معنی پر بحث کرتے ہین کہ آیا اس کے کیا معنی اور مطالب ہین مولا کے معنے اَولیٰ اور اسپر کرنے مین اہل سنت نے بہت ہی کچھ پیچ و تاب اور اضطراب و اضطرار ظاہر کیا ہے مگر کچھ بن ہی نہین پڑتی اب آخر زمانہ مین مولے کے معنے دوست کے بیان کئے گئے ہین - مگر اس پر بھی اتفاق نہین کوئی کچھ کہتا ہے کوئی کچھ - اصل یہ ہے کہ اگر مولے کے معنے صحیح لئے جاوین تو البتہ حق بات سبھی کی زبان سے نکلے مگر جبکہ حق سے انحراف ہی پر کمر باندہ لی تو پھر جو چاہین کہین کوئی کسی کی زبان نہین پکڑتا - اور مفسرون کو جانے دو اسی حدیث کے ترجمہ پر اور اپنے ترجمہ پر غور کر و تم کیا کہتے ہو اور اس حدیث کا مفسر و مترجم کیا لکھ رہا ہے تم کہتے ہو - اے گروہ مسلمانان مقرر ہے کہ مجھکو جان اپنی سے زیادہ دوست رکھتے ہو تم پس جو کوئی مجھکو دوست رکھے علیؑ کو دوست رکھے -

مترجم حدیث کا ترجمہ - علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اے لوگو کیا تم نہین جانتے کہ مین جو مومنون کے ساتھ اُن کی جانون سے زاید مہربان ہون - یہی بات مکرر فرما کر فرمایا خداوندا جسے مین دوست رکھتا ہون علیؑ اُس کا دوست ہے آپ خیال کیجئے زمین اور آسمان کا فرق ہوگیا - ایسا ہی اور کسی سے مولے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



کے معنے پوچھیے تو دوسرا ہی راگ الاپے گا۔ بہر حال نہ یہہ درست ہے نہ وہ نہ دوستی کے معنے سوائے کے حشر تک ہو سکتے ہین اسی حدیث کے آخر فقرہ مین (وا حب من احبہ) جو اُسے دوست رکھے تو اُسے دوست رکھ۔ لکھا ہے۔ اب فرمایئے ایک ہی حدیث مین ایک جگہ دوست رکھنے کو من کنت مولی اور دوسری جگہ واحب من احبہ لکھا جاتا ہے یہہ کیسے معنی ہین بالکل ہی شرم نہین رہی اور ابوبکر کی خلافت نے ایسا مخمور کردیا کہ آنکھ ہی نہین کھلتی۔

تمام حدیثین رسولؐ خدا کی جو کتب اہل سنت مین مسطور و مذکور ہین ہم نے ایک مین بھی دوست کو سوائے کے معنے مین نہین دیکھا اور نہ کہین نشان و پتہ ہے۔ حضرت علیؑ کے فضائل مین جو حدیثین لکھی ہین۔ اُن مین حسب ذیل فقرات لکھے ہین بطور نمونہ پیش کیے جاتے ہین۔ ترمذی مین حضرت ام سلمہ سے روایت ہے لا یحب علیا منافق نہین دوست رکھتا علیؑ کو منافق۔

حدیث جنگ خیبر بریدہ سے یحب اللہ ورسولہ — علیؑ کو خدا و رسولؐ دوست رکھتے ہین۔ امام احمد مطلب بن عبداللہ حنطب سے روایت ہے لا یحبہ الا مومن فمن احبہ فقد احبنی ومن احبنی ادخلہ اللہ الجنت علیؑ کو دوست نہین رکھتا مگر مومن جس نے اُسے دوست رکھا اُس نے مجھے دوست رکھا۔ اور میرا دوست رکھنے والا جنت مین داخل ہو گا۔

عبداللہ ابن عباس سے روایت ہے رسولؐ خدا نے فرمایا من احبک فقد احبنی جس نے علیؑ کو دوست رکھا اُس نے مجھے دوست رکھا۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



مسلم میں زر بن حبیش سے روایت ہے لا یحبنی الا مومن علیؑ کو مومن کے سوا دوست نہ رکھے گا۔

پس حدیثوں میں دوست کے معنوں میں یہ الفاظ مستعمل ہوئے ہیں اور قرآن مجید میں ان اللہ یحب المحسنین و لا یحب اللہ وغیرہ موجود ہیں پھر خاص کیا وجہ ہے کہ اسی حدیث غدیر میں مولے کے معنے دوست کے لئے جاتے ہیں حالانکہ اس میں بھی احب من احبہ دوست کے لئے موجود ہے بھائیو کلام خدا کلام رسول اللہ دیکھو صدہا جگہ پر دوست کے معنوں میں یہی الفاظ ملیں گے۔ اگر مولے کے لفظ پر دوست کے معنے رسول خدا کی حدیث سے کوئی ثابت کردے بجز اس حدیث غدیر کے تو ہم ہارے ہم سچ کہتے ہیں کہ کہیں بھی ایسا لفظ نہیں ہے جو مولے کے معنے دوست پر صادق آوے۔ آخر حق پوشی و دین فروشی کی کچھ انتہا بھی ہے جبکہ صدہا حدیثیں رسول خدا نے حضرت علیؑ کی شان میں فرمائیں جن میں ان سے دوستی رکھنے کی تاکید اکید ہے اور تمام فضائل و مناقب ان کے علے رؤس الاشہاد بیان کر دئے تو اب اس حدیث دوستی کے فرمانے کی کیا ضرورت رہی ہاں یہ بات ہے کہ اس میں برخلاف اور حدیثوں کے مولے کا لفظ استعمال کیا تو ضرور کوئی وجہ خاص ہونی چاہئے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ یہ حدیث شریف وفات سے دو ہی مہینے قبل کی ہے اور حجۃ الوداع کی مراجعت میں جس کے بعد نہ کوئی حج ہوا نہ کہیں کا سفر بلکہ آنحضرتؐ کا دو مہینے بعد انتقال ہی ہوگیا۔ آیہ اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی بھی نازل ہو چکا یعنی دین کا کمال اور نعمتوں کا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



تمام ہونا۔ پس اب کیا باقی رہا صرف خلافت یعنی رسول خدا کی نیابت اور قائم مقامی جسے خدا و رسول ہی کی جانب سے مقرر ہونا واجب بلکہ فرض عین تھا۔ جو اہل سنت قاموس و منتخب وغیرہ کتب لغات کا حوالہ دیتے ہیں کہ مولےٰ کے معنے مالک و غلام و دوست و ناصر وغیرہ ہین پس کیا ضرور ہے کہ مالک ہی کے معنے لئے جاوین اور دوست وغیرہ کے نہین۔ ہم کہتے ہین بیشک مالک و سرداری کے معنے سمجھنا چاہئے اور یہین بھی یہی کیونکہ آنحضرت نے فرمایا کہ جس کا مین مولےٰ ہون اُس کا علی مولےٰ ہے پس ضرور ہے کہ اس حدیث مین جو مولےٰ فرمایا ہے وہ سرداری سے مراد ہے۔ دوست وغیرہ کوئی بھی لفظ وہان مناسب حال نہین ہین۔ اہل سنت کی لغات کا کیا اعتبار صدہا برس بعد بنائی گئی ہین جو معنے مناقض سرداری تھے لکھ دیئے گئے ہان محاورہ عرب مولے غلام کو بھی کہتے ہین۔ مگر یہان غلام سے مراد ہو ہی نہین سکتی کیونکہ ایسا سمجھنا خبط سراپا بے ربط ہے۔ پس سردار اور مالک کے معنے مناسب حال ہین سو وہی لئے جاوینگے۔

ہم دعوے کرتے ہین کہ جب رسول خدا نے صدہا حدیثوں مین دوستی کے لفظ کو احب۔ لا یحب۔ لا یحبہ مین احبنی۔ احبک لا یحبنی فرمایا ہے تو بجز اس حدیث غدیر کے مولےٰ کا لفظ بھی دکھانا چاہئے جس کے معنے دوست کے لئے گئے ہون۔ جس کا یہ کلام ہے اُسی کے قول کی نظیر چاہئے۔ لغت کس جانور کا نام ہے۔ ہم کو مخبر صادق کے کلام معجز نظام پر عمل چاہئے جس سے صاف اور صریح مولےٰ کے معنے مالک

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



اور سردار کے ظاہر ہوتے ہین اور بیشک وشبہہ نہی ہین۔

**سوال** ۔ آپ لکھتے ہین اس حدیث کو مورخین اور اہل سیر نے اسطرح لکھا ہے کہ صحیح قصہ صرف اسقدر ہے کہ حضرت رسول خدا نے جب حجۃ الوداع سے مراجعت فرمائی اور آپنے قیام بمقام خم غدیر مین کہ یہہ موضع درمیان مکہ معظمہ ومدینہ منورہ کے واقع ہے کیا وہان بعض اشخاص نے ہمراہیان جناب امیر سے جوبسر گروہی جناب موصوف کے یمن پر ماسور ہوئے تھے شکایت جناب امیر کی حضور مین رحمۃ العالمین کے کی حضرت نے بہ نظر دور اندیشی کے اپنے دل مبارک مین خیال فرمایا کہ اگر ماتحت لوگ اپنے افسر سے ایسی ہی بدگمانیان کرینگے تو انتظام اسلام مین یقیناً خلل واقع ہوگا اور بسبب پیش بینی کے حضرت نے یہہ بھی مصلحت سمجھا کہ اگر خاص شاکیون سے ہی کہا جاوے گا تو عام لوگ متنبہ نہونگے اس لیے خیر خواہ عالم وبرگزیدہ عالمیان نے خطبہ عام فرمایا تاکہ تمام حضار کو معلوم ہو جاوے کہ جو کوئی اپنے افسر کے نسبت ذرہ برابر بھی گستاخی کرے گا وہ مصداق حدیث موصوفہ بالا کا ٹھہرے گا۔

**جواب** ۔ واہ میان جوہر صاحب آپنے خوب ہی کہانی چرب زبانی سے سُنائی بہت دل خوش ہوا۔ مگر چونکہ کسی راوی کا نہ نام ہے نہ کتاب کا حوالہ پھر کیونکر ایسی کہانیون پر لوگ اعتبار کرینگے ۔ مرد خدا کبھی تو سچ بولو لعنت اللہ علی الکاذبین۔

امام احمد عمرو بن شارش سے روایت کرتے ہین کہ مین حضرت علی کے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



ساتھ یمن کیطرف گیا اُنھون نے مجھ پر کوئی زیادتی کی بات کی جب مدینہ مین آیا تو علیؑ کی شکایت مسجد مین لوگون سے کی اور اِس شکایت کی خبر رسول اللہؐ کو پہونچی اِس کے بعد مین ایک دن مسجد مین گیا اور رسولؐ خدا مسجد مین اپنے یارون کی جماعت کے ساتھ تشریف رکھتے تھے ۔ مجھے آپ گھورنے لگے اور فرمایا اے عمرو خدا کی قسم تو نے مجھے ایذا دی مین نے کہا اے رسولؐ خدا مین آپ کے ایذا دینے سے خدا سے پناہ مانگتا ہون فرمایا کیا تجھے معلوم نہین کہ جس نے علیؑ کو ایذا دی اُس نے مجھے ایذا دی ۔

امام احمد بن عمران بن حصین سے روایت ہے کہ رسولؐ خدا نے ایک لشکر بھیجا اور اُس پر علی ابن ابیطالب کو امیر بنایا اور وہ لشکر مین گئے پھر غنیمت کے مال مین سے اُنھون نے ایک لونڈی لے لی لوگون نے اُسے برا جانا اور چار صحابیون نے آپسمین معاہدہ کیا کہ جب رسولؐ خدا کے پاس جائینگے تو اِس کی خبر کرینگے پھر جب وہ آپ کے پاس آئے تو اُن چارون شخصون مین سے پہلے نے کھڑے ہو کر کہا اے رسولؐ خدا دیکھئے علی ابن ابیطالب نے ایسا ایسا کیا آنحضرتؐ نے اُس سے منھ پھیر لیا ۔ پھر دوسرے نے کھڑے ہو کر اسی طرح کہا آپ نے اُس سے بھی منھ پھیر لیا ۔ تیسرا اور چوتھا کھڑا ہوا آپ نے اُن دونون سے بھی اعراض کیا ۔ پھر رسولؐ خدا اُنکی طرف متوجہ ہوئے اور غصہ کے آثار آپ کے چہرہ مبارک مین پہچانے جاتے تھے پھر فرمانے لگے تم علیؑ سے کیا چاہتے ہو اور یہہ کلمہ تین مرتبہ فرما کر کہا علیؑ مجھ سے ہے اور مین علیؑ سے اور علیؑ کے سوا کوئی میرا قرض ادا نہ کرے ۔

کیون میان جوہر صاحب یہہ قصہ تو مدینہ طیبہ اور مسجد نبویؐ کا ہے آپ نے خم غدیر



jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



مین کہان جا کھینچا ہے بین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔ دروغ گو را حافظہ نباشد
بس منافقین نے انھین دو موقعون پر حضرت علیؑ کی شکایت کی ہے حدیثون سے
یہی پایا جاتا ہے۔ اگر کسی مورخ متعصب نے مثل آپ کے کوئی جھوٹی روایت
لکھ دی ہو تو بمقابلہ حدیث کے مورخ کے قول کا اعتبار نہین ہو سکتا۔
آپ کا یہ قیاس صحیح ہوگا کہ بسبب پیش بینی کے حضرت نے یہ مصلحت سمجھا
کہ اگر خاص شاکیون سے ہی کہا جاوے گا تو عام لوگ مشتبہ ہونگے اس لئے
خطبہ عام فرمایا۔ الحمد للہ کہ آن عام مین آپ کے خلفائے ثلثہ بھی شامل تھے
تبھی تو جناب عمر خطاب نے حضرت علیؑ کو مبارکباد دے کر کہا کہ اے ابیطالب
کے بیٹے مبارک ہو کہ تم ہر صبح و شام ہر مومن مرد و ہر مومن عورت کے مولے ہو جس مین
جناب عائشہ صدیقہ و حفصہ بھی داخل ہونگی۔
**سوال** - آپ کہتے ہین اس کی مثال ایسی ہے کہ کوئی تحصیلدار چند چپراسیون کے ساتھ
اپنے جمعدار کو تحصیل مال کے لئے بھیجے چپراسی کام مین غفلت کرین یا تحصیلدار سے جمعدار
کی جھوٹی شکایت کرین تو تحصیلدار کو ضرور ہے کہ اپنے ماتحت کے کل ملازمان کو جمع
کر کے عام حکم سنا دے کہ اگر کوئی اپنے افسر کی اطاعت مین کمی کرے گا تو وہ
مجرم قرار پاوے گا۔ اس لئے کہ اہانت جمعدار عین اہانت تحصیلدار ہے
مگر مراتب فیمابین مین زمین آسمان کا فرق ہے اسی طرح سے مراتب رسولؐ خدا
اور حضرت مرتضےٰ مین بعد المشرقین کا فرق ہے۔
**جواب** - ہم کہتے ہین آپ یہ رائے اپنی حکام بورڈ کے پاس بھیجئے وہ
قانون مال مین داخل کر دینگے آپ کو کچھ انعام بھی ملجائے گا۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



آپ سُن چکے ہیں کہ شکایت کرنے والوں کو رسولؐ خدا کے دربار عالی سے کیا سزا ملی اور شکایت بیجا کرکے موذی و مغضوب رسولؐ خدا بنے یہہ کسر البتہ باقی رہ گئی کہ منہہ پر دو چار جوتیاں تڑاتڑ پڑ جاتیں۔

حضرت علیؑ کا شرف دوبالا ہو گیا یعنی علیؑ مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے جس نے علیؑ کو ایذا دی اُس نے مجھے ایذا دی قول مخبر صادقؐ۔ پھر اب بھی مراتب میں بعد المشرقین رہا یا دو چار منزل اور قریب آگیا۔

اللہ اکبر آپنے فرق مراتب اور بعد المشرقین کہنے کو یہہ مثال دی ہے۔ ورنہ اس سے کچھ مناسبت ہی نہیں۔ خاص کی شکایتوں پر عام کو تکلیف دیجاوے اور ایک ایسا مجمع کیا جاوے جس میں بروایت اہل سنت ستر ہزار اور بروایت اہل حق ایک لاکھ چند ہزار اور پھر بات وہی جو صد ہا مرتبہ لوگ سُن چکے تھے یعنی علیؑ کو دوست رکھنا مجھے دوست رکھنا ہے نہ خاص شکایت کا مذکور نہ آنؐ کیطرف سے کچھ عتاب و خطاب معاذ اللہ اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ رسولؐ خدا صاف بات کہنے اور مسلمانوں پر عتاب کرنے سے ڈرتے تھے جسے تقیہ کہتے ہیں۔ کیوں ایسی لغو و پوچ باتیں لکھ کر اپنے مذہب کو ہنسواتے ہو خدا سے ڈرو اور رسولؐ خدا پر تو بیجا اتہام نہ کرو۔ مگر تم کو شرم کہاں۔ دیکھو تقویۃ الایمان مصنفہ مولوی اسمٰعیل دہلوی جو تمہارے پیر و مرشد ہیں لکھتے ہیں۔ نقل کفر کفر نباشد۔ رسولؐ اللہ کا مرتبہ خدا کے سامنے مثل ایک چمار کے ہے۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

(شیوۂ کفر بھی ہے دعوئے اسلام بھی)

**سوال**۔ آپ لکھتے ہیں کہ شیعہ جناب امیرؑ کو نفس رسولؐ سے مناسبت

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



نکلی دیتے ہین اُس کی تردید ملا فتح اللہ کاشانی کی تفسیر خلاصۃ المنہج سے بخوبی ہوتی ہے
آخر سورہ توبہ مین تفسیر آیہ کریمہ اِنَّھُمْ قَوْمٌ لَّا یَفْقَھُوْنَ ۔ کی اِس طرح پر لکھی ہے
ایشان گروہے اند کہ درنمی یابند حق را و فہم نمی کنند از غایت نفاق در روح کفر و عناد
در باطن ایشان و دران تدبیر نمی کنند تا حق را دریابند ۔ بعد از ذم اہل کفار و نفاق و وعید
ایشان بہ عقاب بر سبیل عموم خطاب بجمیع بندگان می کند کہ لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ
اَنْفُسِکُمْ ترجمہ کاشانی بر تحقیق و یقین کہ آمد بہ شما اے کافہ مسلمانان فرستادہ بحکم
خدا یعنی از جنس شما در بشریت تا بواسطہ جنسیت با او مخالطہ نمائید و بر وجہ سہولت افادہ
و استفادہ در وجود گیرید

یا آمد اے اہل عرب رسولے از شما متکلم بلغت شما یا از قبیلہ شما ۔ اس عبارت
سے ظاہر ہے کہ عام مسلمانون کو بسبب بشریت و ہم جنسیت کے رسول خدا سے
مشابہت تھی اُس مین تخصیص جناب امیرؑ کی کیا باقی رہی ۔

**جواب** ۔ ہم کہتے ہین تفسیر مین تین باتین ہین از جنس شما در بشریت ۔ یا
رسولے از شما متکلم بلغت شما ۔ یا از قبیلہ شما ۔ پھر تخصیص بشریت و ہم جنسیت
کی کہان رہی اور بفرض بشریت و جنسیت ہی ہی تو اس سے یہی ثابت
ہوگا کہ جنس انسان سے ہم نے رسول بھیجا تاکہ تم بھی انسان ہو اُس کے ساتھ
مکالمت و مجالست و مخالطت کرو اور اُس کی باتین سنو ۔ یعنی تم کو عذر نہ ہو
کہ رسول ہمارا غیر جنس تھا ۔ اُس کی باتین ہم نہین سمجھ سکتے نہ اُس کے ساتھ ہماری
مخالطت و مجالست ہو سکتی ہے اور کوئی بات اس تفسیر سے نہین نکلتی ۔ حالانکہ رسولے
از شما متکلم بلغت شما ۔ و از قبیلہ شما بھی موجود ہے مگر چونکہ تم کو حضرت علیؑ کے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



ساتھ صریحاً کدو کاوش ہی جہان لفظ انفسکم دکھائی دیا جھٹ ٹھونک کر موجود ہو گئے کہ اس مین تخصیص جناب امیر کی کہان ہی۔ اب ہم سے سنو جہان تخصیص ہی آیہ مباہلہ مین انفسنا و انفسکم و ابناءنا و ابناءکم و نساءنا و نساءکم بولاؤ اپنے نفس کو اور لڑکون کو اور عورتون کو جب مشرکون نے یہ خواہش کی تو رسول خدا حضرت علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ حسینؑ کو مباہلہ کرنے لے گئے پس ابناءنا مین حسنؑ و حسینؑ و نساءنا مین حضرت فاطمہؑ و انفسکم مین حضرت علیؑ قرار دیئے گئے باقی تمام دنیا کے مسلمان رسولؐ خدا کی ہمجنسیت سے خارج ہو گئے اور کسی کو دعوے نہ رہا کہ رسولؐ خدا کے ہمجنسیت کو غبار راہ سے بھی مشابہت ہے پس اسطرح حضرت علیؑ کو رسولؐ خدا کے نفس سے مناسبت کلی ہو گئی۔ کیون صاحب آپ نے اس انفسکم کو قرآن مجید مین نہ دیکھا اور تفسیر یقین پر توجہ نہ کی جس سے لبعد المشرقین کا حال ظاہر ہو جاتا مگر آپ تو عام پر فریفتہ ہو رہے ہین خاصان خدا و رسولؐ سے کیا غرض۔

سوال۔ آپ کہتے ہین ملا فتح اللہ کاشانی کی تفسیر سورہ مائدہ پارہ لا یحب اللہ مین مرقوم ہے یسار کہ مولے رسول بود با چند نفر از عقب الشان رفت۔ دیکھو بخوبی ثابت ہو گیا کہ مولے بمعنی اولے نہین ہے بلکہ بمعنی غلام کے ہین۔

**جواب**۔ ہم کہتے ہین مولے بمعنی غلام صحیح و درست و بجا مگر حدیث من کنت مولاہ سے اور غلام سے کیا مناسبت ہے اگر تم اس طرح معنے اس حدیث کے فرض کرو کہ جو میرا غلام ہے وہ علی کا غلام ہے تو چونکہ کل مسلمان مرد و عورت سبھی حضرت رسولؐ خدا کے غلامان غلام مین سے ہین ہم بھی تسلیم کرینگے کہ جیسا کل امت رسولؐ خدا کے غلام ہوئے ویسا ہی حضرت علیؑ بھی ان غلامون کے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



سو سے لئے ہوئے چلو جھگڑا طے ہوا۔ اگر یہہ کہو کہ معاذ اللہ جب کہ رسول خدا غلام ہین اُس کے حضرت علیؑ بھی غلام ہوئے تو صریح کفر ہوگا پھر آخر اس لفظ سو سے لئے متصرف اولے کو کہان کس طرح کہا جاویگا جس سے مخبر صادق کے قول کی پوری تصدیق ہو پس اب وہی سردار و مالک سو سے لئے متصرف اولے کے معنے قبول کرنے پڑینگے جس سے تم کو شرق سے مغرب تک گریز ہے مگر مجبوری ہے سنو اہل عرب نے غلام کو سو سے لئے اس وجہہ کر کہا ہے کہ محض بے بس و بیکس نہ مان نہ باپ نہ عزیز نہ آشنا بذریعہ خرید و فروخت قبضہ میں رہتا ہے ہر طرح سے پابند او ر مقید پس اُس کے دل افزائی و خوش کرنے کو سو سے لئے کہدیا یعنی جو سردار و مالک کو کہا جاتا ہے وہی غلام کو بھی اور غلام و بندہ کا لفظ انسان کو کریہہ بھی معلوم ہوتا ہے پس ایسے لقب سے مخاطب کیا جو ناگوار بھی نہ ہوا اور اُس کی خوشی کا بھی باعث ہو۔ ہندوستان ہی کے محاورہ پر خیال کرو کہ نائی و درزی وغیرہ کو بالعموم خلیفہ کہتے ہین پس کیا وہ آپ کے مانے ہوئے خلیفہ کی برابر ہو جائینگے یا خاکروب و بھٹیارون کو عموماً مہتر و مہترانی کہتے ہین یا انگریزون کے خدمتگارون کو سردار کہتے ہین پس کیا یہہ لوگ واقعی مہتر و سردار ہوگئے نہین بلکہ نائی درزی خاکروب بھٹیارہ کہنے سے اُن کو ایک طرح کی حقارت معلوم ہوتی ہے اسی سے لئے خلیفہ و مہتر وغیرہ الفاظ استعمال کیئے جاتے ہین جن سے وہ خوش رہتے ہین۔ اور کام بھی اچھا کرتے ہین۔

**سوال**۔ آپ کہتے ہین اگر اس پر بھی قدح کیجائے تو سو سے لئے بمعنی اولی نہین بلکہ اولے ترین سہی مگر شیعہ صرف اس بات کو حدیث موصوفہ سے ثابت کردین کہ حدیث مین کونسا لفظ ایسا ہے جس سے جناب امیرؑ خلیفہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



بلافصل سمجھے جاتے ہیں

**جواب** - ہم کہتے ہیں تم بالکل بچوں کی سی باتیں کرتے ہو فعلیؑ مولاہ کا لفظ خلافت بلافصل جناب امیر ثابت کر رہا ہے یا اس میں بھی مثل حدیث تشبیہ ہارونی کچھ استثنا رہی۔ صرف دو لفظ ہیں من کنت مولاہ فعلیؑ مولاہ پس اس سے زیادہ اتصال اور بجنسیت بلافصل میں کیا چاہتے ہو۔ تم کہو گے ابوبکر کی امامت نماز مرض الموت جس سے ڈہائی تین سال کا فصل سمجھا جاتا ہے مگر آپ دیکھ چکے کہ اس امامت کے ایسے دہوئیں بکھرے کہ نہ زمین کے رہے نہ آسمان کے۔ بعد ازاں ثانی و ثالث کی خلافت کا فصل جو بقبل الیٰ ۱۲ سال ہوا جسے استخلاف و شورہ پر حمل کرو گے جسکا اس حدیث میں ذکر ہی نہیں پس یہی ماننا پڑے گا کہ جو امر اس حدیث مقدس کے منافی و مخالف ہے وہ مردود و ساقط و دعند اللہ و عند الرسول ہے کیوں صاحب من کنت مولاہ فابوبکر مولاہ فعمر مولاہ فعثمان مولاہ فعلی مولاہ یہ فصل تو پسند کرو گے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس ان اللہ لا یھدی القوم الکافرین

اس آیہ کریمہ کے اوصاف اور سیدھے لفظی معنے یہ ہیں کہ اے رسول پہونچا اسے جو نازل کیا گیا ہے تیرے رب کی طرف سے اور اگر نہ پہونچایا تو نے تو تبلیغ رسالت نہ کی اور اللہ نگاہ رکھے گا تجھے شر مردمان سے تحقیق اللہ نہیں راہ دیتا کافروں کو۔ پس اس آیہ کریمہ کے الفاظ مختصر جن کے معنے اور

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



مطالب صاف طور پر آفتاب عالمتاب کی طرح چمک رہے ہیں یعنی اللہ جل شانہ نے اپنے رسول مقبول کی طرف خطاب کر کے ارشاد کیا ہے کہ جو حکم تم کو دیا گیا ہے اُسے اپنی اُمت کو پہونچا دو اگر تم نے وہ حکم نہ پہونچایا گویا رسالت ہی ادا نہ کی۔ اللہ تم کو آدمیوں کے شر سے محفوظ رکھے گا کیونکہ تحقیق اللہ کافرون کو راہ نہیں دیتا یعنی اُن کی مجال نہیں کہ دخل در معقولات کریں۔ بیان جوہر صاحب کے بلغ ما انزل الیک من ربک سے مراد احکام شرعیہ مثل صوم و صلوٰۃ حج و زکاۃ لیا ہے اور تفسیر کاشانی کا حوالہ دیا کہ اس میں (احکام شرعیہ) لکھا ہے حالانکہ تفسیر میں احکام شرعیہ کا لفظ ضرور ہے مگر صوم و صلوٰۃ حج و زکوٰۃ جوہر صاحب کی رائے ہے نہ کاشانی کی کیونکہ کاشانی نے اس آیہ کریمہ کا خم غدیر میں نازل ہونا اور حضرت علیؑ کا خلافت پر منصوب ہونا بھی تفسیر میں لکھا ہے پس ظاہر ہو گیا کہ کاشانی نے احکام شرعیہ میں خلافت کو جزو اعظم قرار دیا ہے جیسا اہل حق اصول دین میں امامت کو رکن اعظم سمجھتے ہیں اور واقعی ہے بھی ہی۔

اب اہل انصاف و صاحبان ایمان و ایقان حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ اور اس آیہ کریمہ کے معنے و مطالب و مضامین پر غور کریں اور جیسا خدا و رسولؐ نے اس آیت سراپا خیر و برکت و حدیث من کنت مولاہ سے خلافت کی بابت فیصلہ ناطق فرما دیا ہے ویسا ہی وہ بھی بمصداق اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول حق بحقدار پہونچائیں۔ ناحق تاویلیں بیجا توجیہیں جو لوگ کر رہے ہیں تھوڑی توجہ کرنے سے معلوم ہو جائے گا کہ حق پرست کون ہے اور باطل پرست کون۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



اب دیکھنا چاہیئے کہ یہہ آیہ کریمہ کب نازل ہوا اور اس کی شان نزول کیا ہے
فریقین کی تفسیرین روایتین دیکھی جاتی ہین تو اُن سے صاف طور پر یہہ معلوم ہوتا ہے
کہ حجۃ الوداع کے زمانہ مین یہہ آیت نازل ہوئی جو قریب وفات زمانہ رسولؐ خدا کا
تھا۔ اہل سنت کہتے ہین کہ یہ حج کے ایام مین اس کا نزول ہوا شیعہ کہتے ہین خم غدیر
مین وقت مراجعت حجۃ الوداع سے پس ظاہر ہوا کہ اس آیہ کا نزول غلبہ اسلام مین ہوا
اور اس بات پر بھی سب کو اتفاق ہے کہ جو احکام شریعت خدا کی جانب سے رسول اللہؐ
کو وقتاً فوقتاً پہونچتے رہے وہ بجنسہا اور بعینہ بلا تامل و توقف آنحضرتؐ امت کو پہونچاتے
رہے کسی حال مین آنحضرتؐ نے تبلیغ رسالت مین توقف ہی نہین کیا کیونکہ رسالت
آپ کی احکام رسانی خدا پر منحصر تھی حالانکہ شروع بعثت مین کفار قریش نے
اللہ اکبر کیسی کیسی ایذائین اور تکلیفین آپ کو دین اور ہر وقت آپ کا جسم و جان خطرہ مین
رہتا مگر اُن شدائد و تکالیف پر بھی آپ تبلیغ رسالت سے باز نہ رہے اور جو حکم خدا
کی طرف سے ملا فوراً بلا تامل پہونچا دیا اگر ہم مثل جواب صاحب کے صوم و صلوٰۃ
حج و زکوٰۃ احکام شریعت کو اس آیہ سے مناسبت دین تو المتشرقین کے مصداق
بن جائینگے کیونکہ قبل نزول اس آیہ کریمہ کے یہہ سب کچھ ہوتا تھا لوگ نماز بھی پڑھتے
روزہ بھی رکھتے زکوٰۃ بھی دیتے حج بھی کرتے تھے اور بھی اوامر و نواہی داخل
شریعت ہو چکے تھے چنانچہ ان باتوں کے لئے متعدد آیتین قرآن مین موجود ہین۔
ان احکام شریعت اور اس آیہ کریمہ سے کچھ لگاؤ ہی نہین پایا جاتا۔ وان لم تفعل فما بلغت
رسالتہ اگر نہ پہونچایا تو کے تبلیغ رسالت نہ کی۔ تو اس سے صاف پایا جاتا ہے
کہ کوئی حکم رسولؐ خدا کو بجانب خدا پہونچا آپ نے مصلحتاً کچھ تامل فرمایا ہے



Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



خداوند جل وعلیٰ کیجانب سے یہہ خطاب ہوا۔ دوسرے واللہ یعصمک من الناس اللہ نگاہ رکھے تجھے شر مردمان سے یہہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ آنحضرتؐ کو اس حکم کے پہونچانے مین شریرون کی شرارت کا بھی اندیشہ تھا تب ہی تو خدائے پاک نے حفاظت و نگہبانی کا وعدہ فرمایا۔ پھر صاف فرمادیا۔ ان اللہ لا یہدی القوم الکافرین تحقیق اللہ نہین راہ دیتا کافرون کو۔ یعنی اس حکم کے پہونچانے مین کافرون کو کچھہ دخل نہین۔ مصلحتاً تامل فرمانے پر آپ کھینگے کہ جبکہ آنحضرتؐ نے احکام خدا کے پہونچانے مین کبھی تامل ہی نہین کیا تو یہہ تامل کیسا۔ یہہ تامل ایسا ہے کہ یہہ حکم ایک خاص امر کے واسطے تھا۔ اور حضرت جبرئیلؑ کی زبانی روزہ نماز وغیرہ کے لئے نہ تھا کہ تامل کرنے سے قضا و کفارہ لازم آ ئے گا۔ پس آنحضرتؐ کو بھی مصلحت انسب و احسن نظر آئی کہ اگر کچھ وقفہ ہوا تو کچھ ہرج نہین اور یہہ بھی پایا جاتا ہے کہ خاص حکم خداوندی ایسا نازل ہو کہ داخل کلام اللہ سمجھا جاوے پس اس تامل مین کچھہ مضائقہ نہین۔ ہان جب یہہ آیہ کریمہ نازل ہوا فی الفور آپ نے تعمیل کی۔ جس کی تفصیل یہہ ہے کہ جب حجۃ الوداع سے آنحضرتؐ نے معہ کل ہمراہیان رکاب فیض انتساب مراجعت فرمائی تو حضرت جبرئیل وکیل رب جلیل خدا کا تحفہ درود و سلام لیکر آپ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی کہ خدائے عز شانہ فرماتا ہے کہ اب زمانہ وصال قریب ہے آپ اپنے نفس اور بھائی علیؑ کو بہ نفس نفیس وصی و خلیفہ و جانشین فرمائین اور کل اُمّت کو حاضر و غائب آگاہ کردین کہ بعد میرے میرا بھائی علیؑ ابن ابی طالب میرا خلیفہ و جانشین ہے یعنی جیسا مین کل اُمّت کا سوائے بہ تصرف اولے ہون اسی طرح

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



بعد میرے علیؑ کل اُمّت محمدیؐ کا چہ مرد چہ عورت سوائے بہ تصرف اولےٰ ہی۔ چونکہ یہ حکم فوری نہ تھا کہ اُسی وقت تعمیل کیجاتی نہ کسی آیہ کا نزول تھا پس آپنے توقف کیا کہ کسی وقت خاص پر اِس کا اعلان کر دیا جاوے گا اور یہہ بھی خیال مبارک مین آیا کہ علیؑ ابن ابی طالب کی جانب سے یارون کے دل صاف نہین منافقین صحابہ حاضر و غائب اُن کے شاکی رہتے ہین اور ایک جماعت کثیر اصحاب اُن کے مراتب و مدارج پر حسد و بغض رکھتے ہین (جس کا علم خدا و رسولؐ ہی کو تھا) (منافقین کا حال دیکھو حدیث نمبر ۴ و حدیث شاکیان لشکر یمن) پس کیا عجب کہ شککین و حساد یہہ سمجھین کہ اپنے بھائی کو ہم پر امیر بناتے ہین اور اپنی طرف سے منصب خلافت و امامت دیتے ہین عجب نہین کہ کچھ شرارت کرین کیونکہ فقرہ واللہ یعصمک من الناس خدا نگاہ رکھے گا شر مردمان سے) اِسی پر دلالت کرتا ہے کہ رسولؐ خدا کو شر مردمان کا ضرور خیال تھا) اب یہہ امر کہ ایک جگہہ من الناس فرمایا دوسری جگہہ کافرین پس ظاہر ہوتا ہے کہ من الناس سے کل ہمراہیان مراد ہین اُن مین سے جو لوگ خدا اور رسولؐ کے حکم کو نہ مانین کان من الکافرین آب آنحضرتؐ منزل بہ منزل سمت مدینہ طیبہ تشریف لے چلے۔ جب غدیر خم پر مقام ہوا تو وہان سے کئی راستے اطراف و جوانب کو نکلے تھے پس اِس مصلحت سے کہ مجمع منتشر نہ ہوا اور سب کے سب اِس حکم ربّانی کو کانون سے سن لین اور علیؑ ابن ابی طالب کو آنکھون سے دیکھ لین یہہ آیہ وافی ہدایہ نازل ہوا کہ اے میرے رسولؐ پہونچا اُس حکم کو جو تیرے پاس زبانی جبرئیلؑ کے پہونچا ہے اگر تو نے وہ حکم نہ پہونچایا تو گویا تبلیغ رسالت

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



نہ کی اللہ شر دمان سے تجھے محفوظ رکھے گا۔ کافرون کو دخل در معقولات کرنے کی صورت مین وہی سزا کفر کی۔

پس اب توقف و تامل کیسا — حی علی خیر العمل کی صدائین بلند ہوئین۔ آن واحد مین بروایتے ستر ہزار و بروایتے ایک لاکھ چند ہزار کا مجمع ہوگیا تبلیغ رسالت کے لئے ممبر کا ہونا ضرور تھا۔ اونٹون کے کجاوے ایک دوسرے پر رکھکر بلند ممبر نصب کیا گیا جناب سرور انبیا محمد مصطفے صلے اللہ علیہ و آلہ اُس پر رونق افروز ہوئے۔ بعد خطبۂ حمد و ذکر اکرام و انعام خدا آیہ یا ایھا الرسول کی تلاوت فرمائی اور حضرت علی ابن ابی طالب غالب کل غالب کا ہاتھ تھام کر بلند کیا تاکہ سب حاضرین مجمع دیکھ لین کہ یہہ بعد رسول خدا ہمارے سولے بتصرف اولے ہین۔ (دیکھو حدیث غدیر بسند درجہ رسالہ ہذا) اخذ بید علی بعدہ آنحضرت نے کل حاضرین سے مکرر رو کر عہد لیا فقال الستم تعلمون انی اولے با المومنین من انفسھم قالوا بلے۔ قال الستم تعلمون انی اولے بکل مومن من نفسہ قالوا بلے کیا مین تمہاری جانون سے اولی یعنی بہتر و برتر نہین ہون۔ کیا مین کل مومنین کی جانون سے اولے نہین ہون۔ حاضرین نے جواب دیا بیشک آپ ہماری جانون سے عزیز تر ہین یہہ اس قسم کا عہد ہے جس سے بڑھ کر ممکن ہی نہین یعنی جان سے کوئی چیز عزیز نہین مگر آنحضرت نے اُس جان سے بھی اپنے کو اولے یعنی بہتر و برتر فرمایا اور کل حاضرین نے قبول کرکے کہا بیشک آپ ہماری جانون سے بہتر و برتر و عزیز تر ہین۔ آنحضرت کا مقصد ایسے عہد لینے سے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas



یہ تھا کہ جبکہ اپنی جانون سے مجھے عزیز تر قبول کر لین گے پھر تو میرے
قول و فعل کو راست سمجھینگے اور انحراف نہ کرینگے - پس فرمایا من
کنت مولاہُ فعلیؑ مولاہُ اللّٰھُمّ وال من والاہُ و عاد من عاداہُ
اللھم فانصر من نصرہُ و اخذل من خذلہ و احب
من احبہ و البغض من ابغضہ جنکا مین مولیٰ ہون
یعنی جنکی جانون تک پر بھی مین اولے بتصرف ہون فعلیؑ مولاہٗ انکا
علیؑ بھی مولیٰ بتصرف اولےٰ ہے - خداوندا علیؑ کے دوست کو دوست
اور علیؑ کے دشمن کو دشمن رکھ اور جو علیؑ کی نصرت کرے اس کی تو
نصرت کر اور جو علیؑ کو مخذول کرنا چاہے تو اُسے مخذول کر اور جو علیؑ کا دوست
ہو اُس کے ساتھ تو بھی دوستی کر اور اُس کے دشمن کے ساتھ
دشمنی -

فلقیہ عمر بعد ذالک فقال ھنیئاً یا ابن ابی طالب
اصبحت و امسیت مولےٰ کل مومنٍ و مومنۃٍ پس ملاقات کی عمر نے اور کہا
مبارک ہو اے علیؑ ابن ابی طالب کہ تم ہر صبح و شام کل مرد مومن اور
کل عورت مومنہ کے مولےٰ ہو - ہم نے اصلی معنے جو حدیث کے
ہین لکھے ہین - اہل سنت بیجا بہیر پھیر معنون کے کرتے ہین مگر کچھ بن ہی
نہین پڑتی - اب جوہر صاحب بقول خود احکام شرعیہ صوم و صلوٰۃ حج و
زکوٰۃ و غیرہ سے اِس آیت کو مناسبت دیتے ہین اور بتلائین کہ کن احکام
شرعیہ کے پہونچانے مین رسولؐ خدا نے تامل کیا جس پر و ان لم تفعل فما بلّغت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



رسالتہ کا فقرہ موزون و مناسبت کلّی رکھتا ہو جیسا ہم نے ثابت کیا ہے۔
اللہ علی جلالہ و عم نوالہ اگر اس کی نظیر اسلام کیا تمام عالم کی تاریخ مین دکھادو کہ کبھی کسی کی خلافت امامت وصایت کی بابتہ یہہ اہتمام یہہ انتظام یہہ عہد و پیمان یہہ خدا کا آیہ یہہ حدیث یہہ دستگیری و ہمپایگی یہہ ہوسلے والے کی الفاظ یہہ دعا رسول خدا کی یہہ عمر خطاب کی مبارکباد کبھی کانون نے بھی سنا ہے آنکھ تو مثل دیدار خدا دیکھہ ہی نہین سکتی اب آیہ یا ایہا الرسول و حدیث غدیر سے مناسبت کلّی ہوگئی یا کچھہ کسر باقی رہ گئی ۔ شپرہ چشم کو اگر دن مین نہ دکھائی دے تو چشمہ آفتاب کا کیا گناہ ہے ۔ اگر تم کہو مفسرون نے باہم اختلاف کیا ہے کوئی کچھہ لکھتا ہے کوئی کچھہ لکھتے اپنی اپنی رائے مفسر کا قول آیہ و حدیث تو ہے نہین کہ خوانخواہ مانا ہی جاوے ہم کو بھی اللہ نے عقل عطا کی ہے ہم ایسے مختصر الفاظ کے صاف و سیدھے معنے چھوڑ کر کیون اختلاف مین پڑین اور تاویلون کے مقلد ہون ۔ یہہ آیہ محکمات مین سے ہے متشابہات مین نہین کہ ادہر آدہر بھٹکتے پھرین ۔

سوال ۔ آپ کہتے ہین خدا تعالے نے آیہ موصوفہ مین وَاِن لَّم تَفعَل فرمایا یعنی اپنی ذات سے انجام دے (احکام شرعیہ ہون یا کچھہ بھی) اگر آیہ کریمہ کو کچھہ بھی مناسبت بلا فصل جناب امیر سے ہوتی تو خدائے تعالے بجائے وَاِن لَّم تَفعَل کے وَاِن لَّم تُبلّغ فرمایا ۔ اس سے معلوم ہوا آیہ موصوفہ کو خلافت سے کوئی تعلق نہین ۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



جواب - ہم کہتے ہیں بیشک وان لم تفعل فرمانا درست و بجا ہے یعنی اپنی ذات خاص سے اس کام کو انجام کر اگر ایسا نہ کرے گا تو گویا تو نے تعمیل رسالت نکی - دیکھو آنحضرتؐ نے اسی ارشاد خداوندی پر عمل کرکے بہ نفس نفیس خود ہی جناب امیرؑ کو خلیفہ مقرر کیا تھا وان لم تبلیغ کی ضرورت نہ تھی۔ تم کلام اللہ میں اصلاحین کیا کرو جیسا تمہارے سلف نے کیا ہے۔

سوال آپ کہتے ہیں دوسری روایت میں مفسرؒ نے یوں لکھا ہے کہ عیاشی از جابر بن عبداللہ نقل کردہ کہ حضرت رسولؐ مامور شد بہ نصب امیر المومنینؑ۔ ترسید کہ اگر مردمان را بہ آن خبر دہند گویند پاسپر عم خود محابا میکند و از نزد خود منصب ولایت سید ہد و او را طعن کنند۔ خداوند این آیہ فرستاد در غدیر خم و حضرت امیر المومنین را خلیفہ خود ساخت و این خبر بخاص و عام رسانید۔

اگرچہ روایت جابر میں بھی صرف یہی دعوے ہے کہ حضرت امیر المومنین را خلیفہ خود ساخت۔ نہ یہ کہ خلیفہ بلافصل خود ساخت۔ جب بقول جابر جناب امیرؑ کی خلافت بلافصل ثابت نہ ہوئی تو فقط خلافت فی وقت من الاوقات پر اسقدر اصرار و تکرار کیوں ہے اس کا تو اہل سنت کو بھی بدل و جان اقرار ہے۔

جواب ہم کہتے ہیں اہل انصاف جوہر صاحب کی اس نادانی و کم فہمی و کج بحثی کو خود ہی خیال کرلیں اس کا کیا جواب ہے کہ خلیفہ خود ساخت نہ کہ خلیفہ بلافصل خود ساخت کیوں صاحب جابر کی روایت سے یہ پایا جاتا ہے کہ بعد ابوبکر عمر عثمان فی وقت من الاوقات خلیفہ خود ساخت ہے

گر ہمیں مکتب و ہمیں ملاؒ  
کار طفلان خراب خواہد شد

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



**سوال** ۔ آپ کہتے ہین اگر کلام ہی تو صرف اولے بتصرف پر ہے سو یہ گمان بھی شیعون کا غلط ہی کیونکہ یہہ سب کلمے ایک ہی مصدر سے مشتق ہوئے ہین پھر تصرف کیسا اگر تصرف ہوتا تو بجائے اولے بہنا تک کے مولے بہنا تک بولا جاتا چونکہ یہہ تصرف بالاجماع باطل ہی لہذا مولے بہ تصرف اولے بھی باطل ہی ۔ دیکھو جب جابر کی روایت سے خلافت بلافصل جناب امیر کی ثابت نہ ہوئی تو آیہ یا ایّہا الرسول بھی جناب کی شان مین بلافصل راست نہین آئی بلکہ چند آیہ کا منسوخ ہونا لازم آتا ہی ۔

**جواب** ۔ ہم کہتے ہین یہہ اعتراض تمہارا رسولؐ خدا پر ہے کہ بجائے اولے بہنا تک مولے بہنا تک بولا جاتا وہان کلام اللہ مین اصلاح کی یہان حدیث نبوی مین تینون کلمے ایک مصدر سے مشتق ہون یا ہزار سے تم صرف و نحو اسی پر ختم کر دو اور تمام عمر مصدر و مشتق بکا کرو رسولؐ خدا نے خدا کے حکم سے حضرت علیؑ کو اپنا خلیفہ و جانشین مطلق کیا ۔

جابر ابن عبد اللہ رضی اللہ عنہ جلیل القدر صحابی مقبولہ اہل سنت نے شہادت علینی دی کہ خلیفہ خود ساختہ ۔ اب فصل چھبیس سالہ چہ معنی ہان اگر ابوبکر عمر عثمان کی نسبت بھی ایسی کوئی حدیث ملے تو کہا جا سکتا تھا کہ خیر چار کی بابت جب ایک ہی قسم کی حدیثین موجود ہین تو تقدم و موخر پر کچھ خیال نہ کرنا چاہئیے آپ ذی نعمت خان عالی کی یہہ رباعی سنی ہو

**رباعی**

اصحاب نبیؐ کہ چار یار اند
چون چار کتاب در شمار اند
در رتبہ شان نہ شک نہ ریبے
زان چار یکے نداشت عیبے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



پھر تو تمہارے مطلب کی ہے آیندہ فی وقت من الاوقات کام مین لانا۔

**سوال** ۔ جوہر صاحب نے اسرار الہدیٰ صفحہ نمبر اکسٹھ ۶۱ مین لکھا ہے کہ اگر اہل غرض کا اطمینان آیات بینات سے نہ ہوا اور یہی کہے جاوین کہ اہلسنت جب تک کوئی حدیث بفضل بلافصل بخلافت حضرت صدیق برحق نہ دکھائینگے شیعہ کتاب عثمانی کی کسی آیت کو نہ مانین گے اور اُس مین بھی یہ تفصیل ہو کہ خلافت یکے بادیگرے ہو تو بسم اللہ اس قسم کی بھی صحیح حدیث لیجیئے۔ وہ حدیث پاک یہ ہے۔

**ترجمہ** ۔ بخاری مین ابی کے باپ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جس حالت مین کہ مین سوتا تھا کہ مین نے اپنے تئین دیکھا ایک کنوئین پر کہ اُس پر ایک ڈول پڑا ہے سو مین نے اُس ڈول سے پانی کھینچا جتنا خدا نے چاہا پھر اُس کو ابن قحافہ نے لے لیا سو اُس سے ایک یا دو ڈول نکالے اُس کے کھینچنے مین کچھ سستی و آہستگی تھی اور خدا اُس کو معاف کرے گا پھر وہ ڈول بڑا ہوگیا پھر اُس کو ابن خطاب نے لیا سو مین نے تو آدمیون سے ایسا عجیب و غریب بڑا زور آور کسی کو نہین دیکھا جو عمر کی طرح پانی کھینچتا ہو یہانتک اُس نے پانی کثرت سے نکالا کہ لوگون نے اپنے اونٹون کو پانی سے آسودہ کر کے اُن کے ٹھکانون پر بٹھادیا۔

**ف** رسولؐ خدا نے یہ تعبیر فرمائی کہ میرے بعد ابوبکر خلیفہ ہونگے وہ ایک یا دو ڈول آہستگی سے نکالین گے بعد عمرؓ جنکی خلافت مین اسلام کو خوب ترقی ہوئی۔ اور بہت سی باتین اُن کے فتوحات کی لکھی ہین جنکو ہم نے بوجہ طوالت ترک کیا۔

**جواب** ۔ ہم کہتے ہین تعبیر رسولؐ خدا حدیث مین نہین ہے آپ کا جوڑ و پیوند ہے۔



jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



اگر یہہ رویائے صادقہ جو رسول ؐ کو ہوتا ہے سمجھا جاوے تو پھر خلافت عثمان کا استثنار ہو نہ کنوئیں پر موجود تھے اور نہ کوئی ڈول پانی کا کھینچا حضرت علیؑ تو کنوئیں پر کیوں ہوتے کیونکہ ابوہریرہ سے یہہ خواب آنحضرتؐ نے بیان کیا ہے۔ سبحان اللہ کیا ہی حدیث ترتیب خلافت کی لکھی ہے۔ ہاں پھر کیا ہوا بس آنکھ کھل گئی اور کچھ نہ تھا معلوم نہیں ہوتا تم کس خواب خرگوش میں پڑے ہو کہ آنکھ ہی نہیں کھلتی رویائے صادقہ رسولوں کے ایسے ہوا کرتے ہیں کہ ابتدا کی خبر نہ نکلی۔ یہہ حدیث مصنوعی ہے اور رسولؐ خدا پر تہمت۔ ابوہریرہ کو عثمان سے بھی کاوش تھی اُن سے صرف آدھا ہی ڈول کھنچوا دیا ہوتا اور حضرت علیؑ کو ان لوگوں کے ساتھ ہی بیان کیا ہوتا تاکہ ترتیب پوری رہتی۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ جب بیداری کی حدیثوں سے خلافت کی بنیاد اُکھڑ گئی تو یہہ حدیث خواب کیا مفید ہو گی۔

چلئے خلافت کی حدیثوں کا خاتمہ ہو گیا۔ اب آپ آیات قرآنی پیش کرتے ہیں بقول شخصے ؎

تو کار زمین را نکو ساختی · کہ بر آسمان نیز پرداختی

چونکہ خلافت جمہور اہل سنت آپ نے خلافت ابوبکر کو نص حدیث نبویؐ سے قرار دیا ہے جو ایک نئی بات ہے اس لیئے ہم آپ سے مخاطب ہوئے ہیں ورنہ آپ کی بے سرو پا کہانیاں لن ترانیاں فضول گوئیاں کج بحثیاں اس قابل نہیں ہیں کہ کوئی عاقل ایسی مجنونانہ بڑ و مجذوبانہ لفظیوں پر توجہ کرے جبکہ آپ کو ابھی معلوم ہی نہیں کہ اہل سنت کا اتفاق اجماع و شورہ پر ہے اور خلافت کی اصل اجماع ہی سے قرار دیتے ہیں منجانب خدا اور رسولؐ ہونا ضرور نہیں سمجھتے نصب خلافت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas



نہ خدا پر فرض نہ رسولؐ پر واجب مسلمان لوگ جسے چاہیں انتخاب کر لیں سردار
ہوگا۔ نیک و بد کی شناخت و تمیز کی ضرورت نہیں جیسا آپ نے صفحہ بائیس ۲۲ ۔
اسرار الہدے میں جناب امیرؑ کا قول فیصل سے فی نہج البلاغت۔ دربارۂ اثبات شورہ
و اجماع درج کیا ہے۔ ترجمہ چارہ نہیں ہے آدمیوں کے واسطے امیر سے نیک ہو
یا بد (یعنی برا و فاجر ہے) کہ عمل کرے اُس کی حکومت میں مومن اور بہرہ
پاوے اُس میں کافر اور پہونچ جاوے اُس حکومت میں تا زیست اور امن میں
ہوں اُس حکومت میں راہیں اور پکڑا جاوے واسطے ضعیف کے حق قوی سے یا
آرام پاوے نیک بخت بد بخت سے اور راحت پائی جاوے دور کرنے بدبختی سے
بلفظہ۔ پھر کیوں نص حدیث و قرآن پر جان دیئے دیتے ہو۔ ناظرین ذرہ اس قول
مرتضوی پر خیال کریں جو شورہ کے استحکام کی غرض سے پیش کیا گیا ہے کہ مرد
فاجر بھی امیر مسلمانوں کا ہوسکتا ہے فاجر کے معنی لغت میں تلاش کرو تو ملجائینگے
مگر بد کے معنے بھی جو تم نے ترجمہ کیا ہے ہرگز نہیں ہیں۔ اس قول مرتضوی کے
چار پانچ سطر اوپر ایک اور قول جناب امیرؑ کا اسی صفحہ میں درج ہے۔ ترجمہ جناب
امیرؑ نے فرمایا کہ وہ شخص بتحقیق امام شورے ہے اور اُس کی بیعت مہاجرین اور
انصار نے کی جیسے بیعت کی خلفا نے۔ فی نہج البلاغت یہ اقوال جناب
امیرؑ ثبوت خلافت ابوبکر و اثبات شورہ میں جو سر صاحب نے پیش کیئے ہیں۔ ہم تسلیم
کرتے ہیں کہ جیسا جناب امیرؑ نے امام شورے ہونا فرمایا ہے بہت صحیح و
درست ہے اور مہاجرین و انصار کا بیعت کرنا بھی بجا ہے بیعت خلفا میں عمر نے
بیشک سب سے پہلے سبقت کی پھر عثمان نے بھی کی ہوگی یہ سبقت بیعت سے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas



مراد ہے مگر استغفر اللہ کہ جناب امیرؑ نے بیعت کی ہو۔
تم نے صفحہ اٹھائیس ۲۸ اسرار الہدیٰ میں بروایت مصنف روضۃ الصفا صفحہ ایکسو نوے ۱۹۰ کا حوالہ دے کر بیعت جناب امیرؑ جو تسلیم کی ہے وہ محض غلط ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ تم کو کتب حدیث پر بالکل عبور نہیں ہے اسی لیئے اپنی تصنیف میں ہر جگہ روضۃ الصفا کا حوالہ دیتے ہو کیونکہ وہ ایک سنی متعصب کی تاریخ ہے جسے تم نے براہ تعصب شیعہ قرار دیا ہے اور اپنے مطلب کی کہانیاں و بے سروپا افسانے انہیں دیکھ کر دیتے اچھلتے ہو کہ یہ شیعہ کی کتاب ہے۔ جاہل شیعہ بھی تو ایسی لغو بکواس نہ لکھے گا جیسا مصنف روضۃ الصفا۔ پس حق پسند فوراً ہی شناخت کر لیں گے کہ اخوند شاہ متعصب سنی تھا یا شیعہ۔ یہیں چوگان ہیں میدان ہیں گوے۔
روایت روضۃ الصفا و ہو ہذا۔ بعضے گفتہ اند کہ بعد از چہل روز بیعت کرد و زمرہ برانند کہ بعد از وفات فاطمہ زہراؑ و قرعہ بعد از ششماہ گفتہ اند و در تاریخ مستند مذکور است کہ چون علیؑ استماع نمود کہ مسلمانان بر بیعت ابوبکر اتفاق نمودند بہ تعجیل از خانہ بیرون آمد چنانچہ ہیچ در بر نداشت بغیر از پیراہن ازار نہ ردا ہمچنان نزد صدیق رفتہ با او بیعت نمود بعد از ان کس فرستاد تا جامہ بہ مسجد آوردند بلفظہ۔
حدیث بخاری میں عروہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ زہراؑ رسول اللہؐ کی صاحبزادی نے کسی شخص کو ابوبکر کے پاس بھیجا کہ رسول اللہؐ کے مال میں سے جو اللہ صاحب نے فدک اور مدینہ میں بدون جنگ کے رسول اللہؐ کے واسطے ارزانی فرمایا تھا اور جو خیبر کے خمس میں آپ کا مال باقی رہا تھا میراث کہ دینا چاہیئے ابوبکر نے کہلا بھیجا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے ہمارا کوئی وارث نہیں جو

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



مال ہم نے چھوڑا صدقہ ہے۔ یعنی وقف۔ ہاں اس مال میں سے آل محمدؐ کا کفاف
جاری رہے گا۔ بخدا میں رسول اللہؐ کا صدقہ اسی حال پر رہنے دونگا جس طرح آپکے
زمانہ میں تھا۔ ذرہ بھر تغیر نہ کرونگا غرضکہ ابوبکر نے انکار کیا اور فاطمہ زہراؑ کو اس مال
میں سے کچھ نہ دیا۔ حضرت فاطمہؑ کو ابوبکر پر اس درجہ غصہ آیا کہ گو کامل چھ مہینے بعد رسولؐ
کے زندہ رہیں مگر نہ ابوبکر سے مال کی بابتہ کلام کیا نہ اُن سے ملیں پس جب حضرتؑ
کا انتقال ہوا تو اُن کو حضرت علیؑ نے بدون اطلاع ابوبکر کے دفن کر دیا اور خود ہی
نماز پڑھی۔ حضرت فاطمہؑ کے انتقال کے بعد لوگوں کا آپ سے روکنا اور انکار کرنا اچھا
نہ معلوم ہوا۔ ابوبکر سے مصالحت اور بیعت کی جستجو کی کیونکہ بیعت کے وقت نہ تو آپ
موجود تھے نہ ان ایام میں حضرت فاطمہؑ کے اشتغال سے آپ کو فرصت ہوئی پس آپنے
ابوبکر کو بلوایا اور کہلا بھیجا کہ آپکے ساتھ دوسرا شخص نہ آوے کیونکہ آپ کو خوف تھا
کہ اگر عمر تشریف لائینگے تو عتاب زیادہ کرینگے اسی وجہ سے عمر کے حضور کو مکروہ
جانتے تھے یہاں حضرت عمر نے فرمایا اے ابوبکر بخدا آپ وہاں تنہا نجاویں ابوبکر
نے کہا کیا تمہیں گمان ہے کہ وہ میرے ساتھ کچھ برائی کرینگے بخدا میں اکیلا ہی جاؤنگا
پس ابوبکر علیؑ کے پاس آگئے۔ آپ نے خطبہ پڑھ کر فرمایا ہم آپ کی فضیلت کے
قائل ہیں۔ اور بغض وحسد ہم میں نہیں ہے۔ مگر چونکہ ہم قرابت رسول اللہؐ کی وجہ سے
مشورہ خلافت میں شریک ہونے کے مستحق تھے اور آپ نے ہمیں علحدہ کر دیا اس
سے خیال تھا یہ سنکر ابوبکر کی آنکھیں بہہ نکلیں اور فرمایا خدا کی قسم اپنے اقربا
کے صلہ رحمی سے زیادہ رسول اللہؐ کے اہل قرابت مجھے محبوب ہیں ہاں مجھ میں اور
تم میں تنازع واختلاف اس مال میں ہوا سو میں کبھی بھلائی میں تقصیر نہ کرونگا اور جو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



رسول ﷺ اللہ کو کرتے دیکھا ہے وہی کرونگا اور بغیر نکرونگا حضرت علیؑ نے ابوبکر سے کہا بیعت
کا وعدہ کل زوال کے بعد ہے۔ حضرت ابوبکر چلے گئے اور ظہر کی نماز کے بعد
منبر پر چڑھ کر خطبہ فرمایا۔ اور کچھ حضرت علیؑ کا تذکرہ آپ کا بیعت سے تخلف
اور وہ عذر جو ابوبکر سے کیا تھا سب بیان کیا پھر حضرت علیؑ نے منبر پر چڑھ کر
خطبہ پڑھا اور حضرت ابوبکر کی بڑائی اور استحقاق بیان کر کے فرمایا جو تخلف بیعت
ہوا ہے حسد کی راہ سے نہ تھا لیکن ہم اس مشورہ میں اپنا بہت بڑا حصہ خیال کرتے
تھے آپ کی علحدگی نے البتہ ہم کو رنج پہونچایا۔ اس گفتگو سے تمام مسلمان
خوش ہوئے اور اصبت (یعنی آپ سیدھی راہ پر ہیں) کے نعرے مارنے لگے۔
پس جس وقت حضرت علیؑ نے امر معروف (یعنی تمام صحابہ کی موافقت کی طرف
مراجعت فرمائی تو تمام اصحاب کے نزدیک آپ قریب اور محبوب تھے ترجمہ بلفظہم۔
آپ معلوم نہیں کہ آپ صدق و کذب کا کیا فتوے دیتے ہیں مگر عام اہل سنت تو حدیث
ہی کو صادق سمجھینگے کیونکہ صدیقہ کا کلام ہے اور اخوند شاہ مورخ و داستان گو کو
کاذب۔ پس اخوند شاہ کی شیعہ گری تحقیق ہو گئی اور ظاہر ہو گیا کہ آپ دھوکے باز آدمی ہیں ہم
مطلب کیواسطے لوگوں کو شیعہ سے سنی اور سنی سے شیعہ بناتے ہیں بلکہ خود بھی کسی غرض
خاص سے شیعہ سے سنی ہو گئے ہیں۔ اب فرمایئے آپ کی باتوں کا کیا اعتبار رہا اور جو
تفسیر و اقوال و روایتیں آپ نے لکھی ہیں اُن پر کیونکر وثوق ہو سکتا ہے۔ ہاں خوب یاد آیا
آپ نے طبری کو بھی تو شیعہ سمجھ لیا ہے پس معلوم ہوا آپ کو ایسے ہی لوچ و لغو خیالات نے
شیعہ سے سنی بنایا ہے اور استاد بھلے مولوی جہانگیر خان شکوہ آبادی جنہوں نے
اظہار الہدیٰ اپنی تصنیف میں ایسی ہی بے سروپا باتیں و روایتیں لکھی ہیں جناب امیر علیہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



کی نسبت سخت و ناسزا الفاظ لکھے ہیں اور عمر خطاب کے اسلام کا زور اٹھارہ ہزار آدمیوں کا مسلمان ہونا شوکت فاروقی کی وجہ سے لکھدیا ہے۔ مگر آپ ان سے بھی بڑھ گئے ع اگر پدر نتواند پسر تمام کند۔ صفحہ چھتیس ۳۶ اسرار الہدیٰ میں تحریر فرماتے ہیں وھو ھذا بالخصوص خلفائے ثلاثہ اگر تمام کافران عرب و گبران عجم کو مسلمان نہ کر دیتے اور اسلام کو مشرق سے مغرب تک نہ پھیلا دیتے تو آپ کو رسول اللہ کون کہتا بلکہ بعثت بھی آپ کی عبث سمجھی جاتی اور وعدہ صادق خدا کا بھی کذب سے بدل جاتا بلکہ تمام روئے زمین پر خدا کا نام لیوا بھی نہ ہوتا۔

صفحہ چھپن ۵۶ اسرار الہدیٰ میں لکھتے ہو وھو ھذا۔ اگر شروع سے جناب امامت دستگاہ خلیفہ بلافصل بنائے جاتے تو ترقی تو درکنار بلکہ اسلام کا نام و نشان بھی دنیا سے مٹ جاتا۔ صفحہ ساٹھ ۶۰ اسرار الہدیٰ میں وھو ھذا البتہ رسالتمآب پر جناب امیر کا آرام فرمانا مصلحت خاص سے تھا کوئی کمال کی بات نہیں تھی۔

صفحہ ستاون ۵۷ اسرار الہدیٰ وھو ھذا نہ وہ کہ صرف آدہ پاؤ پنیر چھینا جو پر اپنے حقیقی بھائی پر ذوالفقار کھینچی۔

صفحہ پچاس ۵۰ جب جناب امیر نے مذہب کفر سے توبہ کی اور دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے صفحہ چھتیس ۳۶ اسرار الہدیٰ وھو ھذا ہمیشہ مغلوب رہے یہاں تک کہ جناب نے اپنے دین کو غلبہ دشمنوں سے برباد کر دیا۔ صفحہ چھتیس ۳۶ اسرار الہدیٰ میں فلاں صاحب کو خلافت جناب امیر پر کیوں ناز ہے حضرت کی ذوالفقار تو کبھی کسی کافر کے گرد بھی نہیں پھری۔ صفحہ ۱۴۴ اسرار الہدیٰ وھو ھذا اگر حسنین و نیز دیگر ائمہ بھی کفار عرب کو فی النار کرتے اور اسیران عجم کی جوروؤں اور بچوں کو لونڈی غلام عرب کا بناتو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

تو البتہ قابلیت امامت کی رکھتے جب یہ صفت حضرات موصوف میں نہ تھی تو دائرہ امامت سے قطعی خارج سمجھے گئے۔ صفحہ اکتیس ۳۱ اسرار الہدیٰ وہو ہذا اس درجہ حرص تھی کہ آنجناب بروز بیعت حضرت صدیق اکبر حضرت زہرا کو دراز گوش پہ سوار کر کے ایک ہاتھ میں حضرت امام حسن کا ہاتھ اور دوسرے ہاتھ میں امام حسین کا ہاتھ پکڑ کے ابحالت پریشان کسی چہ باد و بہ صورت دیوانگان کس پہر ساد ہر ایک مہاجرین و انصار کے دروازوں پر جا کے بے حفظ پاس و ننگ و ناموس استعانت کی درخواست کرتے پھرتے تھے۔ ا

صفحہ چودہ ۱۴ اسرار الہدیٰ وہو ہذا مصداق ان آیتوں کے وہی لوگ ہیں جنہوں نے بفضل خدا کفار عرب و اشرار عجم سے روئے زمین کو پاک کیا اور جن کے زمانہ میں اہل کمال رہا نہ وہ کہ جنہوں نے بہ طمع خلافت اپنے ہاتھ سے اہل بیت کا خون کیا۔ صفحہ چودہ ۱۴۵ اسرار الہدیٰ وہو ہذا جناب امیر بقول علامہ حلّی ۲ لیجبان لا یستحق الامامۃ۔

یعنی جبن کے معنے بے ہمت بے جرأت جیسے ہندوستان میں نام رکھتے ہیں خلافت کا مستحق نہیں ہے۔ جوہر صاحب جناب امیر کو جبن قرار دیکر خلافت کا مستحق نہیں بناتے۔ اور بھی ایسی ہی ناسزا کلمات بدتر از کفر تمام رسالہ میں لکھے ہیں ہم نے صرف چند بطور نمونہ از خروارے ناظرین کے روبرو پیش کیے ہیں۔

پس اب اہل انصاف خود ہی غور کر لیں اور دیکھیں کہ اس عقیدے کا بھی آدمی اہل سنت کی جماعت میں داخل ہو سکتا ہے شاید بجز وہابیہ جو رسول اللہ کی شان میں نسبت گستاخ ہیں۔ بدیگران چہ رسد۔ پسند کریں مگر چونکہ وہ بھی خلیفہ چہارم رسول اللہ کی نسبت ایسے کلمات کفر کیونکر سن سکیں گے۔ باقی رہا گروہ نواصب و خوارج سو اس میں داخل ہونا۔ ہم پہلے ہی تصدیق کر چکے ہیں۔ پس میاں جوہر صاحب اور جو آپ کے دل میں

Presented by: Rana Jabir Abbas



ہو کہہ ڈالیئے جواب بجواب کا انتظار نہ کیجیئے قیل ان ۲ ۹ لہ ذو ولد قیل ۲ ان الشی لہ
قد کھنا ۔ زمانہ سلف سے یہ فعل تمہارے یہاں محمود سمجھا گیا ہے ۔ کفار قریش نے
رسول صلی اللہ کی نسبت کیا نہیں کہا معاذ اللہ کاہن ساحر مجنون ابتر وغیرہ ۔ بعدہٗ جناب
عمر نے رسول صلی اللہ کی نسبت ہذیان کا لفظ مرض الموت میں استعمال کیا کہ معاذ اللہ
یہ شخص ہذیان بک رہا ہے حدیبیہ میں صلح کے بعد انہیں صاحب نے فرمایا کہ آج کا سا
شک نبوت میں کبھی نہیں ہوا ۔ دونوں روایتیں بخاری و مسلم میں دیکھو ۔ جناب
عائشہ نے عثمان بن عفان کی نسبت حاشیہ میں ہے اقتلوا ھذا ۱۲ النعثل یعنی اس لمبی
ڈاڑھی والے یہودی کو قتل کرو ۔ محمد ابن ابوبکر اپنے باپ کو نا سزا و غاصب کہتے
رہے ۔ اور معاویہ شامی بھی ابوبکر و عمر کو غاصب اور ظالم کہتا ہی رہا جس کا مفصل
حال ایک جواب خط سے معلوم ہو گا جو اپنے موقع پر درج کیا گیا ہے ۔ بنی امیہ و
مروانیہ نے صدہا سال تک حضرت علی کو بر سر منبر نا سزا و برا کہا خطبوں میں لعن
و تبرا پڑھا جاتا ۔ بیچارے عمر ابن عبد العزیز نے خطبے سے وہ الفاظ نکلوا کر
بجائے اس کے آیت کلام اللہ داخل کی ۔ واضح ہو کہ جو الفاظ جوہر صاحب نے جناب
امیر علیہ السلام کی نسبت استعمال کیئے ہیں ۔ بنی امیہ و مروانیہ علیہم اللعین والعذاب نے اسی قسم
کے الفاظ خطبہ میں داخل کیئے تھے کیونکہ لعن و تبرا سے بیزاری مراد ہے پس ان
فقرات سے بھی بیزار ہونا ثابت ہے یہاں تک کہ (دین بھی برباد کر دیا) ۔ اب اس
سے زیادہ لعن و تبرا کیا ہو گا بنی امیہ و مروانیہ تو یہی کہتے تھے ۔ قال اللہ تعالیٰ
ان الذین یؤذون اللہ و رسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والاٰخرۃ واعدّ لھم عذاباً مھیناً
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو لوگ اللہ و رسول صلعم کو ایذا دیتے ہیں ان پر اللہ لعنت کرتا ہے اور انکے



jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



سے لیے بڑا عذاب تیار کیا ہے۔ صاحب کشاف مفسر مقبولہ اہل سنت نے بھی تفسیر کی ہے کہ یہہ آیت مروان کے حق مین نازل ہوئی کیونکہ اُس نے حضرت علی کو سخت ایذا دی پس مروان علیہ اللعین کی ایذا صرف جناب امیرؑ کی بُرائی اور طعن تشنیع کرنے کی تھی جس سے آپ کو سخت ایذا پہونچتی تھی۔ اب یہان مروان اور اُس کے باپ کے بارہ مین ایک دو حدیثین جناب رسول صلعم مقبول کی سُنلو تاکہ تفسیرین جانے کلام نہ ہو۔ طبرانی مین ابن عمر سے روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلعم نے مروان کے باپ کے حق مین فرمایا ہے قریب ہے کہ کتاب اللہ مین وہ مخالفت پیدا کرے گا اور پیغمبر خدا صلعم کے طریقہ مین مفسدہ ڈالے گا۔ اِس کی پشت سے ایک فتّان یعنی فتنہ انگیز شخص پیدا ہوگا جس سے صحابہ کو سخت تکلیف پہونچے گی آسمان و زمین پر گرد و غبار پیدا ہوگا وہ تمہارے گروہ مین سے نہ ہوگا۔ ابن عساکر نافع بن جبیر بن مطعم سے اور وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ ہم آنحضرت صلعم کے یارون کی جماعت مین حاضر تھے۔ مروان کا باپ رسول اللہ صلعم کے آگے سے گذرا آپ نے فرمایا کہ میرے یارون کو اس شخص سے ازحد تکلیف پہونچے گی جو اِس شخص کی پشت مین ہے۔ واقدی عمرو بن مُرّہ سے روایت کرتے ہین مروان کے باپ حاکم نے ایک دن رسول اللہ صلعم کی خدمت مین آنے کی اجازت چاہی آپ نے فرمایا اُسے یہان نہ آنے دو خدا اُسپر لعنت کرے اُس کی پشت سے بدترین شخص پیدا ہوگا اُس کی اولاد مین مومن پیدا نہ ہونگے۔ یہہ حدیثین اہل سنت کی کتب معتبر کی ہین۔ پس یہہ تین حدیثین نجم صادق کی کافی ہین۔ ہائے کیسا غضب ہے کہ یہی مروان مردود و مطرود و خدا اور رسول صلعم جناب عثمان کا تھا اسپر اتصار ان پاس سنکو شیعون نے محرق القرآن کا خطاب دے

مروان کی خلافت [illegible] اور [illegible] بسبب حکم جناب عثمان

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

رکھا ہے اسی مروان کی صلاح و مشورہ سے قرآن موجودہ کو جمع کروایا اور جس قدر قرآن خلفائے اوّل و ثانی کے وقت میں زیر استعمال اور ارکان دینی کے مرکز و منبع تھے سب کو ایک جا کرکے جلوا دیا۔ پس بقول حدیث مخبر صادق کتاب اللہ میں اس نے مخالفت پیدا کی اور پیغمبر خدا کے طریقہ میں مفسدہ انداز ہوا۔ اس کی اولاد کا حال سنئے تاریخ ابی الحسن ذہبی مسعودی سنی المذہب میں لکھا ہے۔ حجاج بن یوسف نے بحکم عبدالملک بن مروان عبداللہ بن زبیر پر چڑھائی کی ابن زبیر کعبہ میں پناہ گیر ہوا۔ شروع ذیقعد سنہ ۷۲ ہجری میں اکیانون دن یا پچاس رات محصور رہا۔ آخر حجاج بن یوسف مردود نے عبداللہ بن زبیر کو کعبہ کے اندر ذبح کیا۔ اسماء بنت ابوبکر مادر ابن زبیر نے اپنے بیٹے کی نعش دفن کرنا چاہی حجاج نے نہ دیا۔ حجاج نے جو جو ظلم مکہ و مدینہ و حجاز و یمن میں کیئے وہ کتابوں میں مذکور و مشہور ہیں۔ حجاج نہایت ظالم و سفاک خونریز تھا ڈیڑھ لاکھ بزرگ و اولاد بندگان مقبول کو اس نے قتل کیا۔ ایک دن حجاج مذکور اپنے دوست عبداللہ ابن ہانی سے ملا اور کہا ہم نے دو سرداروں کی بیٹیاں تجھے دلا دیں اس سے زیادہ کیا سلوک ہوگا عبداللہ نے کہا جناب عالی یہ تو نہ فرمایئے کیونکہ میرے وہ اوصاف جمیل ہیں کہ عرب میں کسی کے بھی نہیں اس نے کہا آپ میں کیا کمال و صفات ہیں عبداللہ بولا جنگ صفین میں امیر معاویہ کے ساتھ ہمارے ستر آدمی تھے اور ابوتراب کے ساتھ فقط ایک دن ایک تھا۔ حجاج نے کہا یہ بڑی صفت ہے۔ عبداللہ نے کہا ہمارے قبیلہ میں سے کسی نے محبان ابی طالب کے ساتھ شادی نہیں کی۔ حجاج نے کہا۔

Presented by: Rana Jabir Abbas
jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



بیشک یہ بھی بڑی تعریف کی بات ہے عبداللہ نے کہا ہم میں سے کوئی عورت
باقی نہیں رہی جس نے حسینؑ ابن علیؑ کے قتل کی خوشی میں دس دس اونٹ
قربانی نہ کیئے ہوں حجاج نے قسم کھا کر تحسین و آفرین کی۔ عبداللہ بولا ہم میں سے
کوئی عورت و مرد ایسا نہیں کہ جس سے لعن و تبرا ابوتراب پر کہوایا گیا ہو اور
اُس نے نہ کہا ہو مگر میں حسنؑ و حسینؑ اور اُن کی والدہ پر زیادہ کرتا ہوں حجاج شقی
وملعون نے کہا خدا کی قسم یہ بڑی بزرگی ہے بلفظہم۔ اس سے پیشتر بنی اُمیہ
نے کتاب اللہ و خانہ خدا و رسولؐ کی نسبت جو عمل کیا وہ بھی ظاہر ہے۔
جنگ صفین میں معاویہ نے صد ہا قرآن نیزوں پر بلند کروا کر عہد کیا اور حضرت علیؑ
سے پناہ چاہی۔ مگر عہد پر قائم نہ رہا اور خود امیر بن بیٹھا۔ کتاب اہل سنت مناہج
میں مذکور ہے معاویہ کے بیٹے نے قرآن مجید کو ہدف یعنی نشانہ بنایا۔ مدینہ
منورہ کی تخریب کی مسجد نبویؐ و روضہ مقدسہ رسول صلی اللہ میں گھوڑے و اونٹ
بندھوائے کوڑا کچرا غلیظ کا ڈھیر ہو گیا۔ عرصے کے بعد حضرت امام زین العابدینؑ نے اپنے
ہاتھوں سے صاف کیا۔ اہل بیت رسولؐ مختار کی بےحرمتی کی۔ خانہ خدا کی بےحرمتی
ہی نہیں بلکہ قسم قسم کی بے ادبیاں اور گستاخیاں کیں صحابہ کبار سید ابرار کو ناحق
شہید کر ڈالا۔ زنا لواطت شرب خمر اور جملہ معاصی کو مباح کر دیا بھائی۔

بعضوں ماں بیٹیوں میں باپ بیٹی میں نکاح جائز کر دیا۔ ہر شخص سے اپنی عبودیت
کی بیعت لی۔ کئی ہزار بچے حرام سے پیدا ہوئے۔ غرض کہاں تک ظلم و
جور فسق و فجور لہو و لعب بنی اُمیہ و مروانیہ کے لکھے جاویں کتابیں بھری پڑی ہیں
تاریخ مذکورہ بالا میں ولید بن یزید بن عبدالملک بن مروان کا حال لکھا ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



ایک روز اُس نے قرآن مجید میں یہہ آیت پڑہی ) وَاسْتَفْتَحُوا وَخَابَ كُلُّ
جَبَّارٍ عَنِيدٍ مِّن وَرَآئِهِ جَهَنَّمُ یعنی فتح چاہی اُنھوں نے حالانکہ ہر ایک ظالم
عِناد رکھنے والا بھی ہے۔ اِس کم بخت نے یہہ آیت پڑھکر قرآن شریف منگوایا
اور اُسے نشانہ بناکر تیر مارنے شروع کیئے اور یہہ کہتا جاتا تھا کہ تو ظالموں اور جابروں
کو ڈراتا ہی پس دیکھ یہہ شخص جابر و ظالم ہے۔ جب تو اے قرآن حشر میں آوے
تو کہنا کہ مجھے ولید بن یزید نے نشانہ بنایا اور جلایا ہے۔ نعوذ باللہ منھا۔ اسی
تاریخ مذکورہ بالا سے ایک خط محمدؐ بن ابی بکر کا بنام معاویہ و اُس کا جواب بلفظہ
درج کرتے ہیں۔ جو ناظرین کو دلچسپ و پسندیدہ معلوم ہوگا وھو ھذا یہہ خط محمدؐ
ابن ابی بکر کی طرف سے گمراہ معاویہ بن صخر کو بعدہ یہہ کہ اللہ نے اپنی عظمت اور غلبہ سے
خلقت کو بے عبث اور بے غرض اپنی قوت کے ساتھہ پیدا کیا لیکن اکثر کو انہیں
سے ظالم اور کجرو اور غافل پیدا کیا۔ بہت کو بدبخت اور اکثر کو نیک کیا پھر اہل علم کو
مقبول کیا اور اُن میں سے محمدؐ کو انتخاب کیا اُنھیں اپنے علم اور رسالت کے
ساتھہ منتخب اور برگزیدہ کیا اور رسولؐ کرکے بھیجا اور اپنی وحی کا امین کیا اور بشیر و نذیر
وکیل فرمایا۔ پہلے جس نے اُنکا کہنا مانا اور ایمان لایا اور سچ بولا اور راہ اسلام
و تسلیم قبول کیا اُن کا بھائی چچازاد علی ابن ابیطالب تھے جنھوں نے حاضر و غائب
نبوت کی تصدیق کی اور آنحضرتؐ کو ہر ایک بھاری چیز پر مقدم رکھا اور ہر ایک دہشت کے
وقت اُن کی حمایت و حفاظت کی اُن کے دشمن سے لڑے اُن کے دوست
سے صلح رکھی اور ہمیشہ خوف اور بھوک اور سختی میں راتوں کو بھی اپنی جان اُن پر
قربان کرتے رہے اور مصیبت میں اُن کے سپر ہوئے اُنکی نظیر کوئی بعد کو نہ ہوا

jabir.abbas@yahoo.com



Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

اور کوئی اُس کا ہمچشم نیک افعال میں اُس کی برابری نہ کرسکا۔ اب میں دیکھتا ہوں کہ تو
اُس کی برابری کرتا ہے بھلا تو تو ہی ہے اور وہ وہی ہے ع چہ نسبت خاک را با عالم
پاک۔ وہ تمام آدمیوں میں از روئے نیت یکتا راست گو ہے اور اُس کی اولاد سب
لوگوں سے افضل ہے اُس کی بیوی سب عورتوں میں بہتر ہے اُس کا سا پسر عم
کہاں اُس کے بھائی جعفر طیار نے رسول خدا پر جان قربان کرکے فرشتوں کے
ساتھ پرواز کیا اُس کا چچا اسد حمزہ سردار شہیداں ہوا اُس کے باپ ابوطالب نے آنحضرت
سے کیسا دشمنوں کو دور رکھا اور بلاؤں سے محفوظ رکھکر پناہ دی تو تو ملعون ابن ملعون
ہے تو اور تیرا باپ ہمیشہ رسول اللہ کو ٹیڑھی راہ بتلایا کرتے اور نور خدا بجھانے میں
کوشش رکھتے تھے آنحضرت کے مقابلہ میں جماعتیں جمع کرتے اور مال خرچ کرکے
رسول اللہ پر دشمنوں کو چڑھاتے تھے اور بہت قبیلوں اور قوموں کو تم نے آنحضرت
پر برانگیختہ کیا اِسی حال میں تیرا باپ مرگیا اور اُسی حال پر تجھے چھوڑ گیا قریب اور بعید تمام گروہ
و رؤسا نفاق تیری بُرائی کی گواہی دیتے ہیں اور علی کی قدیم بزرگی کے سب شاہد ہیں
اُس کے ساتھی وہ انصار و مہاجر ہیں کہ اللہ نے جنکا ذکر قرآن شریف میں بزرگی کے ساتھ کیا
وہ گروہ در گروہ تجھکو حقیر جانتے ہیں اور حضرت علی کی خلافت کو نفاق و شقاق مانتے
ہیں بھلا تجھکو کب زیبا ہے کہ حضرت علی کی برابری کرے وہ وصی و وارث رسول مقبول
ہے وہ فرزندان رسول کا باپ ہے اطاعت رسول میں سب سے اوّل ہے اور سب سے
زیادہ قریب تر رشتہ دار ہے آنحضرت اُس سے اپنا بھید کہتے اور اپنی بات کی
اطلاع دیتے تھے تو دشمن رسول اور عدو خدا و رسول کا بیٹا ہے جس قدر
ہوسکے باطل طور پر دنیا کھالی اور پسر عاصی بد باتوں میں تیری مدد کرے۔ تیرا وعدہ پورا

Presented by: Rana Jabir Abbas



ہوگیا اور تیرا کشت ہوچکا۔ اب بعد تیرے وہ ہوگا جس کی عاقبت بخیر ہو۔
واضح ہو کہ تو خدا کو فریب دیتا ہو جس کے بیچ سے تو اپنے تئین اس مین جانتا ہو مگر تو
رحمت خدا سے مایوس ہے اور اللہ تعالے تیری گھات مین ہے تو اس کی جانب سے دہوکہ
مین ہو۔ بس تابعین ہدایت پر سلام۔ اس کے جواب مین معاویہ نے یہ لکھا۔
کہ معاویہ بن صخر کی جانب سے یہ نامہ اُس شخص کے نام ہے جو اپنے باپ کو
عیب لگاتا ہے۔ بعد ازان تیرا خط میرے پاس پہونچا کہ اُس مین تو خدا و رسولؐ کی
عظمت و قدرت بیان کرتا ہے اور اس کے ساتھ کلام ضعیف کہتا ہے جو
تیرے باپ ہی پر پڑتا ہے یعنی تیرے باپ کو معیوب اور قصوروار ٹھہراتا ہو
تو نے جو علیؑ ابن ابی طالب کی بزرگیان اور قدیم احسانات اور قرابت رسولؐ
اور ہر ایک خوف و دہشت مین اُنکی جان نثاری بیان کی ہے اور مجھ پر
حجت لایا ہے اور عیب لگایا ہے کہ مجھ پر اپنی بزرگی نہ ظاہر کی غیر کی بزرگی
پر ناز کرتا ہے تو نے اپنی فضیلت تو چھوڑ دی اور غیر شخص کی تعریف کرنے لگا
ہم اور تیرا باپ سب علیؑ کی فضیلت جانتے ہین اور اُس کا حق لازم مانتے
ہین۔ جس وقت اللہ نے اپنے نبیؐ کے لئے اپنی نعمت مہیا کی اور اپنے وعدہ کو تمام
کیا اور دعوت اسلام ظاہر فرمائی اور حجت قایم کی اور آنحضرتؐ کی وفات
ہوئی تو تیرا باپ اور فاروق سب سے اوّل غاصب حق علیؑ ہوا اور اُس کے حکم کے
خلاف کیا اسی بات پر وہ دونون متفق و مساوی رہے اُنھون نے علیؑ سے
بیعت طلب کی علیؑ نے بیعت مین تامل و توقف کیا تب اُنھون نے اُس کے
ساتھ ہم عظیم کا ارادہ کیا تب اُس نے نبوت کی اور خلافت سپرد کر دی وہ دونون

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



خلافت کے والی ہوئے ۔ علیؑ کو اُمور خلافت مین اُنھون نے اپنا شریک نہ کیا اور اپنی باتون کی اُن کو خبر نہ دی یہانتک کہ وہ دونون جہان سے روانہ ہو گئے پھر تیسرا عثمان اُن کی جگہہ قایم ہوا اور بعینہٖ اُنھین کی راہ پر چلا ۔ محمدؐ تو نے اور تیرے آقا علیؑ نے اُسے عیب لگایا اور اُوس نے واعلائے کسے معزول کرنا چاہا تم نے اُس کے لیئے بُری باتین سوچین اور اپنی عداوت ظاہر کی تاانیکہ تم اپنی آرزو اور طمع کو پہونچے ۔ ای پسر ابی بکر سوچ اور سمجھ اور اندیشہ کر کہ یہ تیری سب باتین نامناسب ہین ۔ کیونکہ تیرے باپ نے بستر بچھایا اور اپنی سلطنت کے لیئے مسند مقرر کی ۔

اگر ہم جنگ علیؑ مین غیر صائب اور خاطی ہین تو پہلے تیرے باپ ہی نے یہہ راہ نکالی اور ہم اُس کے ساتھ شریک ہوئے ورنہ تیرا باپ اگر یہہ نہ کرتا تو ہم کیون علیؑ سے مخالفت کرتے اور ضرور اُسے خلافت دیتے اور اُس کا حکم تسلیم کرتے لیکن ہم نے تیرے باپ کو دیکھا کہ اُس نے پہلے یہہ کچھ علیؑ کے ساتھ کیا ویسے ہی ہم ہو گئے پہلے اپنے باپ کو عیب لگا ورنہ اپنے کلام سے باز آ ۔ سلام اُس کو جو توبہ و رجوع کرے ۔ بلفظہٖ ۔

میان جوہر یہ تو ہم کو کوئی شکایت نہین ہے شاباش ایسا ہی چاہیئے حقوق آبا و اجداد ادا کرنا فرض ہے جو تم سے کار نمایان ہوا باعث خوشنودی ارواح بزرگان ہے ۔ مگر ہان یہہ دو عملا اچھا نہین ۔ کہ زبان سے حضرت علیؑ کو فی وقت من الاوقات خلیفہ برحق کہتے ہو اور دل سے بے دین اور غیر مستحق خلافت وغیرہ وغیرہ پس لازم ہے کہ زبان اور دل کو ایک کرو اور ریا کا یہہ مذہب

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



کو چھوڑ دو۔

پھر زمانہ آزادی کا ہے اگر خدا و رسولؐ کو بھی علانیہ ناسزا و بُرا کہو تو کون تمہاری زبان روک سکتا ہے جیسا بنی اُمیہ و مروانیہ نے کیا حضرت علیؑ کو بر سر منابر بُرا کہتے اور فخر کرتے تصدیق خلافت کیسی۔ قرآن مجید کو نشانہ میں باندھ کر سیکڑوں تیر لگائے پھر اُسپر عمل کیا۔ خانہ خدا و رسولؐ کو محاصرہ کر کے سیکڑوں بے ادبیاں گستاخیاں کر کے غلیظ کا انبار لگا دیا پھر حرمت کجا۔ صدہا ہزارہا کتاب اللہ کو ڈھیر لگا کر جلا دیا پھر یزید کی کہاں غرضکہ جو بات کی پوری کی اور مسلمان بنے ہی رہے۔ امیر المومنین کا خطبہ اُن کے نام مسجدوں میں پڑھا ہی جاتا رہا اور خلیفہ اُمت کہلاتے ہی رہے۔ پس تم کو بھی یکرنگ ہونا چاہئیے اس دخل فصل کی باتوں پر لوگ چونکیں گے اور اعتبار نہ کرینگے۔

اب ہم آپسے پوچھتے ہیں کہ وہ اسلام خلفاء ثلثہ نے مغرب سے لیکر مشرق تک پھیلایا تھا۔ یہی تھا۔ جو بنی اُمیہ و مروانیہ کے وقت میں جاری تھا یا اور کوئی نیا اسلام تھا جس میں رسول اللہ کہنے والے اور خدا کے نام لینے والے اور بہشت کے عبث نہ سمجھنے والے اور خدا کے وعدہ کو صدق سے بہ کذب نہ بدلنے والے اپنے ایمان پر قائم رہے ہوں اور کسی نے ان جبار و قہار و ظالم خلیفوں کو ان حرکات سے روکا ہو وقعات تاریخی سے تو کوئی معلوم نہیں ہوتا ہاں مثل مصنف روضۃ الصفا اگر کسی نے جھوٹی روایت لکھدی ہو تو خیر۔

ع اسلام گر ہمی ہے تو اسلام کو سلام + اگر اسلام اسی کا نام ہے کہ قتل کرتے لوٹتے مارتے جبراً لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہلاتے عورتوں و بچوں کو لونڈی غلام



Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



بنا تے مغرب سے مشرق تک نکل گئے اور مال غنیمت سے جھولیاں بھر لین تو چنگیز خان ہلاکو نادر شاہ تیمور وغیرہ کے فتوحات دیکھو خلفائے ثلثہ سے بدرجہا بڑھے ہوئے ہین ایساہی خالد سیف اللہ وغیرہ کا حال تواریخ مین دیکھو جدہر رخ کیا قتل و غارت مار دہاڑ کر گئے پس ماندون کو یا مسلمان برائے نام ہونا پڑا یا جزیہ دیکر پیچھا چھوڑایا۔ اسی لیئے تو عیسائی اسلام پر بزور شمشیر اسلام قبول کرانیکا داغ بد نما لگاتے ہین جسکا جواب اکثر محقق و انصاف پسند نے یہہ دیا تھا کہ آنحضرتؐ کے عہد مین جب قدر جہاد ہوئے تحفظ اسلام کی غرض سے یعنی جب کفار نے خود ہی مدینہ پر حملہ کیا یا تخریب اسلام پر کمر باندہی اسوقت حفاظت و حراست اسلام کے واسطے لڑنا بھڑنا ضرور ہوا اس جنگ وجدال مین جو مال ملا لڑنے والون کو تقسیم ہوا اور فتوحات محمدیؐ کے دیکھنے سے واقعی ایساہی پایا جاتا ہے۔ آنحضرتؐ کے وقت مین بہی بہت سے طامع و حریص صرف مال لوٹنے اور حصّہ لینے کی غرض سے بظاہر اسلام قبول کر لیتے تھے مگر دل ان کا وہی کافر تھا چنانچہ سورہ منافقون ہی کلام اللہ مین موجود ہے اور آنحضرتؐ کی حدیثین بھی۔ چنانچہ اسی رسالہ مین ایک حدیث مشورہ رسول اللہؐ با علیؑ غزوہ طائف مین لکھی گئی ہے جس سے منافقین صحابہ کا ہمیشہ غزوات مین ہمراہ رہنا ثابت ہوتا ہے اور حضرت علیؑ سے دشمنی رکھنا۔ رسول اللہ جب مال غنیمت تقسیم فرماتے تو بعض بندۂ زر و غلام نفس بررو کہدیتے کہ یا محمدؐ تقسیم مین آپ انصاف کرین۔ اور آپ فرماتے والئے ہو تم پر اگر مین ہی نا انصافی کرونگا تو انصاف کی امید کس سے ہوگی۔

اکثر ان منافقون کے اقوال و افعال سے آپ درگزر کرتے اور فرماتے کہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas



کفار کہین گے کہ محمد صلعم اپنے اصحاب کو سزا دیتے ہین مگر امر بالمعروف و نہی عن المنکر یا
ہین دگرگز نہین تھا۔ پس معلوم ہوا کہ جب آنحضرت صلعم ہی کے روبرو منافق لوگ
جنگ وجدال مین بہ طمع نفسانی شامل رہتے تو بہ عہد خلفائے ثلثہ جس مین اچھا
خاصا ہڑبونگ تھا ہزار در ہزار منافق لوٹ کے مال اور لونڈی غلامون کی خواہش
مین شریک ہوتے ہونگے اور جنگ وجدال مین شرکت کی ہوگی مفلس قلاش بدکار لوگون
کا یہی حال تو ہوتا ہے۔ لیجیے لاکھون کی فوج تیار ہوگئی اور میان خالد سپہ
سالار بنگئے پھر تو قتل و غارت لوٹ کھسوٹ نہ رائے نہ دہائے۔ جس کی عورت
پسند آئی مرد قتل کیا گیا عورت پر تصرف بیجا خلاف حکم خدا و رسول صلعم دیکھو مالک
بن نویرہ کا حال جسے خالد نے باوصف اُسکے مسلمان ہونے کے صرف باغوائے نفس
شیطانی قتل کرکے بیچاری عورت پر تصرف یعنی زنا کیا۔

پس جن لشکرون کے ایسے سپہ سالار قلعہ شکن ہونگے اُس کا کیا ٹھکانا اور
تماشا تو یہ ہے کہ ابوبکر صدیق کو باوجودیکہ خبر صحیح پہونچین اور فاروق اعظم
بیچارے حد جاری کرنے کو بہت کچھ چیخے پکارے مگر خالد نے چوکیداران در
دولت صدیقی کو رشوت دیکر گانٹھ لیا تھا صاف بچ نکلا اور بال بھی
بیکا نہ ہوا۔

مورخ لکھتے ہین کہ اسلام مین یہ پہلی رشوت اور اس ناشدنی کی ابتدا ہے
اوائل خلافت مین ابوسفیان نے پہلے حضرت علی کو ورغلانا کہ تم خلافت لو ہم مدد کو
موجود ہین۔ مگر حضرت اس مکار کے کید عظیم مین کب آنے والے تھے۔ اُس نے
خلیفہ صاحب کو دھمکایا کہ تم خلافت کے مستحق نہین ہو چنین و چنان۔ خیر مصلحت

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



یہہ ہوئی کہ شام کی حکومت معاویہ کو دیکر پیچھا چھوڑاو۔ یہہ بنیاد معاویہ شامی کی ہے جو پانچواں خلیفہ اہلِ سنت کی رائے میں سمجھا جاتا ہے اور چھٹا یزید اسیطرح بارہ۱۲ خلیفہ کی تعداد پوری کی گئی ہے۔

واضح ہو جو لوگ بعد فتح مکہ مسلمان ہوئے ہیں وہ مولفۃ القلوب کہلاتے ہیں جو بنظر تالیف قلوب و رونق اسلام مسلمانوں میں شامل کئیے گئے مگر مثل منافقوں کے اُن کے ایمانوں کا ٹھکانا نہیں۔ اُنھیں میں ابوسفیان و معاویہ ہے ایک حدیث نبوی صلعم مروان کے حق میں پیشتر ہم لکھ چکے ہیں کہ یہہ مروان کتاب اللہ میں مخالفت پیدا کریگا اور پیغمبر خدا صلعم کے طریقہ میں مفسدہ ڈالیگا۔ اب دوسری حدیث خاص خلیفہ اول کی شان والا میں سنیئے۔ صحاح ستہ موطا میں ابی النصر موسے العمر بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے اُحد کے شہیدوں کے حق میں فرمایا میں قیامت کے دن اُن کی گواہی دونگا ابوبکر صدیق نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم کیا ہم اُن کے بھائی نہیں ہیں اُن جیسے ہم بھی مسلمان ہیں جیسے اُنھوں نے جہاد کیا ہم نے بھی اپنی جانیں لڑادیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا یہہ بات ٹھیک ہے لیکن خبر نہیں کہ تم میرے بعد کیا کیا دین میں ایجاد کروگے یہہ سنکر ابوبکر روئے اور بہت رونے کے بعد کہا کیا ہم بعد آپکے زندہ رہینگے۔ ترجمہ بلفظہ

ایک اور حدیث سنیئے اور داد دیجیئے اہل سنت کی صحاح دارمی میں جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے کہ عمر خطاب رسول اللہ صلعم کے پاس ایک تورات کا نسخہ لائے آنحضرت صلعم خاموش ہوگئے۔ عمر نے اُسے پڑہنا شروع کردیا۔ رسول اللہ صلعم کا چہرہ مبارک متغیر ہونے لگا ابوبکر بے تاب ہوگئے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

اور عمر سے خطاب کرکے فرمایا روئین سب تجھے رونے والیان کیا تو چہرہ رسول اللہ کو نہین دیکھتا۔
عمر آپ کے چہرہ کو دیکھکر کہنے لگے مین اللہ سے اُس کے غصہ اور اُس کے رسول کی خفگی سے پناہ مانگتا ہون ہم راضی ہین اللہ سے اور رسول سے اور اسلام سے۔ بعدہ رسول اللہ نے فرمایا خدا کی قسم اگر تمہارے سامنے موسیٰ علیہ السلام ہوتے تو تم مجھے چھوڑکر اُن کی پیروی کرتے اور ضرور سیدھی راہ سے بہک جاتے لیکن اگر موسےٰ علیہ السلام زندہ ہوتے اور میری نبوت کا زمانہ پاتے ضرور میری پیروی کرتے۔ بلفظہٖ۔
پس اب اہل انصاف غور کرین۔ اسلام برائے نام تو ضرور مشرق سے مغرب تک پھیلا۔ اور فتوحات عظیم حاصل ہوئین مگر اُس کے ساتھ بقول مخبر صادق یہہ بھی ضرور ہوا کہ اسلام مین صدہا ایجادین کی گئین اور کتاب اللہ کی مخالفت اور طریقہ رسول اللہ مین مفاسد و منافقت جو ظاہر ہوئی اُسے آنکھ سے دیکھ لو۔ عیان راچہ بیان۔ ۷۳ فرقہ اسلامیہ تو ابتدا سے موجود ہی ہوگئے بعدہ وہابیہ ونیچریہ ومہدویہ واحمدیہ وغیرہ یعنی ایک قادیانی صاحب نے اپنا سب سے نرالا مذہب نکالا ہے۔ اب ان فرقون کے اصول و فروع مین دیکھو تو زمین اور آسمان کا فرق ہے اور لطف یہہ کہ سب اسی قرآن وحدیث سے سند لیتے ہین۔ ایک کہتا ہے قرآن مخلوق ہے مثل داؤد ابن علی اصبہانی دوسرا کہتا ہے خدا مجسم ہے مثل ابن تیمیہ ظاہری۔ تیسرا کہتا ہے فرشتون و شیطان کا وجود نہین حضرت عیسیٰ بغیر باپ کے نہین پیدا ہوئے قرآن

Presented by: Rana Jabir Abbas



اعجاز نہیں مثل سید احمد خان نیچری۔ چوتھا کہتا ہے میں مسیح موعود ہوں مجھ پر وحی
آتی ہے مثل غلام احمد قادیانی ۔ پانچواں کہتا ہے خالق خیر و شر کا خدا ہے
اُسی کی جانب سے سب نیکیاں و بدیاں ہوتی ہیں تقدیر میں جو لکھ دیا گیا ہے وہ
انمٹ ہے مثل جوہر مصنف اسرار الہدیٰ ۔ چھٹا کہتا ہے کہ رسول اللہ
کا مرقد مقدس معاذ اللہ صنم اکبر ہے مکہ و مدینہ پر جہاد واجب اُس کا قتل و قمع
رسول اللہ کا روضہ انور قابل انہدام یعنی نیست و نابود کرنا فرض مثل عبدالوہاب
نجدی ۔ ساتواں کہتا ہے نعوذ باللہ ہمارا رسول اللہ کا مرتبہ خدا کے روبرو
مثل ایک چمار کے تھا مثل مولوی اسمٰعیل دہلوی ۔ آٹھواں کہتا ہے کان
محمد رسول اللہ یعنے تھے محمد اب کلمہ میں کان کا لفظ زیادہ کرنا چاہیئے مثل مولوی
نذیر حسین دہلوی ۔ غرضکہ جملہ فرقہائے اسلامیہ کے اعتقادات بہ نسبت
خدا اور رسول و قرآن مجید مفصل کتابوں میں درج ہیں ۔ مشتے نمونہ از خروارے
ہم نے لکھ دیا ہے ۔ مگر عبدالوہاب نجدی کا مختصر حال لکھتے ہیں ۔ کتاب جواہرالا
یقان اہل سنت سے عبدالوہاب نجدی گو کہ دعوے حنبلی مذہب کا کرتا تھا مگر حکومت
کے زعم میں بے ادبی و گستاخیاں بہ نسبت جناب رسالت مآب و اہل بیت
اطہار و دیگر صلحائے مومنین کی کرنی شروع کر دی اور گستاخی و بے حرمتی
حرمین یعنی مکہ و مدینہ و قتل سادات و غارت گری اموال پر کمر باندھی ۔ سنہ ۱۲۱۸ میں
ایک لشکر جمع کیا لوگوں نے سلطان روم کا نام خطبہ سے نکال کر اسی کے
نام کا خطبہ جاری کر دیا ایک کتاب التوحید تصنیف کر کے اطراف و جوانب میں
مشتہر کیا اہل اسلام جوق جوق بہ قصد جہاد مکہ و مدینہ پر متفق ہو گئے ۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



سنہ ۱۲۲۱ میں مسعود نامی اُس کا نائب کعبہ کو روانہ ہوا اور قرن المنازل پر پہنچکر طائف پہنچا اور ایک جماعت کثیر کو بہ بہانہ ملاقات بلا کر قتل کر ڈالا اور شہر کو لوٹ لیا بعدہ سیف زنان اور غارت کنان مکہ معظمہ میں آیا او جو حق غارتگری وقتل کا تھا خاص بیت اللہ میں کیا تمام شریف سادات کو تہہ تیغ کر کے مال اسباب جو ملا سب لوٹ لیا۔ مساجد و مقابر و آثار صحابہ منہدم کر ڈالے وہاں سے مدینہ پہنچا وہاں بھی قتل و غارت کر کے روضہ مقدسہ نبوی کے انہدام پر عازم ہوا مگر ایک اژدہائے خونخوار کے نکلنے سے روضہ مقدسہ کو منہدم نہ کر سکا۔ مدینہ میں اپنا نائب چھوڑ کر پھر مکہ کی طرف لوٹا اور تمام اطراف ملحقہ حجاز و عراق و نجد میں قتل عام شروع کیا کربلائے معلّٰی کو بھی خوب لوٹا اور قتل کیا۔ بلفظہ۔ ہیچ کافر نکند آنچہ مسلمان کردند۔ و میکنند۔

پس معلوم ہوا کہ یہی اسلام خلفاء ثلثہ نے مشرق سے مغرب تک پھیلا یا۔ اور وہ وہ ایجادیں اور تصرفات بیجا قرآن مجید و حدیث نبوی میں واقع ہوئے کہ اسلام کا نام ہی نام باقی رہا خدا اور رسول کے احکام پر نہ ابتدا سے عمل ہوا نہ ہوتا ہے

خدا نے جو رضیت لکم الاسلام دینا فرمایا وہ اور ہی اسلام ہے

خدائے قادر کا وعدہ سچا اُس رسول خاتم النبیین کی بعثت لانجم غیر زوال تا قیام قیامت مگر ایسے اسلام پر جسکا مختصر ذکر اوپر ہوا نہ خدا کے وعدہ نہ رسول اللہ کی بعثت کا اثر ہوا کیونکہ جب ایک ملّت ایک دین ایک خدا ایک رسول پھر یہ انقلابات عظیم اور صدہا فرقوں کا جدا ہو جانا اور خدا و رسول کے احکام صاف صریح میں شاخیں لگانا اور تاویلات لایعنی و توجیہات بے معنی اپنے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



قیاس سے پیدا کرنا چہ معنی دارد۔ اگر خدا اور رسول صلعم کے حکموں کے سیدھے اور صاف
معنی و مطالب قبول کیے جاتے اور جو حکم خدا و رسول صلعم نے دیئے تھے اُن پر پورا
پورا عمل کیا جاتا تو اسلام میں کیوں رخنے اور خرابیاں پیدا ہوتیں مگر نفسانیت
و طمع حطام دنیوی سے انسان مجبور ہے۔ اب سنیئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام
نے نہ کبھی تلوار اٹھائی نہ کسی کو مارا صرف جہاد لسانی کرتے رہے تمام عمر میں
صرف گیارہ یا بارہ یا کچھ زیادہ بہر کیف شنو سے کم آپ پر ایمان لائے اور وہ
حضرت جیتے جی آسمان پر تشریف لے گئے پھر کیا اُن کی لعنت عبث ہو گئی ہرگز نہیں
بلکہ صاحب شریعت رسول صلعم برحق تھے اُن کے بعد اُن امت کی تعداد دیکھو کہ اُن کی
جہاد لسانی نے کیا فوائد بخشے۔ ایسا ہی ہمارے حضرت صلعم سید الانبیا خاتم المرسلین
دس گیارہ برس تک اپنے وطن میں رونق افروز رہے اور لسانی جہاد فرمایا کیے
ایک تعداد کثیر صرف مواعظ و نصائح سے مسلمان ہوئے جب مدینہ والوں نے
بعد قبول اسلام اپنے یہاں بلایا خدا کی مصلحت یہی ہوئی کہ ہجرت کریں مدینہ میں تشریف
لائے کفار مکہ نے گروہ مسلمانوں کی تخریب میں سبقت کی خدا نے حکم جہاد بہ شمشیر دیا
تحفظ اسلام اور خیر اندیشی قوم کے لیئے آپ کفار سے لڑے بفضل خدا شامل حال
تھا فتحیاب ہوئے اس بات پر تو سب کو اتفاق ہے کہ ہر قوم و ملت میں نسبتاً
عام کے خاص ممتاز و برگزیدہ ہوتے ہیں چنانچہ اللہ جل شانہ نے خود ہی تصدیق
کی ہے وقلیل من عبادی الشکور قرآن مجید میں اور اکثر مقام پر قلیل کی تعریف
فرمائی ہے چنانچہ نقل اور عقل اس بات کے شاہد عادل ہیں۔ ابتدائے آدم سے
تا ایندم عام اور خاص میں تمیز ہوتی آئی ہے۔ رسول اللہ صلعم کے عہد میں بھی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



جو لوگ تصدیق بالقلب و اقرار باللسان کرکے ایمان لائے اُنھین کو مومنین کہا گیا۔

عام کو منافقین کیونکہ قلیلاً من عبادی الشکور خدا کا فرمان ہے۔

پس خاص بہ نسبت عام کے ہمیشہ و ہر حال مین تھوڑے رہے ہونگے۔ بعدہٗ خلافت اول و ثانی و ثالث مین بھی یہی عملدرآمد ہوا کیونکہ اہل سنت افضل البشر بعد رسول اللہ ابوبکر ثم عمر ثم عثمان سمجھتے ہی ہین۔ پھر عشرہ مبشرہ کو انتخاب کرتے ہین باقی عوام۔ شیعہ حضرت علیؑ کو بعد رسولؐ خدا افضل بشر و چند اصحاب مثل ابوذر و عمار و مقداد و سلیمان وغیرہ و عباس و عبداللہ و فضل وغیرہ بنی ہاشم کو مختص شمار کرتے ہین۔ اب اگر انصاف اور ایمان سے ہم دیکھتے ہین تو حضرت علیؑ کا پلہ بہت ہی بھاری نظر آتا ہے یعنی اُن کو خدا کے حکم سے رسول اللہؐ نے خم غدیر مین باضابطہ خلیفہ و جانشین بنایا جن کی تفصیل و تشریح باب خلافت رسالہ ہذا مین درج ہے۔ ابوبکر صدیق کی نسبت جو حدیثین جوہر صاحب نے لکھین امامت نماز و خلافت کی بابتہ اُنکی کچھ اصل بنائی گئی نہ اُن کی تعمیل حیات رسولؐ خدا مین ہوئی۔

ہان امام شورہ مین جس کی تصدیق حضرت علیؑ نے بھی کی ہے پس اب دیکھنا چاہئیے شورہ کسطرح کا تھا آیا چند معزز خاص لوگ ایک جگہ جمع ہوئے اور اپنی اپنی رائے ظاہر کین یا عوام کا مجمع ہوا۔ بخاری و مسلم مین جناب عائشہ سے ایک حدیث طولانی شورہ خلافت کی بابتہ لکھی ہے۔ جملہ انصار و مہاجر سقیفہ بنی ساعدہ مین جمع ہوئے انصار کہتے ہم مین سے مہاجر کہتے ہم مین سے امیر ہو۔

ابوبکر عمر ابو عبیدہ جراح بھی پہونچے حضرت عمر غصہ والے تھے بولنے لگے ابوبکر



Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas



نے اُن کو روکا خود بولے ہم میں سے امیر ہو تم میں سے وزیر ہو جناب عمر کہتے ہیں میری بولنے کی یہہ وجہہ تھی کہ میں نے عمدہ عمدہ الفاظ جو مجھے نہایت درجہ مرغوب تھے اُس وقت کے لیئے سوچے تھے اور اس کا بھی خوف تھا کہ ابوبکر نہ بول سکینگے مگر ابوبکر نے خوب ہی کلام کیا جناب ابن منذر نے کہا ہم کبھی راضی نہو نگے جبتک ایک ہم سے ایک تم میں سے والی نہ ہو۔ آخر ابوبکر نے کہا کہ عمر خطاب و ابو عبیدہ جرّاح موجود ہیں اُنسے بیعت کرو مگر جناب عمر نے کہا یہہ آپ کیا کہتے ہیں آپ ہمارے سردار ہیں ہم سے بہتر ہیں رسول خدا کے محبوب ہیں ہاتھ بڑہاؤ بلکہ ہاتھ پکڑ کر بیعت کر لی پھر سب راضی ہوگئے ایک شخص بولا تم نے سعد بن عبادہ کو مار ڈالا عمر نے کہا منظور خدا یہی تھا یعنی وہ بلکہ پشت بہ پشت ہوا کہ سعد بن عبادہ پامال ہوگیا اور سخت چوٹ آئی۔

عمر خطاب کی خواہش اور آرزو پہلے ہی سے عمدہ عمدہ الفاظ مرغوب طبع جو سوچ کر منتخب کر رکھے تھے کہنا اور بولنے کے تھے پس معلوم ہوا کہ جب خم غدیر میں حضرت علیؑ کو آپ نے کل مومنین و مومنات کے مولے ہونے کی مبارکباد دی اُسیوقت سے یہہ عمدہ و چیدہ الفاظ منتخب کر لیئے تھے کہ وقت پر استعمال کرونگا

پس ظاہر ہے کہ جیسا نماز جماعت کی امامت میں جناب عمر نے ابوبکر کو امام بنا دیا ویسا ہی یہاں بھی مدعی سست گواہ چست جبراً ہاتھ پکڑ کے بیعت کر لی اور نہ مشورہ ہوا نہ اجماع۔ عمر خطاب کی یہہ پولٹکل چال تھی کہ یہہ حضرت تریسٹھ سالہ ہو ہی چکے ہیں برس دو برس برائے نام اگر ہو پھر ہم ہی ہم ہیں چنانچہ ایسا ہی ہوا بھی کہ ابوبکر کی خلافت میں بھی حضرت مختار عام بلکہ اعلے رکن اسلام رہے جب وفات ابوبکر کا زمانہ قریب ہوا تو اُنھوں نے بمصداق من تراحاجی بگویم

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



تو ہم اچھی بگو۔ نہ شورہ پر خلافت چھوڑی نہ اجماع پر اپنی حیات ہی میں سند خلافت بنام جناب عمر لکھا دی اور یہہ خیال کیا گمان بھی نہ ہوا کہ رسول اللہؐ نے تو کسی کو خلیفہ کیا ہی نہیں بسلمانوں پر انتخاب منحصر کر دیا ہے پھر بخلاف فعل رسولؐ اللہ کیوں اپنا آبائی مال سمجھکر سند خلافت و ولیعہدی لکھے دیتے ہیں حالانکہ یارسول اللہ سے آپ نے فرمایا کہ بعد میرے دین میں کیا کیا ایجاد کروگے

اب جناب عمر جب مرنے لگے تو فرمایا کہ میں اگر کسی کو خلیفہ کر جاؤں تو مجھ سے بہتر شخص یعنے ابوبکر نے ایسا کیا اور نہ کر جاؤں تو مجھ سے افضل تر رسول اللہؐ نے امت کو بے خلیفہ کے چھوڑا۔ لیکن آپ نے یہہ دونوں طریقے ناپسند کر کے چھ اصحاب خاص پر جن میں عثمان بن عفان کے طرفدار زیادہ تھے امر خلافت کو چھوڑا اور ایک ایجاد اپنی جانب سے زیادہ کی۔ عثمان بن عفان کی بے اعتدالیاں خلاف شریعت صحاح و تواریخ اہل سنت میں مرقوم ہیں جس کے باعث سے اُن کی جان عزیز برباد ہو گئے مگر پہلے ایجاد مروان بن حکم مردود و مطرود رسولؐ خدا و خلفائے ماسبق کو اپنا وزیر و مشیر و مہمات مالی و ملکی کا مدار المہام بنایا۔ قرآن مروجہ سابق جو عہد رسولؐ خدا کے بعد و ابوبکر و عمر کے زمانہ خلافت میں عملدرآمد ہوا کیا سبکو منگوا کر جلا دیا۔ اور اپنا جمع کیا ہوا قرآن جاری کر دیا جو اب تک موجود و زیر قرأت ہے۔ یہہ دوسری ایجاد ہوئی۔ مگر اس قرآن میں کمی الفاظ و آیات کا تغیر ترتیب ہونا نا محض ہے جس سے بقول مخبر صادقؐ کتاب اللہ میں مخالفت پیدا ہو گئی ورنہ منزل من اللہ ہونے میں شک و شبہہ نہیں ہے۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



ان خلافتوں میں حضرت علیؑ و اُنکا گروہ ناپرسان حالت میں رہا مگر یہہ ضرور تھا کہ آپ امر بالمعروف و نہی عن المنکر بتلاتے رہے اور حق بات کہنے سے باز نہیں آئے بہت سی مثالیں کتابوں میں مذکور ہیں چنانچہ عمر خطاب سے آتش مزاج اور غضب ور کے عہد میں بھی آپ نے احکام دینی میں اصلاح فرمائی۔ امام احمد ابوطیبان سے روایت کرتے ہیں کہ عمر نے ایک زانیہ کو رجم یعنی سزائے شرعی دینے کا حکم دیا لوگ سزا کے واسطے لیچلے حضرت علیؑ راہ میں ملے حقیقت پوچھی اور فرمایا یہہ مجنونہ مرفوع قلم ہے اسے سزا نہ ہونی چاہیئے چنانچہ وہ رجم سے بچی اور جناب عمر نے ازراہ انصاف فرمایا لولا علی لہلک عمر اگر نہوتے علیؑ ہلاک ہوگیا تھا عمر۔ اسیطرح دوسری روایت ہے ایک حکم شرعی دینے میں عمر خطاب سے غلطی ہوئی حضرت علیؑ نے تصحیح کی عمر نے کہا اُس وقت سے میں پناہ مانگتا ہوں جبکہ علیؑ موجود نہ ہوں۔

جبکہ عموماً اہل سنت اور خصوصاً جوہر صاحب اپنی نادانی و کج بحثی سے یہہ بہت بڑا اعتراض اور سوال کرتے ہیں کہ حضرت علیؑ اسد اللہ الغالب اشجع الناس کفار کش وغیرہ اگر تھے تو غصب خلافت پر کیوں راضی ہوئے اور زبر ور ذوالفقار شمشیر بار خلفاء ثلثہ سے کیوں نہ خلافت چھین لی نہ کہ ہمیشہ مغلوب و محکوم رہے۔

اس کا جواب مختصر یہہ ہے کہ قصص الانبیاءؑ و اوصیا اگر دیکھی جاویں تو ظاہر ہوجائے کہ خدا کی حکمت و مصلحت و حلم و برداشت اپنے بندوں کے اعمال و افعال قبیحہ پر با وصف قدرت و جبروت و عظمت و قہاری و جباری کے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

کس درجہ بڑہی ہوئی ہی۔ عموماً کل انبیاؑ کا حال باستثنا ے حضرت سلیمانؑ جنکو
نبوت و پادشاہی جن وانس ملی دیکھا جاتا ہی تو اپنے عہد کے پادشاہان جابر و ظالم
سے مغلوب ہی رہنا اور اُن کی حکومت مین بسر کرنا ظاہر ہوتا ہی مگر تبلیغ رسالت و
احکام خدا کا پہونچانا جو خدمات وقتاً فوقتاً اُن کے سپرد ہوئین اُن کی بجا آوری مین
سرِ مو فرق نہین کیا کیسے کیسے ظلم و شدائد و عذاب و عقاب ظالمون نے
اُنپر کیے مگر وہ اپنی رسالت و خدائی یکتائی کی وحدانیت ظاہر کرتے رہے اور بندگان
خدا کو وحدہ لاشریک لہٗ کی پرستش و بندگی کی دعوت عام فرماتے۔ جن لوگون نے
اُن کو رسولؑ اور خدا کو واحد و یکتا مانا وہ خاص مین محسوب ہوئے باقی عام خلقت
کافر کی کافر رہی۔ حضرت داؤدؑ و حضرت موسےؑ وغیرہ بعض پیغمبرون کو جہاد
بحرب و ضرب کا حکم ہوا اُس کی بھی تعمیل کی مگر نہ ایسا کہ مغرب سے مشرق تک عالمگیری
کی ہوس مین قتل و قمع کرتے پھرین غرضکہ جہاد بھی محدود اور خاص قوم کے واسطے تھا
اور یہ بھی ظاہر ہے کہ ہر نبیؑ کے ساتھ اُسکا وصی بھی ضرور ہوتا جو اُسکو نبوت و
رسالت مین اُس کے ہمراہ رہکر مدد کرتا جیسا حضرت موسےؑ کے بھائی حضرت
ہارونؑ۔ اور وہ بھی بحکم خدا انتخاب ہوتا مقبول و برگزیدہ شخص کیونکہ خدا کے
قادر مطلق اپنی مخلوق پر تصرف کامل رکھتا ہی اور اپنے بندون کی رہنمائی و ہدایت
و پند نصائح کو ایسے ہی خاص الخاص اشخاص کو منتخب کرتا ہے جو اُس زمانہ مین وحید
عصر و یگانہ روزگار ہون اور خدا کے حکمون کی تعمیل مین کامل اور عامل ہمہ صفت
موصوف اور اُن کو خدا کی جانب سے ایک دستور العمل ملتا ہے جیسے صحیفہ یا وحی
یا الہام جو چاہے سمجھ لو جسپر وقتاً فوقتاً عمل کیا جاتا ہے اگر وحی ہوا تو رسولؐ کے ذریعہ

Presented by: Rana Jabir Abbas



سے بہر کیف خدا کی جانب سب مدارج طے کر دیئے جاتے ہیں حضرت موسےٰ اور ہمارے حضرتؐ سے مشابہت تام ہے اور خود ہی آنحضرتؐ نے اُمّت موسوی سے اپنی اُمت کو مشابہ ہونا فرمایا ہی عمر خطاب سے بھی آپ نے یہی فرمایا کہ اگر حضرت موسےٰ زندہ ہوتے تو مجھے چھوڑ کر تم اُن کی پیروی کرتے اس پر خدا کی قسم بھی آپ نے مزید کی۔

پس دیکھو حضرت موسےٰ چالیس برس کی عمر میں مبعوث ہوئے فرعونیوں کے ہاتھ سے کیا کیا اذیت سہی کیسی کیسی مصیبتیں جھیلیں جب معجزہ دکھاتے ساحر و کاہن وغیرہ الفاظ سے یاد کیئے جاتے ایک عرصہ دراز کے بعد قوم کا چھوٹا سا گروہ فراہم ہوا اور فرعون سے مقابلہ کرنے کو حکم ملا حضرت جبرئیل مدد کے لیئے ساتھ ہوئے حضرت ہارونؑ وصی و شریک فی النبوت قرار پائے دریائے نیل سے آپ نے عبور کیا فرعون ملعون مع سپاہ و لشکر غرق ہوا۔ آپ نے اپنی اُمت کو حضرت ہارونؑ اپنے بھائی کے سپرد کر کے کوہ طور پر تشریف لیگئے یہاں سامری مردود نے اور ہی کرشمہ کیا سب کو گئوسالہ پرست کر دیا حضرت ہارونؑ سمجھاتے رہے ایک نے نہ سنی جب حضرت موسےٰ واپس آئے پھر قوم کو جمع کیا اور راہ راست پر لائے اپنے بعد یوشع بن نون کو خلیفہ مقرر کیا ازوجہ حضرت موسےٰ نے اُن سے جدال و قتال کیا۔

ہمارے حضرت خاتم النبیین سید المرسلین ہیں سب انبیاؑ کے کمالات آپ کو ملے۔ اور آپ بھی اِسی عمر میں رسالت پر مامور ہوئے سب سے پہلے حضرت خدیجہ اور حضرت علیؑ نے تصدیق رسالت کی کفار قریش قوم و قبیلہ کی تکلیفیں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



دینی شروع کین اللہ اکبر ابتداے بعثت مین جو اذیت مصیبتین آپنے برداشت کین اور جو طعن و تشنیع استہزا ہنسی ٹھٹھا توہین تذلیل قوم کیجانب سے آپ کی جناب مین ہوئین اُن کے مفصل لکھنے سے روح کانپتی ہے کوئی اونٹ کی اوجھڑی گلے مین ڈالتا ہی کوئی راہ مین کانٹے بچھاتا ہی کوئی کاہن و ساحر و مجنون کہتا ہے کوئی ہنستا ہے کوئی ناسزا باتین کہتا ہی یہانتک کہ عقبہ بن معیط مردود و ملعون نے حالت نماز مین آپکے گلے مین چادر ڈالکر اس زور سے کھینچا کہ آپ کا گلا گھٹ گیا۔ ابوجہل مردود علانیہ آپ کو برا کہتا ایکروز امیر حمزہ نے سن لیا اور اُسے ایسا سیدھا کیا کہ علانیہ بدگوئی سے باز آیا۔ مگر آنحضرت نے کبھی پروا نکی اور کلمہ حق زبان پر جاری رہا حضرت ابوطالب آپکے چچا جنھون نے بعد وفات جناب عبداللہ پدر بزرگوار آپکو پرورش کیا اور ہر حال مین آپکے مدد و معاون رہے جب یہ حال سنتے سخت صدمہ گزرتا اور جتنی الوسع اُن نااہلون سے انتقام لیتے۔

آپکے چند اصحاب مثل حضرت یاسر وغیرہ و انکی زوجہ کو کفار نے ہر روز بہت اذیت دینی شروع کی کہ بطحا کی رتیلی زمین مین گرم ریت پر اُن کو لٹاتے اور پتھرون کی سلین اُن کی چھاتیون پر رکھ دیتے عرصہ تک یہی ظلم و ستم جاری رہا مگر آپ ہر حال مین صابر و شاکر رہتے اور تبلیغ رسالت فرماتے۔

ایک دن آپ تنہا طائف کو تشریف لیگئے اس اُمید پر کہ وہان کے باشندے کلمہ حق سنکر راہ راست پر آوین مگر اُن ناعاقبت اندیشون نے جو مجسم شیطان تھے آپ کو مجنون و دیوانہ کہکر نکالدیا اور دور تک مجنون و دیوانہ کہتے پتھر مارتے پیچھے چلے آئے نعوذ باللہ من ذالک ـــ پھر آپ مکہ مین تشریف لائے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas



ایک روز اپنے قبیلے کے آدمیوں کو جمع کیا اور دعوت کی فرمایا میں خدا کا
وحدہ لاشریک ہے اُس کی پرستش کرو بتوں کو چھوڑ دیو لکڑی و پتھر ہیں اور دیکھوں
انمیں سے کون شخص میرا مددگار و جان نثار خدا کے کاموں میں اعانت کرنے
والا ہوتا ہے سب لوگ خاموش رہے مگر حضرت علیؑ گو کہ کم عمر تھے مگر اُٹھے
اور عرض کی اے رسول اللہ میں آپ پر جان قربان کرونگا آپ کی مدد کرونگا خدا
کے کاموں میں میں آپکا سپر ہونگا آنحضرتؐ خوش ہوئے اور فرمایا دیکھو یہ
سب وزیر اور جانشین و خلیفہ ہے۔ سب لوگ ہنسنے لگے کہ ایک چالیس برس
سالہ جوان اور ایک لڑکا چاہتے ہیں کہ تمام جہان میں حکومت کریں خیر وہ لوگ
ہنس ہنسا کر منتشر ہوگئے
اللہ جل شانہ نے آپکے کلام میں وہ برکت اور عظمت دی تھی کہ لوگ عش عش کرتے
اور بجز استہزا وغیرہ کے جواب نہ دے سکتے
خیر ایک چھوٹا سا گروہ مسلمانوں کا ہوگیا اور کفار کی آتش غضب روز بروز مشتعل
ہونے لگی آپ کو اور آپ کی اصحاب کو سخت ایذا دینے لگے آپ نے بہ سرداری حضرت
جعفر ابن ابوطالب حقیقی بھائی حضرت علیؑ کے ستر یا اسی اصحاب کو حبش کی جانب
ہجرت کرنے کو فرمایا اور وہ گروہ حبش کو گیا وہاں بھی کفار قریش نے پیچھا نہ
چھوڑا اور بادشاہ حبش سے درخواست کی کہ ہماری فوج کے کچھ لوگ ہمارے
خداؤں سے انحراف کرکے آئے ہیں اُن کو ہمارے سپرد کردو بادشاہ نے حضرت
جعفر کو معہ اصحاب کے بلایا اور واقعات پوچھے حضرت جعفر نے خدا کی یکتائی اور
وحدانیت اور رسول اللہ کی نبوت و رسالت کی نسبت وہ مدلل تقریر کی کہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



بادشاہ حبش کو بہت پسند آئی اور کفار قریش کو بے نیل مرام اپنے دربار سے نکلوا دیا۔

اکثر محققین اسلام نے اسی کو ہجرت اولےٰ قرار دیا ہے اور قرینہ بھی اسی پر دال ہے۔

یہاں بعد اسلام لانے عمر خطاب کے کفار نے وہ شورش اور کاوش کی کہ رسول اللہ صلعم کو شعب ابوطالب میں پناہ لینے کی ضرورت ہوئی یعنی گھر بار چھوڑ کر پہاڑ کی کھوہ میں جو اس نام سے مشہور تھا تشریف لیجانا پڑا۔ ابوطالب ایک اور دشمن قوم کی قوم کیا کریں۔ مکہ والوں نے خرید و فروخت داد و ستد رسم معاملہ برادری سب ترک کر دی اور ابوطالب سے درخواست کی کہ اپنے بھتیجے کو ہمیں دیدو اور ہم میں سے جس کا لڑکا خوبصورت لائق ہنرمند جسے تم پسند کرو لے لو۔ ابوطالب نے فرمایا استغفر اللہ میرے بھتیجے کے مقابل میں تمام جہان پاسنگ ہے۔

پھر ابوطالب کے رعب و داب افہام تفہیم سے صلح ہو گئی مگر کفار ہمیشہ آپ کی تاک میں رہتے اسی عرصہ میں مدینہ والے جو ہر سال مکہ میں آتے جاتے تھے آپ کے کلام معجز نظام پر فریفتہ ہو کر اس بات کے آرزومند ہوئے کہ آپ ہمارے یہاں تشریف لائیں۔

یہاں کفار قریش نے جب یہ قول و قرار سنا تو اور بھی جل مرے ابوجہل مردود و ابوسفیان مطرود نے اوباشوں کو جمع کر کے شورہ کیا کہ آج رات کو محمدؐ کا کام تمام کر دو سب لوگ اس بات پر متفق ہو گئے اور صلاح ہوئی کہ ہر قبیلہ سے چند آدمی حملہ کریں تاکہ کوئی خاص قبیلہ قتل کا مجرم نہ تصور ہو۔ آنحضرت کو بذریعہ جبریلؑ امین یہ خبر پہونچی اور حکم ربی صادر ہوا کہ رات کو اپنے فرش مقدس و شعلے ہمپایہ عرش پر علیؑ اپنے بھائی کو سلا کر آپ غار میں پوشیدہ ہو جائیں اور یہاں سے ہجرت فرمائیں کیونکہ یہ مقام خطرناک و آزاردہ ہے۔



jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

آنحضرتؐ نے اپنے بستر پر حضرت علیؑ کو سلایا اور تشریف لیچلے ابوبکر کو بحکم خدا یا راہ میں ملجانے کے باعث جیسا شیعہ سنی میں جھگڑا ہے ساتھ لیا اور غار ثور میں پوشیدہ ہوے تین شبانہ روز غار میں رونق افروز رہے۔ بعدہٗ مدینہ میں نزول اجلال فرمایا۔

یہہ خلاصہ جملہ تواریخ اہل سنت کا ہے جس کا دل چاہے دیکھ لے۔ چالیس سال کی عمر میں آپ کی بعثت ہی۔ اور اکیاونؔ سال میں ہجرت یس دنش گیارہ برس بعد بعثت آپ مکہ میں رہ کر صرف لسانی جہاد فرمایا کیئے۔ مدینہ پہونچنے کے بعد بھی جب کفار قریش نے آپ کا پیچھا کیا اور فوج جمع کرکے جدال و قتال پر آمادہ ہوئے تب جہاد کا حکم نافذ ہوا کیونکہ اُس وقت اصحاب کی جماعت میں کثرت ہوگئی تھی جنمیں بہ نسبت مہاجر کے انصار زیادہ تھے۔

مگر بعد نفاذ حکم جہاد و کثرت مہاجر و انصار بھی آنحضرتؐ نے حدیبیہ میں جو باوجود زیادتی و سرکشی کفار مکہ کے صلح کی اور جدال و قتال نہ کیا مصلحت سے خالی نہ تھی خلاصہ حال صلح حدیبیہ یہہ ہے کہ آنحضرتؐ نے قصد حج بیت اللہ شریف کا کیا اور حدیبیہ تک پہونچے کفار مکہ مزاحم ہوئے اور آپ کو روکا آخر صلح پر دارومدار ہوا کفار نے جو شرطیں اپنے سفید و خاطر خواہ پیش کیں وہ سب منظور کیں جس میں اسلام کا ضعف اور کفار کا غلبہ صریح تھا یہانتک کہ تحریر صلحنامہ میں محمد رسول اللہؐ کے الفاظ پر بحث ہوئی کفار نے کہا کہ اگر ہم آپ کو رسول اللہ جانتے تو کیوں یہہ جھگڑا ہوتا صلحنامہ میں محمد ابن عبد اللہ درج ہونا چاہیئے چونکہ رسول اللہؐ کا لفظ تحریر ہوچکا تھا آنحضرتؐ نے علیؑ سے فرمایا رسول کا لفظ کاٹ کر ابن عبد اللہ بنادو حضرت علیؑ نے بپاس کمال ادب و ایمان عرض کی کہ

Presented by: Rana Jabir Abbas



میرے ہاتھ مین یہ قدرت و جرأت نہیں کہ رسولؐ اللہ کے لفظ کو مٹا دون آنحضرتؐ نے خود اپنے ہاتھ سے لفظ رسولؐ اللہ کاٹ کر ابن عبداللہ بنا دیا صحیح بخاری مین مفصل واقعہ درج ہے عمر خطاب کا اس صلح کی بابت یہ کہنا کہ مجھے ایسا شک نبوت آنحضرتؐ مین کبھی اونہین ہوا جیسا آج۔

دیکھو تاریخ خمیس اور اسد الغابہ اور اصابہ فی معرفت الصحابہ اہل سنت ابن حجر عسقلانی جناب عائشہ سے ناقل ہین کہ اسلام نے جدائی ڈالدی تھی درمیان زینبؑ دختر رسولؐ خدا اور ابوالعاص شوہر اُن کے کے مگر رسولؐ خدا قادر نہ ہوئے کہ دونون مین جدائی کردین کیونکہ وہ حضرت مکہ مین مغلوب تھے اور حلال و حرام مین فرق نکر سکتے تھے لشکر اسلام نے ابوالعاص کو گرفتار کیا اور آنحضرتؐ نے رہا کر دیا مگر اس تفریق پر قادر نہوئے یعنی لا تنکحوا المشرکین پر۔ اور جناب عائشہ فرماتی ہین کہ آنحضرتؐ نے فرمایا اے عائشہ اگر تیری قوم کا مجھے خوف نہوتا تو مین خانہ کعبہ کو ازسرنو تعمیر کرتا۔

دیکھو آنحضرتؐ خوف کی وجہ سے خانہ خدا تعمیر نہ کر سکے ابتدائے بعثت رسولؐ مقبول مین سورہ قل یا ایہا الکافرون نازل ہوا تھا جس کے معنی یہ ہین نہ ہم تمہارے معبودون کی پرستش کرین نہ تم ہمارے معبود کی پرستش کرو تم اپنے دین پر رہو ہم اپنے دین پر رہین۔

جوہر صاحب نے قول جناب علیؑ مرتضےٰ صفحہ ۲۳۳ اسرار الہدے مین جو استحکام خلافت ابوبکر مین لکھا ہے ہم او پر بحث خلافت مین لکھ آئے ہین کہ آپ نے نہج البلاغت مین فرمایا ہے انہ قال لابد للناس من امام بر او فاجر یعمل فی امرہ المومن

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لیستمتع فیہا الکافر ویبلغ فیہا الاجل ویامن فیہا السبل ویوخذ بہ للضعیف من القوی حتی یستریح بر ویستراح من فاجر۔

ترجمہ چارہ نہیں آدمیوں کے واسطے امیر سے نیک ہو یا بد کہ عمل کرے اُس کی حکومت میں مومن اور بہرہ پاوے اُس میں کافر اور پہونچ جاوے اُس حکومت میں غایت اور رواں ہوں اُس حکومت میں راہیں اور ضعیف کا حق قوی سے دلایا جاوے اور آرام پاوے نیک بخت بدبخت سے اور راحت پائی جاوے اُس فاجر سے۔

پس انصاف کی نظر سے دیکھنا چاہیے حضرت علیؑ کو اہل حق شیعہ اثنا عشری خدا نہیں کہتے رسول اللہ نہیں کہتے بلکہ بندۂ خدا۔

رسول اللہ کے بھائی وصی جانشین خلیفہ لہذا جیسا عموماً کل انبیاء و مرسل کا طریقہ معاشرت دنیا میں رہنے اور بسر کرنے کا تھا خصوصاً جناب سیدنا محمد رسول اللہ کا ویسا ہی اُن کے خلیفہ برحق علیؑ ابن ابی طالب کا۔

آنحضرت بھی دس گیارہ برس تک اپنے وطن میں کفار اشرار سے مغلوب رہے اُن کی حکومت میں بسر کی اُن کی ایذائیں سہیں مصیبتیں جھیلیں انواع اقسام کی توہین تذلیل بدگوئیاں گوارا کیں ویسا ہی آپ نے پچیس چھبیس برس تک سب صدمے اُٹھائی وہاں رسالت تھی یہاں خلافت جیسا اُس وقت رسول اللہ کو حکم جدال و قتال نہ تھا صبر و شکر ضبط و تحمل برداشت کرنے کی خدا کی جانب سے ہدایت تھی ویسا ہی آپ کو صبر و سکوت کی رسول اللہ کی طرف سے وصیت۔ جیسا آنحضرت کو بتدریج حکم جہاد ملا ویسا ہی آپ نے بھی اپنی خلافت حقہ میں نواصب و خوارج بصرہ و شام و نہروان وغیرہ پر جہاد کیا۔ جیسا رسول اللہ نے اپنے وطن سے ہجرت کی ویسا ہی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



آپ نے مدینہ سے کوفہ کو ہجرت کی جیسا آنحضرتؐ باوصف ایذا رسانی کفار کلمۂ حق ادا کرنے اپنے کو رسول اللہ کہنے سے باز نہ آئے ویسا ہی آپ بھی اپنا استحقاق خلافت علانیہ ظاہر کیئے گئے۔ جیسا رسولؐ اللہ نے حدیبیہ میں کفار سے دب کر بقول عمر خطاب مگر نہیں مصلحتاً صلح کر لی اور اپنے نام سے رسولؐ اللہ کا لفظ خود کاٹ دیا۔ ویسا ہی آپ نے ابوبکر سے صلح کر لی۔

اور بقول جناب عائشہ خطبہ میں فرمایا کہ ابوبکر مستحق خلافت ہیں دیکھو حدیث بیعت مندرجہ رسالہ ہذا جس میں بیعت کا وجود مفقود ہے اور جبکہ اس حدیث صدیقہ میں بیعت کا نہ کرنا ثابت ہے تو اور حدیثیں بمقابلہ قول صدیقہ مکذوب و مصنوعی ہیں۔ جیسا جناب رسالت پناہ کے اعوان و انصار روز بروز بڑھتے گئے ویسا ہی جناب امامت دستگاہ کے یاران جان نثار و سرفروشان وفاشعار روز بہ ترقی کرتے رہے جنگ جمل و صفین میں بقول ابن الحسن ذہبی مسعودی سنی المذہب نوے ہزار کا شمار تھا۔ دیکھو تشبیہ ہارونی کا تقیہ جیسا حضرت موسےٰ کے پہاڑ پر جانے سے امت موسوی گمراہ ہوئی سامری ملعون کے اغوا سے ویسا ہی بعد وفات رسولؐ خدا امت محمدی راہ حق سے پھر گئی بعض مخرب دین کی ترغیب و تحریص سے مماثلت یوشع بن نون یا حضرت علیؑ صفرا بنت شعیب زوجہ حضرت موسےٰ نے حضرت یوشع سے جنگ کی یوشع تیس سال تک زندہ رہے۔ ایک بادشاہ کافر سے صلح کر لی ویسا ہی حضرت علیؑ سے عائشہ زوجہ رسولؐ خدا نے جدال و قتال کیا۔ آپ بھی اسی عرصہ تک زندہ رہے اور ابوبکر و معاویہ سے صلح مصلحتاً بہ تقلید رسولؐ خدا کر لی۔ اب اس سے زیادہ صاف و صریح تشبیہات حضرت

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



ہارون و یوشع کیا ہوسکتے ہین۔
جیسا آنحضرتؐ کے اصحاب خاص مثل حضرت یاسر وغیرہ کو کفار مکہ نے مار تکلیفین
دین ویسا ہی امامت دستگاہ کے یاران باوفا خلیفہ بلافصل تصدیق کرنے والے
حضرت عمار و ابوذر و مالک اشتر وغیرہ کو خلفائے ثلاثہ کی حکومتون مین ایذائین و
مصیبتین جھیلنی پڑین دیکھو تاریخ اعثم کوفی سنی المذہب عمار یاسر کو خلیفہ ثالث نے
حق کلمہ کہنے پر اپنے غلامون سے پٹوایا اور خود بھی انکے پیٹ پر پیرو پر اس قدر
لاتین مارین کہ وہ بیہوش ہوگئے اور نماز مغربین اُن سے قضا ہوگئی حضرت ابوذر
غفاری شام مین تھے اور حق باتین کہا کرتے معاویہ نے خلیفہ صاحب سے شکایت
کی اُس پر حکم ہوا ابوذر کو ایک شتر برہنہ و لاغر پر سوار کراکے مدینہ روانہ کرو
اور اُس کے ساتھ ایک شخص وحشی و بدمزاج کریہہ منظر بدصورت کو بھیجو جو
رات دن اونٹ ہانکتا رہے ابوذر کو آرام نہ لینے دے چنانچہ اسی حیثیت سے
ابوذر مدینہ پہونچے شتر کی برہنہ پیٹھ اور کج رفتاری سے رانون کا چمڑا الگ آیا
اور قریب المرگ ہوگئے خلیفہ صاحب کے روبرو لائے گئے خلیفہ نے کلمات
ناملایم کہے ابوذر نے جواب ترکی بترکی دیا خلیفہ نے سزا دینی چاہی حضرت
علیؑ موجود تھے مانع ہوئے خلیفہ نے کہا خاک ہو تیرے منہ مین اے ابن
ابیطالب غرضکہ بڑی بحث و تکرار کے بعد ابوذر کو جلاوطن کی سزا ملی اور ابوذر
ربذہ کو چلے گئے۔ اسیطرح مالک اشتر کو ولید میخوار حاکم کوفہ کے جھوٹی شکایتون
پر جلاوطن ہونا پڑا۔ خلاصہ یہہ کہ حضرت علیؑ کو خلیفہ بلافصل سمجھنے والے خلفاء کی
عہد مین مخذول و مغلوب و مصیبت کش رہے جیسا رسول اللہ کہنے والے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



مکہ میں جیسا آنحضرتؐ کے گلوئے مبارک میں عقبہ بن معیط مردود نے چادر کا پھندا
ڈالکر خاص کعبہ میں کھینچا جس سے حضرت کا گلا گھٹ گیا ویسا ہی حضرت علیؑ کے گلے میں ریسمان
ڈالکر منافقوں نے کھینچا اور مکان جلانے کو آگ و لکڑیاں دروازہ پر جمع کیں بضعۃ الرسولؐ
کے پہلو پر دروازہ گرا دیا گھر کے اندر جو یاران با صدق و صفا جمع تھے اُن کے قتل پر
آمادہ ہوئے صحیح بخاری دیکھو عمر خطاب ان سب میں پیشرو تھے جیسا آنحضرتؐ اپنی
رسالت و نبوت ظاہر کرنے طائف کو تشریف لیگئے اور شیاطین طائف آپ کو مجنون
و دیوانہ وغیرہ کہکر دور تک توہین و استہزا کرتے پیچھے چلے آئے ویسا ہی حضرت
علی بھی شب کو جناب فاطمہ زہراؑ کو دراز گوش پر سوار کرکے اپنی خلافت بلافصل جو خم
غدیر میں ہوئی تھی استحقاقاً ظاہر کرنے کو مہاجر و انصار کے دروازوں پر پھرے
اور فرمایا اے نااہلو کور باطنو منافقو کل کی بات بھول گئے اور رسول اللہؐ
کی وفات ہوتی ہی خدا اور رسولؐ کے حکموں سے انحراف کرتے ہو۔ میں وہی علیؑ
ہوں جسکا ہاتھ تھام کر اپنے برابر منبر پر بلند کرکے خم غدیر میں رسول اللہؐ نے بحکم خدا
فرمایا تھا من کنت مولاہ فعلی مولاہ۔ اور یہ تمہارے نبیؐ کی نور نظر
لخت جگر فاطمہؑ بنت رسول اللہ ہیں جنکو گمراہان وادی ضلالت و شقاوت ایذائیں
دیتے ہیں اُن کا رزقہ چھینتے ہیں جو میراث پدری ہیں اُن کو اُن کے پدر عالی مقدار نے
بحکم خدا دیا تھا۔ یہ حسنؑ و حسینؑ رسول اللہؐ کے فرزند دلبند ہیں جو اپنے جد بزرگوار
کے انتقال پر ملال و اپنے باپ و ماں کی مصیبتیں دیکھکر روتے تڑپتے بلبلاتے ہیں
اور کوئی نہیں پوچھتا جیسا طائف والوں نے آنحضرت کو دیوانہ و مجنون کہا اُس وقت
میں بھی شاید حضرت علیؑ کی نسبت یہہ کلمات استعمال ہوئے ہوں۔ مگر جو مرتبہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



شیاطین طائف کی سنت ادا کر رہے ہین (بصورت دلوا فگان کس بپر پساد)
اور یہ حفظ پاس ننگ و ناموس کا بھی فقرہ جو پیر صاحب کی ایجاد ہے
خیر یہان تو شب کا پردہ حائل تھا اور مظلومیت کی حالت مگر جنگ جمل مین جناب
عائشہ اونٹ پر سوار روز روشن مین ہزارہا نواصب و خوارج کی صف مین حاضر ہوکر
زبان مبارک سے اقتلو العلی و الکفار کا نعرہ مارتی تھین۔ اور معاذ اللہ بروایت
بخاری رسول اللہ کے کاندھے پر چڑھ کر رقاصونکا ناچ دیکھین۔ وہان ننگ و ناموس
کا محافظ کون تھا۔ نعوذ باللہ من ذالک۔ جیسا آنحضرت نے باوجود ظلم وجور
کفار مکہ و توہین و تذلیل خود حالانکہ صدیق اکبر و فاروق اعظم ذو النورین ایسے مغرب
سے مشرق تک اسلام پھیلانے والے اشد علے الکفار وغیرہ مصاحب
خاص موجود تھے کسی کافر پر تلوار نہ اٹھائی نہ انکی تلوار کسی کافر کے گرد پھری یہانتک
کہ کفار کے خوف سے غار مین پوشیدہ ہوئے ویسا ہی حضرت علی کی بھی تلوار
زمانہ معتین تک کسی مرتد و منافق کے گرد نہ پھری اور صبر و شکر جسکا حکم تھا فرماتے
رہے مگر ہان جیسا رسول اللہ کو بعد عرصہ دراز سرکشی و زیادتی کفار کی وجہ سے
حکم جہاد ملا ویسا ہی حضرت علی کو بھی جنگ جمل و صفین و نہروان مین نواصب و
خوارج کو فی النار کرنے کا حکم ملا جو اسلام کی تاریخ مین بے نظیر اور عدیم المثال ہے
تاریخ دیکھو دی سنی المذہب دیکھو جنگ جمل مین تیرہ ہزار نواصب و خوارج قتل ہوئے
اور آپ کے ہمراہیان با ایمان مین سے صرف پانچ نفر نے شہادت پائی اللہ اکبر
دیکھو حق و باطل مین کیسا فرق ہوتا ہے۔ ایسا ہی رسول اللہ کی حرب و ضرب مین
ہوا ہے کہ اکثر فی ہزار ایک لیکے کافر اگر ہزار جہنم واصل ہوئے تو مومن ایک خلد جنت

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



جنگ صفّین کا حال تاریخ مذکورہ مین دیکھو ستائیس ۲۷ لڑائیان ہوئین شامیون کے کشتون کے پشتے اور انبار ہوگئے مگر یہان وہی معدودے چند نفر وان مین بھی یہی حال ہوا واقعات تاریخی دیکھنے سے لطف آتا ہے۔

پس اب غور سے دیکھو رسول اللہ کا دس گیارہ برس مکہ مین اُس طرز و طریقہ سے رہنا جو اوپر مذکور ہوا۔ قل یا ایّھا الکافرون کا نازل ہونا۔ بعد علیہ السلام بھی حدیبیہ مین شرائط کفار کو غلبہ سمجھ کر صلح کرنا اپنا رسول اللہ لکھنا بلکہ اس لفظ کو خود محو کر دینا۔ غار مین پوشیدہ ہونا وغیرہ وغیرہ۔ بعدہ حضرت علیؑ کا یہ فرمانا کہ انسان کو چارہ نہین امیر سے نیک ہو یا بد ہو جن کو اُس کی حکومت مین بسر کرنا چاہیئے۔ پھر اب کیا اعتراض باقی رہا جیسا خدا نے اور اُس کے رسولؐ نے کیا بعینہ وہی حضرت علیؑ نے اگر خدا ئے قادر مطلق کفار مکہ کا تختہ مثل قوم لوطؑ الٹ دیتا۔ رسولؐ اللہ ابوجہل و ابوسفیان کی سرداری بزور شمشیر چھین لیتے اور خود امیر مکہ بنجاتے شروع ہی سے جہاد شروع کر دیتے تو حضرت علیؑ بھی سب ہی کچھ کر دکھاتے مگر یہان تو اطاعت خدا و رسولؐ کا طوق گلے مین پڑا ہوا تھا کیونکر خلاف حکم دم مارتے۔ اگر کوئی کہے ابوبکر وغیرہ کی بیعت کی اُن کی اطاعت مین رہے شورہ خلافت مین شریک رہے اُن کے پیچھے نماز پڑھا کیئے۔ ہم کہتے ہین بیعت کرنا قول عائشہ صدیقہ سے ثابت نہین۔ خلافت مین نہ شریک ہونا خط معاویہ بنام محمد ابی بکر سے ثابت ہے (علیؑ کو امر خلافت مین اُنھون نے یعنی ابوبکر و عمر نے اپنا شریک نہ کیا اپنی باتون کی اُن کو خبر نہ دی) نماز کا پڑھنا بھی تحقیق نہین لو فرضنا اگر بقول اہل سنت رسول اللہ نے عبدالرحمن بن عوف کے پیچھے نماز



jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



پڑھی ویسا ہی حضرت علیؑ نے بھی پڑھ لی ہوگی - اور جب یہ مسئلہ حضرات شیعہ ایجاد کر لیا ہوگا اطاعت خدا اور رسولؐ میں تھی خلفاء کی اطاعت کیسی وہ اپنی خلافت میں مصروف تھے اپنے گھر قرآن جمع کرنے میں دیکھو خلفاء کے عہد میں صدہا لڑائیاں ہوئی ہونگی کسی میں بھی حضرت علیؑ شریک ہوئے ہرگز نہیں - پس جیسا اور لینا وخود رسول اللہ غیروں کی حکومتوں میں بسر کرتے رہے ویسا ہی آپ بھی غرضکہ جیسا رسول اللہ کو حالت قیام مکہ و صلح حدیبیہ وغیرہ میں حکم تھا ویسا ہی حضرت علیؑ کو سمجھ لینا چاہیئے سر مو فرق نہیں ہے -

اب سنیئے اسلام برائے نام جو بعد انتقال جناب رسولؐ خدا خلفائے ثلثہ نے جاری کیا اور اب تک کثرت کے ساتھ باقی ہے اگر نظر انصاف سے دیکھا جاوے تو ایمان حقیقی کے ساتھ ہرگز مناسبت نہیں رکھتا جس سے تصدیق بالقلب واقرار باللسان کہتے ہیں کیونکہ جب کتاب اللہ میں مخالفت و طریقہ رسولؐ اللہ میں منافقت بقول مخبر صادق پیدا ہوگئی تو اُن کی تبعیت و بجا آوری احکام میں بُعد المشرقین کا فاصلہ رہا اور جبکہ اسلام حقیقی بطرح طرح کی ایجادیں اور اختراعات حسب تصدیق رسول اللہ کی گئی تو وہ اسلام کہاں جو رسولؐ خدا کے عہد مبارک میں تھا لیں ظاہر ہے کہ اسلام حقیقی جس سے خدا اور رسولؐ کی اطاعت مشتق ہے ہرگز نہ رہا ہاں سیرت شیخین وسنت جماعت یعنی جن امور پر عام نے اجماع واتفاق کر لیا ہے وہی سنت واجب التعمیل قرار پاگئی خدا ورسولؐ کے حکموں کی ضرورت نہ رہی - دیکھو بعد وفات عمر خطاب حضرت علیؑ اور عثمان خلافت کے لیئے جب منتخب کیئے گئے تو پہلا سوال اُن سے یہی ہوا کہ سیرت شیخین پر عملدرآمد کرنا ہوگا حضرت علیؑ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نے انکار کیا وہ محروم رہے۔ عثمان بن عفان نے اقرار کیا اُن کو منصب خلافت مل گیا۔ دیکھو صحیح بخاری و تاریخ اہل سنت۔ جملہ بنی ہاشم نے بیعت نہ کی اور علحدہ رہے۔

پس ابتدا سے جو اسلام کی بنیاد بگڑی یعنی جس کی لاٹھی اُس کی بھینس ابتک سنبھلی۔ جس نے کچھ دنیا کے شعبدے و کرشمہ دکھائے لقمہ تر کی چاٹ دی ہزاروں لاکھوں شہد کی سی مکھی ٹوٹ پڑے نہ خانہ خدا کو چھوڑا نہ مدینہ رسولؐ کو کتاب اللہ میں مخالفت طریقہ رسولؐ اللہ میں مفاسد عظیم ہو ہی چکے تھے۔

پھر اب کیا خوف تھا اسلام کے پردہ میں ہر مجدد و مقلد خود رائے و قیاس کو میں لمن الملک بجانے لگا اور اسلام کو جس طریقہ پر چاہا دھر گھسیٹا ہزار منھ ہزار باتیں بیچارا اسلام عجب کشمکش میں پڑا ہے کس کی سنے اور کس کی مانے جس نے علم خلافت و امامت بلند کیا اُسکے سایہ میں موجود۔ گزشتہ انقلابات کو جانے دو اسی زمانہ کے اسلام پر غور کرو۔ ہندوستان ہی میں اسلام کی کیا کیفیت ہے۔ شیعہ اہل حق تو اس اسلام کو دور ہی سے سلام کرتے ہیں اہل سنت میں باہم خلفشار جو ہو رہا ہے تماشے کے لائق ہے۔

جس کا کچھ مختصر سا ذکر اوپر اس رسالہ کے کیا گیا ہے اور لطف یہ ہے کہ ہر فرقہ اپنے کو ناجی اوروں کو ناری بناتا ہے اور رسولؐ خدا کی حدیث بھی صرف ایک فرقے کے ناجی ہونے کی مصدق ہے پس اس حساب سے بھی بجز فرقہ مخصوص کے کل فرقہائے اسلامی ناری ہونگے اور اسلام بدتر از کفر سمجھا جائیگا اب دیکھو ناجی ہونے کی بھی تخصیص خاص ہے پر قرار پائی نہ عام ہر او ردہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



اسلام جو مشرق سے مغرب تک پھیلا محض بےکار و بےسود رہا۔ نہ گھر کا نہ گھاٹ کا انصاف اور ایمان سے اگر دیکھا جاوے تو یہ انقلابات و مفاسد و مخالفت و منافقت اسلام مین جو ظاہر ہوئے اُن کی بنیاد ابتدائی صرف حبّ جاہ و مناصب دنیاوی تھے جس نے خدا و رسولؐ کے احکام صاف و صریح سے روگردان کر کے اختراعات و ایجادون پر آمادہ کیا۔ آیات بینات مین تاویلین عجیب توجیہین رکیک الفاظ کے معنون مین اُلٹ پھیر زیر زبر پیش اعراب کے زور سے اپنے خاطر خواہ معنے نکال لینا غرضکہ کیا کچھ نہین ہوا۔ دیکھو ایک مختصر آیہ کریمہ وضو کا ہے۔ (فاغسلوا وجوھکم وایدیکم الی المرافق وامسحوا برؤسکم وارجلکم الی الکعبین) صاف معنے یہ ہین۔ غسل دو اپنے مُنہ کو اور ہاتھونکو کہنی تک اور مسح کرو اپنے سر کو اور پیرون کو ٹخنون کے جوڑ تک۔ پس اس ارجلکم پر وہ چڑہائی ہوئی اور زیر زبر پیش کے زور سے وہ تاویلین اور توجیہین نکالی گئین کہ پیرون کو دھونا جزاً قایم کردیا گیا ہزارون دلیلین لاکھون توجیہین بنائی گئین حالانکہ دھونا مُنہ اور ہاتھونکا اور مسح کرنا سر اور پیرونکا بالکل علحدہ ہے نہ سیاق نہ سباق نہ ربط نہ ضبط مگر وہی مرغے کی ایک ٹانگ۔

رسول اللہؐ کے عہد مبارک مین اعراب زیر زبر پیش کہان تھا سب لوگ سیدھی طرح سے پڑہتے پڑہاتے رہے نہ اختلاف ہوا نہ بحث اور جب قرأت مین کسی کو شبہ ہوا آنحضرتؐ نے اصلاح فرمائی۔ اسی طرح عملدرآمد مدت تک ہوتا رہا۔ یہ تو ظاہر ہے کہ وقتاً فوقتاً جو سورہ و آیت نازل ہوئی وہ تحریر کی گئی لوگ پڑہتے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



پڑھا کرتے رہے ہاں جمع ہو کر مجلد نہ کیا تھا متفرق تھا۔

دیکھو حدیث ترمذی اسلام عمر خطاب ابن سعد اور ابو العلے اور حاکم اور بیہقی انس سے روایت کرتے ہیں۔ عمر خطاب بارادہ قتل رسول اللہؐ تلوار کمر سے نکال کر گھر سے باہر نکلے راہ میں بنی زہرہ میں سے ایک مرد ملا اور پوچھا کہاں جاتے ہو عمر نے کہا محمدؐ کو قتل کرنا چاہتا ہوں اُس نے کہا بنی ہاشم سے کیونکر اِس ملے گا عمر نے کہا شاید تو بھی بے دین ہو گیا وہ بولا اس سے زیادہ تعجب کی بات تم کو سناؤں تم کو خبر نہیں تمہاری بہن اور بہنوئی دونوں بے دین ہو گئے۔ عمر یہ سنکر اپنی بہن کے گھر آئے اُسوقت ایک انصاری خباب بن الارث سورہ طٰہٰ پڑھ رہے تھے عمر کی آہٹ پاکر خاموش ہو رہے اور کسی گوشہ میں چھپ گئے۔ عمر نے بہن اور بہنوئی سے پوچھا یہ نرم آواز کس کی تھی دونوں نے کہا آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ عمر نے کہا تم دونوں بے دین ہو گئے ہو۔ بہنوئی نے کلمہ حق کہا عمر نے اُسے زمین پر پٹک کر خوب مارا بہن چھڑانے آئی اُسے بھی ایک طمانچہ رسید کیا تب اُس نے غصہ میں آکر کہا کہ خدا وحدہٗ لاشریک ہے اور محمدؐ اُس کے رسول۔ عمر نے کہا وہ صحیفہ جو تم پڑھ رہے تھے مجھے دکھاؤ۔ بہن نے کہا تو ناپاک ہے ایسی کتاب بجز پاک لوگوں کے دوسرا نہیں چھو سکتا۔ جا غسل کر۔ عمر نے غسل کیا بہن نے صحیفہ دیا پڑھنے لگے اور معقول ہو کر حضرتؐ کی خدمت میں آکر مسلمان ہو گئے۔

پس ثابت ہو گیا کہ ابتدائے بعثت سے قرآن کا لکھا جانا شروع ہو گیا تھا اور مسلمان دیکھ کر پڑھا کرتے تھے۔ حضرت علیؑ نے قرآن جمع کیا اور پیش کر کے چاہا مسلمان لوگ اِسے استعمال کریں مگر پسند نہ ہوا جنکی نسبت حضرت رسول خداؐ کی حدیث مقبولہ فریقین

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



موجود تھی (قرآن علیؑ کے ساتھ اور علیؑ قرآن کے ساتھ) پس آپ سے زیادہ قرآن کے رموز و نکات و معنی و مطالب کو کون جان سکتا ہے۔ رسول خداؐ کی پیشین گوئی پوری ہونی چاہئیے سو ہوئی یعنی کتاب اللہ میں مخالفت پیدا ہو گئی اور جبکہ مثل خلافت کے عام کا رجحان اس قرآن مروجہ پر ہو گیا تو پھر کوئی کوشش مفید و کارگر نہ ہوئی ہاں جو لوگ مصدق حکم خدا و رسولؐ تھے یا اب ہیں وہ مخالفت و منافقت سے دور رہکر آیات بینات کے معنی و مقاصد شان نزول صاف اور سیدھے طریقہ پر سمجھتے ہیں نہ تاویل کرتے ہیں نہ توجیہ نہ وہم نہ قیاس۔

قرآن موجودہ بیشک منزل من اللہ ہے کسی طرح کا شک و شبہ نہیں ہے۔

بعض محقق علمائے حضرات شیعہ نے جو کمی الفاظ ہونا کتب اہل سنت سے ثابت کیا ہے وہ بہت صحیح ہے کیونکہ مثل عبداللہ ابن مسعود وغیرہ صحابی آنحضرت نے قبول کیا ہے کہ عہد مبارک رسول اللہ میں ہم اسی طرح پڑھتے تھے جیسا آیہ کریمہ یا ایھا الرسول بلغ۔ میں ملا کاشانی کی تفسیر سے اِنّ عَلِیًّا مَولَی المومنین۔ امام فخر الدین رازی نے بہ نقل سیوطی بیان کیا ہے کہ ابن مسعود سورہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کو داخل قرآن نہ جانتے تھے یہ روایت اکثر کتب اہل سنت میں مذکور ہے امام رازی کہتے ہیں کہ اس سے لازم آتا ہے یا قرآن صحابہ کے زمانہ میں متواتر نہ ہو یا ان صحابیوں کو کافر قرار دیں کیونکہ منکر حرف واحد قرآن کا کافر ہے اور دونوں صورتوں میں بدیہی فساد لازم آتا ہے پس دیکھو ابن مسعود کیسے صحابی ہیں اُن کے بیان کی کہاں تک وقعت رہی کہ فخر رازی سا امام اہل سنت اُن کے رد قول میں فساد ظاہر کرتا ہے اور بیشی آیات بھی تسلیم کرتا ہے پس اہل سنت ہی کے یہاں کمی و بیشی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



قرآن میں جھگڑا ہے۔

پھر کیف بسبتی الفاظ پر علمائے شیعہ نے رائے نہیں دی پس جو کچھ موجود رہا اور ہے واجب التسلیم و تعمیل۔ ہمکو نہایت تعجب ہے کہ جو قرآن عہد خلافت اول میں زید بن ثابت صحابی نے بحکم خلیفہ اول جمع کر کے مجلد کیا اور زمانہ خلافت ثانی تک شہر بلد آئمہ ہوا وہ کیوں غیر مفید و بے کار تصور ہوا اور تمام جلدیں اطراف وجوانب سے طلب ہو کر جلادی گئیں۔ مروان کی وزارت میں پھر قرآن بطرز جدید جمع کیا گیا جس کی ترتیب شان نزول میں فرق رہا آیات مکی و مدنی کا کچھ خیال نہ کیا۔ اگر خدا نے لوح محفوظ پر وعدہ حفاظت کیا تھا تو یہ حفاظت کیسی جو رسول اللہ سے زمانہ خلافت ثانی تک جو قرآن رائج الوقت اور مخزن دین و دنیا تھا وہ کیوں غلط سمجھا گیا اگر صحیح تھا تو کیوں جلایا گیا۔ اصل بات یہ ہے کہ مخبر صادق کا قول کیونکر نہ صادق ہو مخالفت کتاب اللہ کا بانی و موجد مروان مطرود وزیر اعظم خلیفہ ثالث کو فرمایا تھا وہی ہوا جس سے خلیفہ ثالث پر یہ دھبہ تا قیام قیامت باقی رہا اور انھیں کے نامہ اعمال میں قرآن سوزی لکھی گئی اگر براہ نادانی یہ اعتراض کیا جاوے کہ حضرت علیؑ نے اپنی خلافت میں اپنا قرآن جمع کیا ہوا کیوں نہ جاری کیا اور مخالفت کتاب اللہ کو نہ مٹایا۔ جواب یہ ہے کہ یہی اعتراض معاذ اللہ رسول خدا پر بھی ہو سکتا ہے۔ آنحضرت نے قرآن کو جمع کیوں نہ کیا اور کیوں اسطرح چھوڑ گئے کہ ہر خلافت میں بطرز جدید جمع کرنے کی نوبت پہونچی اور مخالفت پیدا ہو گئی۔ مگر نہیں آنحضرتؐ نے قرآن جسطرح نازل ہوتا رہا کاتب وحی سے لکھوا دیا کرتے جمع کر کے مجلد کرنے کی ضرورت نہ سمجھی کیونکہ خود ہی قرآن ناطق تھے مگر ہاں یہ ضرور فرما دیا کہ کتاب اللہ میں مخالفت اور طریقہ رسول خدا میں پیدا کرنے والا فلاں مردود مطرود

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



سے اس سے ہوشیار رہنا اُس کے مکر و فریب مین نہ آنا دین مین ایجادین نہ کرنا مگر بجز خاص قدسی صفات کے عام نے نہ سنا اور وہی ہوا جو آنحضرتؐ نے فرمایا دیا تھا۔

حضرت علیؑ کو اتنی فرصت ہی کہاں ملی کہ اپنا قرآن جاری کرتے ادھر خلافت ظاہری کی بسم اللہ ہوئی اُدھر جناب عائشہ بصرہ مین آ گودین اور علم بغاوت و مخالفت بلند کر کے جدال و قتال پر آمادہ ہوئین مجبور اُنکا شر دور کرنا ضرور ہوا آپ اُس طرف متوجہ ہوئے اور لڑ بھڑ کر انکا قصہ تمام کیا تھا کہ معاویہ شامی مدعی خلافت ہو کر صفین مین صف آرا ہوا اُس سے بہت لڑائیاں پے در پے ہوئین۔ دیکھو تاریخ ذہبی مسعودی [illegible]

حضرت علیؑ نے قبل شروع ہونے لڑائی کے معاویہ کو پیغام بھیجا کہ مین نے کلام اللہ سے تم پر حجت ختم کی اور کتاب اللہ سے دعوت کی اور مین نے تمہارے لیئے صاف رستہ چھوڑ دیا بتحقیق اللہ مکارون کو نہین ہدایت کرتا۔ شامیون نے ایک نہ سنی اور جنگ پر تل گئے عمار یاسر صاحب خاص رسولِ خدا و علی مرتضےٰ صف جنگ مین پہونچکر للکارے اے آدمیو کوئی خدا کی طرف چلنے والا ہے جو بڑا مرتبہ پاوے خدا کی قسم ہم قرآن کی تاویل پر تم سے لڑینگے جیسا کہ اُس کے نزول پر لڑے ہم نے تم کو پہلے قرآن کی حقیقت پر مار مار کر سقر بنایا آج ہم اُس کی تاویل کا اقرار مار مار کر تم سے لیتے ہین تاکہ حق جاری ہو۔ جب معاویہ مغلوب ہوا اور جنگ سے مجبور تو پانچسو قرآن نیزون مین باندہ کر بلند کیئے اور براہ فریب ہمراہیان حضرت علیؑ مین تفرقہ ڈالدیا چنانچہ اشعث بن قیس وغیرہ نے کہا کہ ہم تو کتاب خدا قبول کرتے ہین اُس سے نہین پھرتے۔ حضرت علیؑ نے فرمایا ازوف ہو تم پر اُنھون نے یہ قرآن اس لیئے نہین اٹھائی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



کہ وہ اُن کو جانتے اور مانتے ہین فقط مکر و فریب و جعلسازی سے یہ قرآن نیزون پر بلند کئے ہین اور مین اسی واسطے تو اُن سے لڑتا ہون کہ وہ قرآن کا حکم مانین اُنھون نے تو اللہ کی نافرمانی کی اور قرآن کو پیچھے چھوڑ دیا۔ مین قرآن ناطق ہون میرا کہنا مانو اور سچ پر قایم رہو مین خوب جانتا ہون معاویہ اور عمرو عاص اور ابن ابی معیط و حبیب بن مسلمہ فہری تابعہ وغیرہ دیندار اور قرآن کے عامل نہین ہین اور مین اُن کو خوب جانتا ہون اور اُنکے چھوٹے بڑون کو جانتا ہون کہ نہایت بدترین اطفال و مردان ہین۔

آخر اس قرآن کی ضمانت وکفالت پر معاویہ نے جو عہد وفا کیا وہ ظاہر ہے دیکھو کارروائی عمرو عاص و ابوموسیٰ اشعری ؎

حافظا مے خور و رندی کن و خوش باش ولے
دام تزویر مکن چون دگران قرآن را

بعدہ خوارج نہروان کو بزور ذوالفقار شرربار فی النار کیا اور کوفہ مین واپس تشریف لاکر جام شہادت نوش فرمایا۔ پس قرآن کا رائج کرنا ایسے انقلابات عظیم مین کیونکر ممکن تھا اور اگر فرصت بھی ملتی تب بھی بتدریج اسی قرآن مروجہ کو عمل فرما دیتے اور جو اختلافات و منافقت معنی و مطالب و مقاصد مین ہوئے ہین اُن کو دور کر دیتے نہ یہ کہ تمام دیار و امصار سے جلدین قرآن کی منگا کر جلا دیتے نعوذ باللہ منہا۔ پس جیسا جناب رسول خدا باوجود خواہش دلی و عزم قلبی خوف قوم عایشہ سے خانہ خدا کی تعمیر نہ کر سکے ویسا ہی حضرت علیؑ اپنا جمع کیا ہوا قرآن نہ جاری کر سکے دیکھو کیسی بنا سنت نکلی ہے۔

اب حدیثون کا طومار وا انبار دیکھو نہ حصر ہے نہ انتہا ہر فرقہ اسلامی ان حدیثون سے اپنا



jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



مطلب نکال لیتا ہے اور ہر ایک جدا مذہب قائم کرتا ہے قریب اُنتی فرقے کے تو شیعہ
ہو گئے ہیں خبر نہیں اور کس قدر ہوئے اور انہیں حدیثوں کے وسائل و ذرایع سے
ہزار دو ہزار اور مذاہب قرب قیامت تک ظاہر ہو جائینگے - حدیثیں کیا ہیں ایک
بڑے دوا فروش کی دوکان کی دوائیں ہیں جو ہر مرض کے لیئے مل سکتی ہیں خود علماءِ
اہل سنت نے اقرار کیا ہے کہ لاکھوں حدیثیں مصنوعی و موضوعات سے ہیں اہل سنت
کی مسند ابو حنیفہ خوارزمی میں لکھا ہے کہ کہا یحییٰ بن معین نے کہ واقدی نے بیس ہزار
حدیثیں بنائیں اور رسول خدا کی طرف اُن کی نسبت کی شافعی نے کہا کہ واقدی کی کتابیں
سراسر کذب و لغو ہیں - انہیں واقدی صاحب کو امیر المومنین فی الحدیث کا لقب
ملا ہے پس اہل سنت کے ایک عالم کا یہ حال ہے کہ بیس ہزار حدیثیں بنا کر رسول خدا پر
تہمت لگائی اور وہ حدیثیں سنی ہوں اور شائع ہوں تو کیا ٹھکانا - ابو جعفر اسکافی نے
بجواب حافظ عثمانی کیا خوب تقریر کی ہے یہ سب جانتے ہیں دولت و سلطنت
اُنہیں کے موافق ہوتی ہے جو ارباب سلطنت کے ہم آواز ہوں اور قدر و منزلت
اُنھیں علماء و شیوخ کی ہوتی تھی جو فضائل ابو بکر بیان کرتے بنی اُمیہ کی اسباب
میں کس قدر تاکید و سختی ہے کہ بدون اس کے کسی طرح دنیا سے تمتع ممکن نہیں پس
محدثین نے کوئی دقیقہ ایسی روایات کے بنانے میں اُٹھا نہ رکھا اور چونکہ یہ امر بدون
اخفائے مناقب علیؑ ابن ابیطالب ممکن نہ تھا ہر طرح درپے ہوئے کہ ذکر علی و
اولاد علیؑ کو محو کریں اور اُن کے فضائل و مناقب و سوابق کو مٹائیں چنانچہ اسی لیئے
سب کو برانگیختہ کیا کہ آنحضرت کو سب و شتم کریں اور فقیہ و محدث و قاضی و متکلم سب کے
سب لوگوں کو عقوبت سلطانی سے ڈراتے ہیں کہ اُن کے فضائل نہ بیان کریں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



محدثین حضرت علیؑ کا ذکر ہی نہیں کرتے نہ نام لے سکتے ہیں اور اہل مذاہب جس قدر ہیں وہ سب اسی بات پر تلے بیٹھے ہیں کہ فضائل و مناقب اہلبیت اطہار باطل کردیں تاویلات بعیدہ اور حیلہ و مکر سے کام لیں۔ خارجی ہوں یا ناصبی عثمانی ہوں یا معتزلی یا جو فرقے ان فرقوں سے نکلے سب کی یہی خواہش ہے کہ فضائل اہلبیت کو مخفی کریں۔ زمانہ معاویہ و یزید سے مابعد سلاطین بنی امیہ تک جو اسی حال تک رہا کوئی دقیقہ سب و شتم لعن و تبرا کا اٹھا نہ رکھا اور یہ امر ظاہر ہے کہ سلاطین و ملوک کوئی دین و مذہب یا بدعت جاری کرتے ہیں تو اپنی رعایا کو اس کی تعمیل پر ایسا مجبور کرتے ہیں کہ اس دین و مذہب کے سوا دوسرے سے واقف تک نہ ہوں دیکھو حجاج بن یوسف نے جو عامل عبدالملک بن مروان تھا علاوہ ان ظلم و ستم کے جو اہلبیت اطہار و خانہ خدا و مدینہ رسولؐ میں کیئے لوگوں کو اس بات پر مجبور کیا کہ قرآن کو بقرأت عثمان پڑھیں اور قرأت ابن مسعود و ابی بن کعب کو ترک کریں جو رسولؐ خدا کے عہد مبارک سے جاری و ساری تھی بیس برس اس کی سلطنت رہی مگر اس کی زندگی ہی میں تمام ملک عراق قرأت عثمانی پر متفق ہو گیا اگر ابن مسعود و ابی بن کعب کی قرأت پر کوئی پڑھتا تو اسے وہ لوگ قرآن ہی نہ سمجھتے بلکہ موضوعات سے خیال کرتے۔

وضع حدیث کے مرض میں ایک بڑی جماعت مبتلا ہو گئی جن کے مقاصد و مطالب جدا گانہ تھے بعض ان میں زنادقہ ہیں مثل مغیرہ بن سعد کوفی و محمد بن سعید شامی جنہوں نے صرف شک پیدا کرنے کی غرض سے حدیثیں بنائیں۔ ابوالعینا خود مقر ہے کہ ہم نے اور جاحظ نے حدیث فدک بنائی اور شیوخ بغداد کے روبرو پیش کی سب نے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



قبول کرلیا مگر ابن تیمیہ ہادی نے کہ وہ جان گیا کہ اول حدیث آخر سے نہیں ملتی یعنی بے ربط ہے سلیمن بن حرب کہتا ہے کہ ایک شیخ مجہول الاسم کی خدمت میں گیا دیکھا وہ رو رہا ہے وجہ پوچھی اُس نے بیان کیا کہ چار سو حدیثیں وضع کرکے کتاب میں داخل کردیں اب کیا کروں اکثروں نے صرف در دِ دین و تحفظ قرآن مجید کے لیئے حدیثیں بنائیں تاکہ لوگ فضائل اعمال کیطرف رغبت کریں مثل ابی عصمہ و نوح بن مریم مروزی و محمد بن عکاشہ کرمانی و احمد بن عبداللہ جو یباری وغیرہ چنانچہ کسی نے ابی عصمہ سے پوچھا کہ تم اس قدر حدیثیں ہر سورہ کی فضیلت میں ابن عباس سے بذریعہ عکرمہ روایت کرتے ہو مگر او شاگردان عکرمہ ایسے واقف نہیں ہیں تو ابی عصمہ نے کہا کیا کروں میں نے دیکھا کہ لوگ فقہ ابو حنیفہ و مغازی ابن اسحاق میں مشغول ہیں اور قرآن سے بالکل روگردان ہو رہے ہیں اسلیئے میں نے قربتاً اللہ یہہ احادیث وضع کیں بہرکیف جب واضعین حدیث کی یہہ کثرت اور اُن کے مقاصد کی یہہ حالت ہو سلطنت کا وہ تقاضا مذہب کے وہ اغراض تو ایسی صورت میں مدح خلفائے ثلٰثہ اور توہین حضرت علی و اہل بیت اطہار میں موضوعات کا بننا اور مشہور ہونا کوئی بڑی بات نہیں ہے۔

مگر ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ نور خدا ہمیشہ غالب ہوتا رہا اور حضرت علیؑ و اہل بیت اطہار کے فضائل و مناقب بڑھتے رہے اور اُن کے اعوان و انصار جن کو جناب رسولؐ خدا نے بلقب مکرم و معظم شیعان علیؑ مخاطب فرمایا ہے ابتدا سے علیحدہ اور ان انقلابات اسلامی سے دور رہکر اطاعت خدا و رسولؐ و خلیفہ برحق میں ثابت قدم و راسخ دم ہے۔ مگر وہ ہی قلیل مِنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

دیکھو ازالۃ الخفاد و روایت بخاری جب خلیفہ دویم عمر خطاب پر ابولولو نے وار کاری لگا تو عبداللہ ابن عباس سے خلیفہ صاحب نے کہا کہ کیا یہ امر تم لوگوں کے مشورہ سے ہوا اور جب وقت موت اضطراب و قلق و بےچینی شروع کی تو ابن عباس نے تسکین دی کہ تم صحبت رسولؐ خدا و ابوبکر میں رہے چنین و چنان اسپر آپ بولے کہ جو کچھ ہمکو خوف و الم ہے وہ سب بدولت تمہارے و تمہارے اصحاب کے ہے۔ لیس ثابت ہوا کہ ہم وان کے یاران باصدق وصفا ہمیشہ الگ رہے۔ اور حضرت علیؑ کو خلیفہ برحق بلافصل سمجھا کئے ہر ایک عہد ہر ایک سلطنت میں شیعان علیؑ کی تبرا و محبت علی الاعلان ہوتی رہی اور شیعہ عام کے خاص لوگ خدا کے نزدیک عزیز اور برگزیدہ تھے حسب قاعدہ کلیہ انبیائے آدم تا ایندم۔ دیکھو بعصر کہ کربلا میں کئی لاکھ شامیان ناہنجار کے مقابلہ میں صرف بہتر نفر مقبول بارگاہ ایزد جل و علے قرار پائے بعدہ انتقام خون شہیدان راہ خدا کے لئے لاکھوں حق پرست کامل الایمان ظاہر ہوگئے بنی امیہ کے ظلم و جور تخریب خانہ خدا و رسولؐ بیعت عبودیت کے زمانہ میں خدا کی شان اس کا فضل شامل حال تھا خود یزید علیہ اللعن نے حضرت زین العابدین علیہ السلام کو پیغام بھیجا کہ آپ اس فتنہ و فساد سے علیحدہ ہو جائیں چنانچہ آپ معہ اہل بیت و اصحاب خاص مدینہ سے نکلکر ایک دیہہ میں سکن پذیر ہوئے۔ مدینہ میں جو ہونا تھا ہو گیا۔ اسیطرح ہر زمانہ میں آئمہ معصومین علیہم السلام و انکے شیعہ با ایمان و الیقان وہی قلیلاً من عبادی الشکور موجود رہ کر نور ہدایت سے اسلام حقیقی کو چمکاتے رہے اور خدا کی وحدانیت رسولؐ اللہ کی رسالت وصی رسولؐ کی بلافصل خلافت پر منافقین امت کو رغبت دلاتے۔ تا اینکہ آج کروڑوں قدسی الانفاس خدا کے نام لیوا رسولؐ اللہ

کہنے والے بعثت کے بعث نہ سمجھنے والے خدا کے وعدہ پر ایمان رکھنے والے خلافت
بلافصل کے قائل ہو بیہودہ ہیں اللہم زد فزد جو خدا کو واحد یکتا قادر مطلق بے زوال اور
محمد کو رسول صلعم مقبول خاتم الانبیا محبوب رب دوسرا بشیر و نذیر مصرع بعد از خدا
بزرگ توئی قصہ مختصر ۔ اور علی ع ابن ابیطالب کو ولی اللہ وصی و جانشین
و خلیفہ بلافصل رسول صلعم اللہ و ان کی اولاد امجاد کو یکے بعد دیگرے امام ہونے والے سردار
اُمت جانتے اور اس اعتقاد کو اپنا ایمان مانتے ہیں پس اسلام حقیقی جس کی نسبت
خداوند جل و علا نے رضیت لکم الاسلام دینا فرمایا ہے یہی باقی ہوس ۔
دیکھو علامہ تفتازانی نے تصریح کی ہے کہ شیعہ مذہب علی ع سے مناسبت کلی رکھتے
ہیں اور شاہ عبد العزیز نے بھی شیعوں کو محب اہل بیت اطہار ہونے کا اقرار کیا ہے
بلکہ مولوی عبد الحلیم پدر فاضل مولوی عبد الحی لکھنوی فرنگی محل نے
تو اس اقرار متابعت و دعاوی شیعہ کے ساتھ چار و ناچار حقیقت مذہب شیعہ کا بھی
اقرار کر لیا ہے چنانچہ اپنی کتاب حل المعاقد فی شرح العقائد فی شرح العقائد
میں جہاں ملا جلال الدین دوانی کی حقیقت مذہب اشاعرہ اور بطلان سائر مذاہب کا دعوی کیا ہے اور تمثیل میں کہا ہے
کہ مثل شیعہ جو تمسک کرتے ہیں اس چیز سے جو مروی ہے اُنکے ائمہ سے بسبب اعتقاد کرنے انھیں شیعوں
کی عصمت کو انھیں ائمہ میں فرماتے ہیں اس کلام میں اختلاج ہے کیونکہ اگر مقصود دوانی یہ ہے کہ ائمہ اہلبیت
علیہم السلام کی متابعت شیعہ اس وجہ سے کرتے ہیں کہ ان ائمہ کو مجدد دین انبیاء دین بنانے والا جانتے
ہیں) اور انکو ناقل دین ختم المرسلین جانتے تو ایسا دعوے شیعوں پر محض افترا ہے اور بہتان ہے ۔
اگر مقصود اس کا یہ ہے کہ شیعہ اس وجہ سے ائمہ اہلبیت کی متابعت کرتے
ہیں کہ وہ حضرات جناب رسالتمآب سے احکام دین کے ناقل ہیں اور عادل تر ہیں

اُنسے ہین یہانتک کہ انکو معدوم جانتے ہین تو اب شیعو نپر طعن یا اس بنیاد پر
ہے (معاذ اللہ) کہ ائمہ اہل بیت عادل نہین ہین اور اُن کی عدالت و عصمت
کا دعوے غلط ہی تو ایسا گمان اور دعوے کرنا موجب تزلزل ایمان ہے یا اس
بنیاد پر شیعہ مورد طعن ہین کہ ائمہ اہل بیت کی متابعت جائز نہین ہے گو وہ لوگ
عدول اُمت سے ہون پس ایسا دعوے محض ترجیح بلا مرجح ہے کیونکہ فرقہ اشاعرہ
جو متابعت اشعری و شافعی کرتے ہین تو اسی وجہ سے کہ اُن کو عادل اور ناقل دین جانتے
ہین پس اب کوئی فرق نہ رہا درمیان شیعہ و اشاعرہ کے انتہے کلامہ جزاک اللہ خیرا پس
اس تقریر سے علاوہ اعرفیت شیعہ و متابعت ائمہ ہدے علیہم الصلوٰۃ والسلام کی کمال
حقیت مذہب شیعہ ثابت ہوئی (عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد) اب معلوم نہین جوہر
صاحب نے ان فرقہاے اسلامیہ مین سے کس فرقہ کو اسلام مین منتخب کیا ہی کیونکہ
کُل فرقے تو داخل اسلام ہو ہی نہین سکتے صرف ایک ناجی باقی کلہم فے النار
پس شاید امام ابو حنیفہ کے فرقہ کو پسند کرین کیونکہ ہندوستان مین اسیکی کثرت ہے
پس ابو حنیفہ کو دیکھنا چاہیئے اُن کی نسبت علماے متقدمین اسلام کا کیا
فتوے ہے۔

علامہ خطیب بغدادی اپنی تاریخ مین خود ابو حنیفہ سے بسند متصل ناقل ہین کہ کہا ابو حنیفہ نے
جب مجھے شوق تحصیل علم ہوا تو ہر علم کے فوائد و منافع کو دریافت کیا کسی نے کہا علم
قرآن سیکھو ہم نے فائدہ پوچھا لوگون نے کہا قرآن سیکھوگے تو مسجد مین بیٹھ کر
لڑکون کو تعلیم کرنا کچھ دنون بعد کوئی لڑکا تم سے زیادہ یا تمہارے برابر حافظ ہوگا
ساری ریاست تمہاری جاتی رہیگی۔ تب ہم نے چاہا علم حدیث حاصل کرین

Presented by: Rana Jabir Abbas



ایسے محدث بنیں کہ دنیا میں ہماری برابر حافظ حدیث دوسرا نہو لوگوں نے کہا بڑھاپے
میں مبتلائے اغلاط ہوگے آخر تم کو لوگ کاذب و خائن کہکر بدر کردیں گے۔ میں نے کہا
ایسی علم کی مجھے حاجت نہیں۔ پھر کہا کہ علم نحو سیکھیں لوگوں نے کہا تم معلم ہوگے تمہارے
آمدنی دو تین دینار ہوگی۔ ہم نے شعر کے فن میں مہارت پیدا کرنے کو کہا لوگوں نے
کہا نتیجہ یہ ہوگا کہ اگر تم نے کسی کی ہجو کی اس نے کچھ نہ دیا تو ضرور ہجو کرو گے اور پارسا
عورتوں پر تہمت لگاؤ گے۔ تب ہم نے کہا علم کلام میں کمال پیدا کریں لوگوں نے کہا
نتیجہ یہ ہوگا کہ کفر و زندقہ کا تم پر الزام لگایا جاوے اور قتل کیئے جاؤ۔ اگر بچ گئے تو
ہمیشہ مذموم و ملوم رہوگے۔ آخر علم فقہ سیکھنے پر سب کا اتفاق ہوا کہ عام لوگ قدر کرینگے
فتوے لینگے قاضی بنا دینگے۔ پس ہم نے فقہ سیکھنا شروع کیا اور آخر سیکھ
لیا۔ اس تاریخ کی نسبت صرف یہی سند صدق کی کافی ہے کہ شاہ عبد العزیز دہلوی
نے بستان المحدثین میں لکھا ہے کہ اس کی سماعت کو خود جناب رسالتمآب ص تشریف لایا کرتے
ابو حنیفہ نے پیشہ تجارت پر علم فقہ کے فوائد و منافع کو ترجیح دی کہ اس میں فائدہ زائد ہے
اور اس میں وہ فائز المرام ہوئے اہل سنت کے یہاں علم کلام کے تین استاد مسلم الثبوت ہیں یا
ابو الحسن اشعری منصور ماتریدی حنابلہ۔ ابو حنیفہ کو کسی نے اس فن کا استاد نہیں
مانا۔ علم حدیث اس سے ابو حنیفہ کو کلیۃً نفرت تھی دیکھو معیار الحق صفحہ سات لاہور
بقول صاحب تذکرۃ الموضوعات و تہذیب الاسماء چار صحابی رسول ص خدا کے
ان کے زمانہ میں تھے مگر کسی سے کوئی حدیث روایت نہیں کی حال میں مولوی شبلی
صاحب بھی سیرۃ النعمان میں اس بات کے مقر ہیں پس حدیث سے کنارہ کشی اس سے
بڑھ کر کیا ہوگی۔ لسان المیزان میں امام احمد سے منقول ہے کہ محمد بن الحسن اور اس کا استاد

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



ابوحنیفہ مخالف ہین حدیث کے اور امام شافعی سے سبکی نے طبقات کبرے مین نقل کیا ہی
کہ حنفیون کی کتابین مثل فسروخ کی ہشاک کے ہین کہ ظاہر تو نام کتاب اللہ وسنت
رسول اللہ کا لیتے ہین مگر دراصل سب مسائل ان کے خلاف ہین ۔ عمارۃ المساجد مولوی
محمد سعید مین لکھا ہے کہ یہہ امام اہل سنت اکثر احادیث نبوی کے بارے مین
حکم دیتے کہ اس کو خنزیر یعنے سوئر کی دم سے چھیل ڈالو اور خلیفہ دویم کے بعض احکام
کو ہذیان و مجنون بناتے تھے کما فی مختار مختصر تاریخ بغداد علامہ ذہبی نے
جن کو شاہ عبد العزیز امام اہل حدیث کہتے ہین اپنی میزان الاعتدال مین لکھا ہے کہ نعمان
بن ثابت بن زوطی ابوحنیفہ کوفی امام اہل الرائے کو امام نسائی نے ضعیف کہا ہے
اسی طرح ابن عدی وغیرہ نے بلکہ اسی میزان مین ہی اسمٰعیل بن حماد بن نعمان بن
ثابت (ابوحنیفہ) کو کہا ابن عدی نے تینون ضعیف ہین پشتہا پشت ضعف
اسی کو کہتے ہین ۔ ابن عدی کہتے ہین کہ کل روایتین ان کی غلطی اور تصحیف و زیادت
سے مملو ہین اور عبد اللہ بن علی نے عبد اللہ مدینی سے نقل کیا کہ ابوحنیفہ کی روایتین
از حد ضعیف ہین کیونکہ اُس نے کل پچاس حدیثین روایت کین مگر سبہون مین غلطی کی
اور امام بخاری حمیدی سے ناقل ہین کہ کہا ابوحنیفہ نے جب مین مکہ معظمہ کو گیا تو حجام
سے تین سنتین سیکھین کیونکہ جب مین حجامت کے لیئے بیٹھا تو حجام نے کہا قبلہ رو بیٹھو و
دہنی طرف سے حجامت شروع کی اور دونون ہڈیون تک حجامت بنائی ۔ کہا حمید نے
کہ جو شخص ایسا ہو کہ سنت رسول و اصحاب رسول سے واقف نہ ہو بلکہ حجام سے
سیکھے اُس کی تقلید احکام حد و میراث و فرائض و زکواۃ و دیگر امور اسلام مین کیونکر کیجا سکتی
ہے ۔ امام احمد بن حنبل کہتے ہین کہ ابوحنیفہ کی نہ رائے ہے نہ حدیث بلکہ



Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



تاریخ صغیر بخاری میں ہے بروایت نعیم بن حماد کہ کہا فزاری نے ہم سفیان کے پاس بیٹھے تھے کہ خبر مرگ ابوحنیفہ آئے اُس پر سفیان نے کہا شکر خدا ہے یہ شخص اسلام کو ٹکڑہ ٹکڑہ کرتا تھا اس سے زیادہ شوم کوئی مولود اسلام میں پیدا نہیں ہوا

ایک حکایت سننے کے قابل ہے۔ ابوحنیفہ کو دعوے تھا اور اُن کے چیلوں کا گروہ بھی اِس بات پر فخر کرتا ہے کہ امام اعظم کوفی حضرت امام باقر علیہ السلام کے شاگرد ہیں مگر باوجود شاگردی ہمیشہ اُن کے اور اولاد امجاد کے مخالف اور منافق رہے ہیں۔

قاضی القضات ابوالموید محمد بن محمود خوارزمی جامع مسانید ابوحنیفہ میں لکھتے ہیں کہا ابوحنیفہ نے کہ ابوجعفر منصور خلیفہ عباسی نے مجھے بلا بھیجا اور کہا کہ لوگ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کے علم و فضل پر فریفتوں و گرویدہ ہو رہے ہیں تم ایسے چند مسائل انتخاب کرو جو نہایت سخت و دشوار ہوں تاکہ امام علیہ السلام اُن کے جواب سے عاجز ہوں پس میں نے حسب الحکم خلیفہ چالیس مسئلہ نہایت سخت منتخب کیئے اور خلیفہ کے پاس لے گیا دیکھا کہ منصور مسند خلافت پر بیٹھا ہے اور امام علیہ السلام پہلوئے خلیفہ میں جلوہ افروز ہیں۔ مجھے وہ ہیبت و رعب معلوم ہوا کہ کبھی خلیفہ کے دربار میں نہ ہوا تھا آخر خلیفہ کے حکم سے میں بیٹھ گیا منصور خلیفہ نے امام علیہ السلام سے مخاطب ہو کر کہا کہ یا ابا عبد اللہ یہ ابوحنیفہ ہے حضرت نے فرمایا ہاں میں پہچانتا ہوں۔ خلیفہ نے مجھ سے مسئلہ دریافت کرنے کو اشارہ کیا پس میں نے وہ مسائل پوچھنے شروع کیئے امام علیہ السلام ہر مسئلہ کا وہ جواب مسکت فرماتے کہ میں لاجواب ہو جاتا آخر چالیسوں مسئلہ کا جواب دیا اس وجہ سے میں کہتا ہوں کہ حضرت امام جعفر صادق اعلم الناس ہیں اور سب سے زیادہ فقیہ۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

پس یہہ سلوک ابوحنیفہ کا اپنے محسن زادہ کے ساتھ یادگار ہے کہ بطمع حطام دنیاوی انکو عاجز و حقیر کرنا چاہا۔ ایک لطیفہ بھی مومنین کی تفریح طبع کو درج کیا جاتا ہے۔ ایک روز ابوحنیفہ و مومن الطاق علیہ الرحمہ سے مسئلہ رجعت مین گفتگو ہوئی ابوحنیفہ نے طنزاً کہا تم لوگون کے عقیدے کے مطابق مومن و منافق پھر زندہ کیے جاینگے اور اُنپر قصاص جاری ہوگا پس دوسو اشرفیان ہمکو قرض دو رجعت مین لے لینا مومن الطاق علیہ الرحمہ نے فرمایا ہان لو مگر ہمکو یہہ کیونکر معلوم ہوگا کہ تم کس صورت مین مسخ ہوکر زندہ ہوگے جو ہم تم سے اپنا قرض وصول کرین اگر اسکا اطمینان ہم کو کرو تو قرض دینے مین کیا عذر۔ ابوحنیفہ شرمندہ ہوکر ساکت ہوگئے۔

ہزارون موقع ایسے ہوئے ہین کہ ابوحنیفہ کا خاندان رسالت کے ساتھ بغض و عناد و فساد ظاہر ہوا ہے کتابین دیکھنا شرط ہے۔

امام اعظم کا خطاب آپ کو اس وجہ سے ملا کہ خلاف ائمہ اربعہ اہل سنت اپنی رائے و قیاس سے مخالفت قرآن و حدیث و اہل بیت کر کے حسب خواہش سلاطین وقت احکام جاری کردیئے۔ معاویہ و یزید و ہارون رشید وغیرہ جو اپنی مان بہن پھوپی کے ساتھ مرتکب فعل شنیع ہوئے اُن کے لئیے یہہ مسئلہ بنایا کہ اگر اپنی محرمات شرعیہ کے ساتھ بہ لفظ حریم مرتکب حرام ہو تو جائز ہے اور اپنی مان و بہن کے ساتھ نکاح کرلے تو کسی طرح اُس پر حد جاری نہوگی۔ اور عینی شرح ہدایہ مین لکھتے ہین کہ اگر وطی کرے اپنے غلام و لونڈی و عورت کی دبر مین تو اُس پر حد نہین اور اُس مین کسیکو اختلاف نہین ہے۔ قاضی یحییٰ بن اکثم جو بڑا

ہدایہ جلد اول صفحہ ۴۹۳
کفایہ صفحہ ۲۹۳
صفحہ ۴۹۳ فتاویٰ عالمگیری
صفحہ ۵۳

عالم اہل سنت کا ہے ہارون رشید کو شراب پلایا کرتا اُس کی خوشامد مین ابوحنیفہ
نے یہہ مسئلہ بتایا کہ اگر نو پیالے تک شراب پیئے اور نشہ نہ ہو تو اُس پر حد نہین۔
اسی طرح نماز کی یہہ گت بنائی کہ نبیذ سے جو ایک قسم کی شراب ہے اُٹھا وضو کرے
اور کتے کی کھال دباغت شدہ پہنے اُس پر بھی چوتھائی کپڑا نجاست سے آلودہ
کرے اور اللہ بزرگست اور دو برگ سبز کہہ کر مرغون کی طرح دو چار ٹھونگین لگاکر
بجائے سلام آخری گوز کر دے تو نماز درست ہے۔ جیسی تفصیل اس کی ظفر المبین صفحہ
دو سو اکیس مین مذکور ہے۔ اُن سلاطین کو جن کو ایمان سے کوئی واسطہ نہ تھا ابوحنیفہ
نے کہدیا ایمان وہ چیز ہے جو نہ گھٹتی ہے نہ بڑھتی ہے چنانچہ یہہ بھی کہا کہ ایمان
ابوبکر و ابلیس واحد ہے اسیطرح اگر بغرض تقرب خدا النعلین و کفش کی پرستش کرے
تو جائز ہے۔ پس یہی وجہ خاص ہوئی کہ اہل سنت کو ابوحنیفہ کا مذہب نہایت درجہ
مرغوب ہوا سع ہر عیب کہ سلطان بپسندد ہنر است۔ نہایت مضبوط اصول
اہل سنت کا ہے چنانچہ ابتدا سے اس مذہب کی بنیاد اسی اصول پر قائم ہے کہ
سلطان وقت جو فعل کرے وہ قابل اعتراض نہین بلکہ محمود ہے پس اصول کو
تابع ان سلاطین کا بنا دیا نہ یہہ کہ خلفاء و سلاطین کو تابع کسی اصول کا قرار دیا۔
چونکہ ظالم کا ظلم سرکار کی سرکاری بے ظاہر ہوئے نہین رہتی لہذا ابوحنیفہ نے بھی
اس کام اچھا اپنے کیفر کردار کو پہونچگئے جن سلاطین کے واسطے دین و ایمان کھو دیا پہلے
اُنھون نے دو مرتبہ کفر زندقہ سے توبہ کرائی آخر مین یزید بن عمرو بن ہبیرہ نے جو
مروان کی طرف سے کوفہ کا گورنر تھا حکم دیا کہ ابوحنیفہ کو ہر روز دس درے لگائے
جائین چند روز تک کوڑے کھایا کیئے۔

[illegible] ۳۳۲ (?)

Presented by: Rana Jabir Abbas



زوال سلطنت مروانی و عروج سلطنت عباسی ہیں وہی منصور خلیفہ جس کی خاطر سے ابوحنیفہ نے امام بحق ناطق جعفر صادق علیہ السلام سے چالیس ۴۰ مسئلہ پوچھکر اُن کو عاجز و حقیر کرنا چاہا تھا امام اعظم کو جیل خانہ میں ڈلوا کر زہر دلوا دیا کہ اپنے مقام مخصوص کو پہنچ گئے اب جنت میں نہ معلوم کس قالب میں تشریف لاویں۔ مگر اُنکا فقہ فروغ ہوا اور لوگوں نے اُن کی پیروی نہ چھوڑی۔ کسی مولوی صاحب کسی شیخ صاحب کسی خانصاحب سے پوچھا آپ کا کیا مذہب ہے فرمائینگے حنفی۔ مگر سُنیوں میں جانتے ہیں کہ امام اعظم صاحب کی رائے و قیاس سے اسلام کو بدتر از کفر بنا دیا ہے لکیر کے فقیر بنے ہیں اور انہیں کے گن گا رہے ہیں بھلا دیکھو امام بخاری کے اُستاد شیخ حمیدی نے صاف صاف کفر کا فتوے دیا اور امام غزالی کا فتوے ہے کہ ابوحنیفہ نے شریعت کو اُلٹ دیا ہے کہ جن امام غزالی کے نزدیک یزید پر لعن کرنا جائز نہیں ہے سوا وہ ائمہ سلف سے اپنے امام اہل سنت کی نسبت لعن نقل کرتے ہیں اور علامہ خطیب کا حکم ہے کہ ابوحنیفہ دجال ہے اور خود غوث الاعظم عبد القادر جیلانی کی شہادت ابوحنیفہ کی کفر و گمراہی و جہنمی ہونے پر حصہ اول ذوالفقار حیدر مصنفہ سید اظہر علی صاحب میں بشرح درج ہے۔

مولوی شبلی سیرۃ النعمان کے صفحہ دوسو سولہ ۲۱۶ میں لکھتے ہیں کہ لوگوں کا خیال ہے امام ابوحنیفہ نے فقہ کی تدوین میں رومن لا یعنی رومیوں کے قانون سے بہت مدد لی اور اُس کے بہت سے مسائل اپنے فقہ میں داخل کر لیئے۔ اس عبارت کو مصنف نے ابوحنیفہ کی تعریف میں ذکر کیا ہے یعنی مثل قانون انگریز و نصارا اب فرمائیے شریعت کہاں و احکام خدا و رسول کی تبعیت کہاں ۵

این چہ شوریست کہ در دور قمر مے بینم — ہمہ اسلام پُر از فتنہ و شر مے بینم

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



خلفائے ثلثہ کے اسلام مشرق سے مغرب تک پھیلائے ہوئے کی کچھ مختصر سی کیفیت آپ نے سنی اگر اور بتفصیل و بشرح حالات دریافت کرنے منظور ہوں تو کتابیں دیکھو پھر کہو

ع کافر عشقم مسلمانی مرا درکار نیست

اگر برائے نام اسلام کی کثرت پر ناز ہے تو سراسر بیجا اور خیال فاسد کثرت خدا و رسولؐ کے نزدیک ممدوح نہیں نہ کوئی دین و مذہب کثرت پر منحصر کیا گیا ہے ہندوستان ہی کی مردم شماری دیکھو اٹھائیس کروڑ بہتر لاکھ تیئیس ہزار چار سو اکتیس میں ۲۱ کروڑ ستر لاکھ ہندو پانچ کروڑ ستر لاکھ مسلمان تیس لاکھ عیسائی پندرہ لاکھ جینی ستر لاکھ بودہ الیسا ہی اور ممالک پر قیاس کرو پھر غیر بہ نسبت بودہ و عیسائی کے مسلمان کتنے حصہ کم ہوئے علاوہ اس کے جب مسلمانوں کا ایک ہی فرقہ کامل الایمان ناجی قرار پایا باقی ناری تو پھر وہی قلت کی قلت پس کثرت کسی طرح قابل ناز نہیں ؎

کجا بودیم اکنون کجا آمدیم
زکجا آمدیم تا بکجا آمدیم

اب جوہر صاحب کی فقرات شکنی منظور ہے تاکہ شکایت باقی نہ رہے۔ خلفائے ثلثہ نے جو مشرق سے مغرب تک اسلام پھیلایا اس کی دھجیاں تو یوں اڑیں کہ بدتر از کفر ہوگیا ع گئے دونوں جہان کے کام سے ہم نہ ادہر کے رہے نہ ادہر کے رہے۔

دوسرا فقرہ۔ اگر امامت دستگاہ کو پہلے ہی سے خلافت ملتی تو اسلام کا نام ہی نہ رہ جاتا۔

جواب۔ تعجب ہے کہ چوتھی خلافت ملنے سے تو کروڑوں ملکی صفات اسلام حقیقی کی قابل ایمان و ایقان کے حامل خدا اور رسولؐ کو رسولؐ اور علیؑ کو خدا جعل

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



خلیفہ برحق کہنے والے موجود ہیں اگر اول ہی سے اُمت گمراہ ضلالت پسند خدا و رسولؐ کے حکم کو مانتی علیؑ کو خلیفہ بلافصل جانتی تو تمام روئے زمین پر آج اسلام ہی اسلام ہوتا کفر و شرک کا کوئی نام بھی نہ لیتا خلق خدا حق پرست ہو جاتی اسلام بدتر از کفر نہ ہوتا کتاب اللہ سبحانہ خدا و رسولؐ پر وہ ظلم و جور نہ ہوتے جو اسلام کے ہاتھ سے (تبت یدا) ہوئے۔ دجال شریعت اُلٹنے والے مولود مشوم ویزید بجائے خلیفہ مطلق امام اسلام نہ بنجاتے حدیث نبویؐ کو معاذ اللہ سور کی دم سے چھپانے کو نہ حکم دیتے۔

اب ہم پوچھتے ہیں ابتدائے آفرینش خلق سے خدائے قادر مطلق نے باوصف جباری و قہاری سب خلقت کو حق پرست کیوں نہ بنا لیا اُنکے اعمال و افعال پر کیوں چھوڑ دیا از آدم تا ایندم خدا کو وحدہ لاشریک جاننے و ماننے والے کتنے ہیں اور کفار شرک کس قدر بلکہ کروڑوں آدمی خداہی کے قائل نہیں مثل دہریہ وغیرہ۔ اور رسول اللہ نے ابتدائے بعثت سے قلع و قمع کفار عرب کیوں نہ جاری کر دیا اور اپنی رسالت کا اقرار انسے کیوں نہ لیا۔

اُن کے ہاتھ سے تذلیل و توہین و تحقیر اپنی کیوں گوارا کی اُن سے مغلوب کیوں رہے حضرت کے عہد مبارک میں صدق دل سے رسول اللہ کہنے والے کتنے تھے اور اب کسقدر ہیں سوائے فرقہ ناجیہ اثنا عشریہ اگر بتا دو تو ہم مانیں۔

اصل یہ ہے کہ حضرت علیؑ نے اسلام حقیقی کی آبرو رکھ لی اور خدا و رسول کے نام لیوا تمام عالم میں پھیلا گئے۔ ورنہ ابو حنیفہ وغیرہ امام نے تو اسلام کو خیرباد کہکر آخری سلام کر لیا تھا۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



اگر خدا کا وعدہ سچا اور رسولؐ اللہ کی بعثت بحق اور حضرت علیؑ کی خلافت مطلق نہ ہوتی تو آج اسلام حقیقی کا نام بھی کوئی نہ جانتا اور نہ خدا اور رسولؐ کو پہچانتا۔ حنفی۔ مالکی۔ حنبلی۔ شافعی۔ اشاعرہ۔ معتزلہ۔ نواصب۔ خوارج وغیرہ کوس لمن الملک بجاتے۔

تیسرا فقرہ۔ بستر رسالتمآب پر آرام فرمانا مصلحت خاص سے تھا کوئی کمال کی بات نہیں۔

جواب۔ یہ کمال خدا اور رسولؐ و جبرئیلؑ ہی کو معلوم ہے اور جو اہل حق ہیں ہاں جاہلوں اور نادانوں کو اس کمال کا مزہ کیونکر آئے مصرع چہ داند بوزنہ لذات ادرک۔ اللہ اکبر دنیا سے انصاف ہی جاتا رہا کیا غضب ہے ابوبکرؓ کی حمایت و حفاظت و حضرت رسولؐ خدا امین غار میں چھپے ہوئے کفار سے جان بچائیں اور بھی رسولؐ خدا کی حفاظت پر صبر و نہ کر کے روئیں پیٹیں چلائیں اور رسولؐ خدا تسلی دیں کہ مت گھبراؤ خدا ہمارے ساتھ ہے اسپر بھی انکا اضطرار و اضطراب کم نہ ہوا انکا تو کمال و جلال مصاحبت و جان نثاری یار غار ہونا خلافت کا استحقاق غرضکہ تمام دنیا کا فضل و کمال ظاہر کیا جاوے۔

حضرت علیؑ اپنی جان رسول اللہؐ پر قربان کر کے ایسے نازک وقت خطرناک میں جبکہ جان جانے کا قطعی یقین تھا (مگر خدا کا فضل کہ بچ گئے) بستر رسالت پر رضینا بالقضا آرام فرمائیں اور کفار اشرار کے حملہ و شورش کا ذرہ بھی خوف و اندیشہ نکریں اُن کا یہ فعل معمولی اور مصلحت وقت سے سمجھا جاوے۔

کیوں صاحب جب کفار قریش نے مصمم ارادہ کر لیا کہ آج شب کو رسولؐ اللہ پر سب قبیلے کے لوگ متفق ہو کر حملہ کریں اور شہید کر ڈالیں اور رسولؐ خدا جبرئیلؑ کے ذریعے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



خبر پاکر جو عازم غار ہوئے تو کیا ضرورت تھی کہ حضرت علیؑ کو اپنے بستر پر سونے کا حکم دیں وجہ یہی تھی کہ
کفار قریش کے مخبر ہر وقت و ہر لحظہ دیکھا کرتے تھے کہ رسولؐ خدا اپنے بستر پر آرام فرمائیں اور وقت
کے منتظر تھے اگر ذرہ دیر بھی بستر خالی دیکھتے تو تمام گلی کوچوں میں فوراً دوڑ پڑتے اور ناکہ
بندی وغیرہ کر کے رسولؐ خدا کو غار تک نہ جانے دیتے اور جو قصد تھا اس میں کامیاب ہوتے
پس اسی لیئے رسولؐ خدا نے حضرت علیؑ کو حکم دیا کہ تم بجائے میرے میرے بستر پر آرام کرو تا کہ
کفار کی توجہ اسی طرف بنی رہے اور میں باطمینان غار تک پہونچ جاؤں چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ
کفار بستر پر رسولؐ خدا کا آرام فرمانا سمجھے اور رسولؐ خدا باطمینان غار تک پہونچکر پوشیدہ
ہو گئے جب حملہ کا وقت ہوا تو سب غضبناک ہو کر آئے اور حملہ کیا مگر حضرت علیؑ شیر خدا کی طرح اٹھ کر للکارے پھر کیا مجال تھی کوئی روبرو
آتا آخر تین روز تک آپ کفار سے لڑتے جھگڑتے رہے اور رسولؐ اللہ کی وصیت مثل ادائے
قرض وغیرہ بجا لا کر مدینہ کی راہ میں شریک سفر رسولؐ خدا ہو گئے۔

جوہر صاحب نے صفحہ ایکسو آٹھ اسرار الہدیٰ میں (ثانی اثنین فی الغار) کو ابوبکر کی نسبت
خطاب سے عطا ہونا بلا شرکت اغیار بڑے طمطراق سے لکھا ہے جس کے معنے ہیں ایک دوسرا
تھا غار میں۔ مگر (لا تحزن) کے القاب مستطاب سے محروم رکھا ہے جس کے معنے
ہیں (مت رو او پیٹ اور شور کر) پس ایسی سمجھ کے آدمی کو کیا کہئے مصرع جواب
جاہلان باشد خموشی۔

ایک طفل مکتب سے بھی پوچھیئے کہ ایسے مصاحب غار کو کیا کہے گا جو باوجودیکہ رسولؐ اللہ
کے ساتھ غار میں پوشیدہ ہے اور حصار سنگین میں محفوظ و نظر بند مگر کفار کے خوف سے جان
نکلی جاتی ہے روتا ہے چلاتا ہے شور کرتا ہے رسولؐ اللہ جھڑکتے ہیں مت رو مت شور
کر ہمارے ساتھ خدا ہے اس پر بھی اضطراب کم نہیں ہوتا سعدی شیرازی نے کیا خوب



jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کہا ہے ؎

ترا اژدہا گر بود یار غار ازان بہ کہ جاہل بود غمگسار

ہمیشہ جاہلون کی صحبت سے ایسے ہی رنج و الم پہونچتے ہین جیسا رسولؐ خدا کو ابوبکر کی صحبت سے ملال ہوا مگر کیا کرتے کفار بر سر غار موجود تھے ورنہ ضرور ہی بدر کر دیتے جب رسولؐ خدا غار سے نکل کر مدینہ کی طرف تشریف لیچلے تو ایک سوار کفار کا پیچھے چلا جب قریب پہونچا اور ابوبکر نے دیکھا تب بھی رو دیئے اور کہا ہمارا قاتل آپہونچا مگر خیریت ہوئی کہ سوار کے گھوڑے نے ٹھوکر کھائی اور گر کر بیکار یا نادم ہوا اب دیکھیئے رسولؐ خدا کے ساتھ مین ہم دو۲ اور وہ سوار اکیلا پھر بھی روئے دیتے ہین اور جان نکلی جاتی ہے۔

کیون جوہر صاحب ہی آپکے یعسوب الدین ہین۔ عبدالرحمٰن پسر ابوبکر کی خدمتین غار مین پوشیدہ رہنے کے وقت جو ہمیشہ بیان ہوا کرتے ہین وہ لیے صرف اپنے بوڑھے باپ کے لیئے تھین نہ رسولؐ خدا کی خاطر۔ اگر ان کے باپ نہ ہوتے اور رسولؐ خدا تنہا یا اور کسی کے ساتھ ہوتے تو اس خدمت کی کچھ وقعت ہوتی اور اطیعوا الرسولؐ مین شمار سمجھے جاتے۔

جوہر صاحب صفحہ باون و ترپن ۵۲ ۵۳ اسرار الہدے مین کہتے ہین کہ حضرت صدیق اکبر اسلام مین سبقت نہ کرتے تو رسالت رسولؐ اللہ کی حقیقت ہرگز کسی پر ظاہر نہ ہوتی جب آپ حامی دین و یعسوب مومنین ہوئے تب ہی تو آپ کی شوکت فاروقی دیکھکر ہیبت سے کفار عرب کی کمر ٹوٹ گئی اگر صدیق اکبر اپنی صدیقیت کا نمونہ نہ دکھاتے اور ایک جماعت کثیرہ صنادید عرب کو در پردہ کلمہ توحید نہ پڑھواتے اور پوری پوری دین محمدی و شریعت محمدی کی استعانت و حمایت نہ کرتے تو کفار عرب حضرت رسول خدا اور ان کے تنتے سے بھائی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



کو کب زندہ چھوڑتے لیکن آخر یہی سبب ہے تو کسی کا حوصلہ نہیں پڑا تھا کہ کوئی حضرت رسول خدا سے آنکھ بھی ملا سکے۔

جب کفار اشرار نے باغوائے ابوجہل حضرت رسالت پناہ کے قتل کا ارادہ مصمم کیا تو حضرت نے صدیق اکبر و فاروق اعظم و یعسوب مومنین ہی کو اپنا یار غار و مصاحب جان نثار بنایا۔

ہم تسلیم کرتے ہیں جب بقول ابوحنیفہ ایمان ابوبکر و ابلیس برابر ہے تو سبقت ہو یا عالم ارواح میں بیعت ایسا اسلام جس کا ایمان شیطان کے مشابہ ہو بدتر از ہزار کفر و ضلالت۔

تاریخ اسلام دیکھو ابوبکر نے سفر شام میں ایک راہب یا کاہن سے سُنا تھا کہ مکہ میں ایک نبی ہوگا اُس کی وزارت تم کو ملے گی اسی لیئے آپ نے سبقت کی اور یہی سبب ہے کہ شب ہجرت رسول خدا کا راستہ روک کر بانتظار ہمراہی کھڑے رہے اور حضرت کو چار و ناچار ساتھ لیجانا ہی پڑا۔ اگر تمہارے دعوے کے مطابق ابوبکر میں یہ سب کمال تھے تو غار میں پوشیدہ ہونے ہجرت کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی ایسے یعسوب مومنین ہو کر خود رسول خدا ہی کی مدد و اعانت نکریں اور اُن کے جوتیوں کے صدقے میں اپنی جان بچائیں۔ کفار قریش کا آنکھ ملانا کیسا انھوں نے تو رسول خدا پر ایسے ظلم کیئے اور ایذائیں دیں کہ گلے میں چادر ڈالکر کھینچا جس سے گلا گھٹ گیا ساحر و کاہن و مجنون ابتر وغیرہ الفاظ سے مخاطب کرتے راہ میں کانٹے بچھاتے اونٹ کی اوجھڑی گلے میں ڈالدیتے یہانتک کہ گھر بار چھوڑ کر شب کے وقت غار میں پوشیدہ ہونا پڑا تمہارے یعسوب دین کو کچھ شرم نہیں تھی کہ اپنے ہادی و پیشوا رسول اللہ کا یہ حال دیکھتے اور کچھ نہ کہتے نہ اپنی یعسوبیت دکھاتے لاحول ولاقوت الا باللہ۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



معلوم نہیں ایسے وقت میں مشرق سے مغرب تک اسلام پھیلانے والے مثل ابوبکر کس غار میں چھپے تھے اور کس اُدھیڑ بُن میں تھے کہ رسول اللہ پر ایسی مصیبتیں پڑیں مگر ان کو خبر تک نہ ہوئی۔ حضرت علی تو ننھے بچے تھے مگر خلفائے ثلاثہ اچھے خاصے جنادری اور ہر کارہ پھر ایسے خدا کے رسول کی کیوں نہ مدد ہو سکی اور نہ ان کی تکلیفوں و ایذاؤں پر کسی کا دل گھبرایا افسوس ہزار افسوس رسول اللہ کے عہد میں تو یہ جبن اور نامردی کم ہمتی و بے غیرتی کہ غلبہ اسلام میں بھی صف جنگ سے لوگ دُم بھاگے تین تین روز پتہ نہ چلتا جب سن لیتے کہ لشکر اسلام فتحیاب ہوا کاہی چور نوالے حاضر۔ آموجود ہوتے۔ احد میں حنین میں خیبر میں جن کے افسانے طشت ازبام ہیں اس پر بھی یعسوب دین کا خطاب ملے تو اختیار۔ تم ابوحنیفہ ہی کو اپنا امام اعظم نے ہوئے ہو جن کی ساری قلعی علمائے اہل سنت نے کھول دی ہے اور کوئی کرم اعظم نہیں رہا تو ہم سمجھے ہیں ایسا ہی یزید کو بھی امام المسلمین و خلیفہ برحق کا لقب مل رہا ہے تو اپنی اپنی سمجھ کسی کا کیا قصور۔

چوتھا فقرہ نہ وہ کہ آدہ پاؤ پائیں چھٹانک جو آپ کے حقیقی بھائی پر ذوالفقار کھینچیں

یہ فقرہ رحماء بینھم پر چسپاں کیا گیا ہے کہ مومنین کا فروں پر اشد ہیں اور آپس میں رحیم۔ ایک خطبہ روضۃ الصفا کا شروع خلافت ابوبکر میں جو انھوں نے پڑھا اُس کی نقل ہے آخر فقرہ یہ ہے۔

ومن تادر متابعت آفریدگار جہان و جہانیان باشم انقیاد و اطاعت من بجا آرید و اگر خلاف حکم ایزدی امرے ازمن صادر گردد شما نیز از متابعت و اطاعت من تخلف نمائید۔ دیکھو اسکا نام رحماء بینھم ہے نہ وہ کہ آدہ پاؤ ارے آخر۔

اس کلام ابوبکر سے اور رحم سے کیا تعلق وہ ایک واقعی امر بیان کر رہے ہیں کہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

جب میں خلاف حکم خدا کوئی حکم دوں تو میری اطاعت نہ کرو۔ جوہر صاحب کو معلوم نہیں
یہہ ایک پولیٹکل چال ہے کہ ابوبکر نے یہہ فقرہ سنا کر سب کو اپنی طرف گرویدہ کر لیا
اور وہ چال قوم نہ سمجھی کہ جب اوّل تم نے خلاف حکم خدا خلافت لے لی اور رسول اللہ
کی حدیث غدیر پر عمل نہ کیا تو آیندہ تم سے خدائی احکام کی کیا امید ہے مگر وہاں تو
دنیا کی چاٹ تھی کون پوچھتا خیر آدہ پاؤ یا تین چھٹانک جو کا یہہ ذکر ہے کہ حضرت عقیل کو
حصہ میں کسی قدر جو زیادہ لگ گئے تھے اس پر حضرت علیؑ نے کچھ عتاب و خطاب فرمایا جس کو
جوہر صاحب نے ذوالفقار کھینچنے پر تعبیر کیا۔

ہاں یہہ امر سچ ہے وہ تین چھٹانک جو تھے اگر ایک دانہ جو بھی تقسیم بیت المال میں
کوئی زیادہ لیتا تو ممکن نہ تھا یہی سبب تو ہوا کہ قوم طامع و حریص دانہ زد نے حضرت
علیؑ کو اپنی گو نکا نہ سمجھا اور نفع دنیاوی کی امید آپ سے منقطع کر کے دوسروں کو خلافت
کے لیے منتخب کیا جن سے پوری پوری تمتع دنیا کی امید تھی چنانچہ ان لوگوں سے انہیں [illegible]
بھر بھر کر انتخاب کا صلہ خاطر خواہ دیا۔

خلیفہ ثالث کی چند نظیریں یہہ لکھتے ہیں اور خلافتوں کا حال اگر دریافت کرنا ہو کتابیں دیکھو
ہزارہا بے اعتدالیاں نظر آئینگی۔ کتاب الفتوح خواجہ بن محمد کوفی المعروف باعثم کوفی اپنی
تاریخ میں لکھتا ہے کہ جب خلیفہ صاحب کو پوری طاقت خلافت پر ملی تو خلیفہ دوم
کے عمال و کارکنان کو یکقلم موقوف کر کے تمام حکومتوں پر اپنے اعزا و اقربا کو مقرر
کیا عبداللہ بن عامر کو امیر بصرہ ولید بن عقبہ شراب خوار کو حاکم کوفہ عبداللہ بن سعد کو
حکومت مصر عمرو بن عاص کو حاکم فلسطین معاویہ کو ہمجنس ہونے کی وجہ سے بدستور حاکم
شام تمام شہر و ممالک دستبرد بنی امیہ میں آگئے۔ بیت المال شیر مادر ہو گیا بلا

Presented by: Rana Jabir Abbas



عبداللہ ابن خالد کو ایک لاکھ دینار حکم بن عاص کو ایک لاکھ دینار حارث بن حکم کو خلعت
گران بہا وغیرہ وغیرہ مروان طرید رسول اللہ کو وزیر خلافت غرضکہ عثمان غنی کی داد
ودہش یادگار ہے اور اسی لیے آپ کو غنی کا خطاب ملا ہے اب حضرت علیؑ کا حال سنیئے
بخاری و مسلم میں روایت ہے عمر بن محیط سے کہ حضرت علیؑ کے لیئے چند مشکین شہد اور روغن
کی آئیں اور بیت المال میں رکھی گئیں۔ حضرت ام کلثوم نے تھوڑا سا اپنے صرف کیواسطے
لے لیا چونکہ آن کے پدر عالی مقدار کا مال تھا مگر جب آپ نے شہد وغیرہ کی تعداد
کم دیکھی اور دریافت سے معلوم ہوا کہ آپ کی صاحبزادی نے لیا ہے تو پانچ درم
قیمت اُن سے وصول کر کے پورا کر دیا اور فرمایا کہ یہ تمام مسلمانوں کا مال ہے۔
اسیطرح حضرت قنبر سے روایت ہے کہ چند مشکین شہد کی بیت المال میں آئیں حضرت
امام حسینؑ نے قنبر سے کہا مہمان کے لئے ہم کو ضرورت ہے ہمارے حصہ کا شہد لاؤ و
قنبر بقدر معین لے گئے۔ حضرتؑ نے یہ حال دریافت کر کے ناراضی ظاہر فرمائی۔
اور حضرت امام حسینؑ سے اسی قدر شہد منگوا کر شامل کر دیا۔ علامہ ذہبی اپنی تاریخ
میں لکھتے ہیں بعد خاتمہ جنگ جمل حضرت علیؑ کوفہ میں داخل ہوئے بیت المال کو
ملاحظہ فرمایا بہت کچھ نقد و جنس تھا اُس کی طرف مخاطب ہو کر ارشاد کیا کہ اے
سونے چاندی تو اور کسی کو فریب دینا میں تمہارے مکر و فریب میں نہ آؤنگا بعدہٗ حکم
دیا سب مال مسلمانوں کو تقسیم کر دیا جاوے۔ وہ تقسیم ہو گیا۔ آپ نے اور
آپ کی اولاد نے بھی بقدر ایک سپاہی کے حصہ لے لیا۔ بعد تقسیم ایک شخص نے
آکر کہا کہ مجھے حصہ نہیں ملا۔ آپ نے اپنا حصہ اُسے دیدیا۔

اسیطرح ہزاروں نظیریں و مثالیں ہیں۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



پس جب آپ کے عدل و زہد کا یہہ حال ہو کہ اپنے فرزندون کو بھی الیسا مال لینا گوارا نہ فرمائین اور روپیہ سے کر بیت المال مین جمع کردین تو بھائی کجا گو کہ حقیقی ہو۔

آپ نے فرمایا ہے کہ خلیفہ کو بیت المال سے صرف دو پیالہ لینے کا استحقاق ہے۔ ایک اپنے و اپنے عیال کے لیئے دوسرا مہمان کے واسطے۔

پس ایسے عادل و زاہد ترین آدم کو آپ کیون رحما بینہم مین تصور کرینگے۔ اس صفت سے موصوف تو آپکے غنی صاحب ہونگے۔

پانچوان فقرہ جب جناب امیرؑ نے مذہب کفر سے توبہ کی اور دائرہ اسلام مین داخل ہوئے۔

جواب۔ اہل سنت حضرت رسول خداؐ کے والدین معظم کو معاذ اللہ کافر بتاتے ہین اور یہہ بھی کہتے ہین کہ آنحضرتؐ نے اُن کی مغفرت کے لیئے دعا کی مگر اجابت نہ ہوئی۔

پس بقول و اعتقاد اہل سنت حضرت رسول خداؐ بھی نعوذ باللہ منہا۔ اُسے طریقہ پر تھے اور بعد چالیس سال کے جب آپ کو نبوت ہوئی تو اسلام کے دائرہ مین قدم رکھا۔ اس حضرت علیؑ تو آٹھ سال سے بھی کم عمر بچہ تھے اُنکا کفر کیونکر ثابت ہوا کیونکہ اجماعی مسئلہ یہہ ہے کہ ہر بچہ اسلام پر پیدا ہوتا ہے اور غیر مکلف تک اسی حالت پر رہتا ہے پھر ماں باپ جیسی تعلیم دیتے ہین وہ مذہب قبول کرتا ہے۔

صفحہ اکیاون اسرار الہدےٰ مین آپ لکھتے ہین کہ جناب امیرؑ بہت ہی کم عمر تھے بلکہ آپ سن تمیز کو بھی نہ پہونچے تھے کہ تکلیف شرعی سے آپ مصداق ٹھہرتے پھر آپکی شان مین یہہ الفاظ موصوفہ بالا کیونکر راست آسکتے ہین اسلئے آیہ والسابقون الاولون من المہاجرین کی تفسیر بالا کا شانی کی ہے۔

اوّل کسے از مردان مہاجر کہ تصدیق نبوت کرد امیر المومنین بود۔ واز زنان خدیجہ کبریٰ۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

ابوطلحہ گفت من در پیش ابوذر رفتم در موسم حج وگفتم در میان مردمان اختلافے پدید آمدہ من
اقتدا بکہ کنم گفت بتمسک بکتاب خدا و بعلیؑ ابن ابی طالب و ملازم این ہر دو شو بدرستیکہ
من گواہی میدہم کہ رسولؐ خدا فرمودہ کہ علیؑ ابن ابی طالب اول کسے است کہ بمن تصدیق
کردہ و او کسے باشد کہ روز قیامت با من مصافحہ کند و او صدیق اکبر است و فاروق اعظم میان
حق و باطل و یعسوب مومنین۔ پس یہ فقرات حضرت علیؑ کی نسبت دیکھکر آپ جل مرے اور
تن بدن میں آگ لگ گئی سے کہتے ہیں کیونکہ یہ الفاظ جناب امیر کی شان میں صادق
آسکتے ہیں وہ تو طفل ہشت سالہ تھے۔ جوہر صاحب کا یہی طریقہ ہے ملا کاشانی کی تفسیر وغیرہ
کی تحریر لکھتے جاتے ہیں جہاں مہاجرین و انصار کا نام آیا جھٹ ابوبکر عمر عثمان کو سب کا مقدم
بنادیا اور کہا دیکھو شیعہ تمہارے ملا صاحب اور اخوند صاحب یہ لکھتے ہیں حالانکہ اُن میں نشان
تک ان حضرات کا نہیں ہے تاہم تو محالات سے ہی۔ مگر ملا کاشانی نے حضرت علیؑ کا نام لیا
اور آپ بگڑ بیٹھے ملا صاحب کو صلواتیں سنانی شروع کردیں۔ ابوطلحہ صحابی ہیں حضرت ابوذر
غفاری سے راست گو صادق الایمان سے جن کی صدق گفتاری پر رسولؐ خدا کی شہادت
موجود ہے یہ روایت بیان کرے کہ رسولؐ خدا نے صدیق اکبر و فاروق اعظم و یعسوب
مومنین کے خطاب معظم و معلّے سے حضرت علیؑ کو سرفراز فرمایا مگر آپ کی ضد میں صرف
قیاس پر ان القاب کو ابوبکر سے نسبت دیں یہ کیا انصاف ہے اور ہی بھولی ہی روایت
اپنے دعوے کے ثبوت میں لکھدی ہوتی کہ رسولؐ خدا نے حضرت علیؑ سے یہ خطاب
مسترد کرکے ابوبکر کو دیدیا۔ غضب تو یہ ہے کہ ابوبکر کے جوش الفت میں عمر خطاب
کو بھی بھول گئے کیونکہ اہل سنت انھیں کو فاروق اعظم کہتے ہیں پس انھیں پر رحم کرو کیوں
انکی روح کو بیزار کرتے ہو۔ تم کو یہ بھی معلوم نہیں کہ ہجرت اولے حبش کیطرف حضرت

جعفر طیّار وغیرہ کے جانے کو اہل سنت نے اقرار کر لیا ہے اور السابقون میں وہ گروہ منتخب ہوا ہے۔

دیکھو خطبہ جناب علی مرتضےٰ وقت تقرر خلافت عثمان مندرجہ کتاب الفتوح تاریخ اعثم کوفی سنّی المذہب۔

ای عزیزان و سرداران اسلام ای صحابۂ رسول مالک علام تم سب کو معلوم ہے کہ ہم کیا ہیں اور ہمارے مدارج کیسے ہیں۔ ہم اہل بیت نبوت ہیں ہم سبب نجات امّت ہیں سرور و مقرّام ربّ جلیل ہیں جبرئیل امین وحی ہمارے ہی گھر میں نازل ہوئی بنائے دین ہم سے ہی کامل ہوئی رسول خدا سے قرب و حق سب پر بلا ہر ہے خورد و بزرگ اس امر کا ماہر ہے پس اگر ہمارا حق ہمکو ملے تو حق بحقدار رسید کا معاملہ صادق آوے اور اگر امر ناحق پر نظر ہے اور غصب حق میں بدستور اصرار تو میں صبر کرتا ہوں۔ خدائے پاک کی قسم ہے کہ اگر اس کے پیغمبر برحق اشرف محمد نے مجھ سے عہد نہ لیا ہوتا اور بار بار کار خلافت کی خبر مجھ سے نہ کہی ہوتی تو میں حق کو کبھی نہ چھوڑتا اور ہرگز روا نہ رکھتا کہ زید و بکر اسیر قالب ہوں۔

ای عزیزو تم کو خوب معلوم ہے کہ سابق اسلام میں ہوں قبول رسالت میں میرا پہلا درجہ ہے محبین رسول میں ہوں کعبہ میں پہلے رسول خدا کے ساتھ میں نے نماز پڑھی میں نے ایّام صبا میں بھی کبھی بتوں کو سجدہ نہیں کیا خیبر و خندق اُحد و حنین وغیرہ میں جنگ سے منہ نہیں موڑا۔ پس میرے خلاف اگر امر خلافت قرار پایا تو جیسا صبر کرتا چلا آیا ہوں ویسا ہی اب بھی کرونگا کیونکہ مجھے خرابی و بربادی اسلام کا اندیشہ ہے مگر تم کو چاہیئے کہ حق پر لحاظ کرو اور خدا سے ڈرو نفسانیت و جنبہ داری کو چھوڑ دو آئندہ اختیار۔

Presented by: Rana Jabir Abbas



پس معلوم نہیں اب بھی جوہر صاحب اپنی یاوہ گوئی اور بیہودہ سرائی سے باز آینگے اور شرم کرینگے یا نہیں مگر شرم کجا بے شرمی و بے حیائی تو رگ و پے میں مثل خون فاسد سرایت کر رہی ہے۔

چھٹا فقرہ ہمیشہ مغلوب رہے یہانتک کہ جناب نے اپنے دین کو بھی غلبۂ شمنون سے برباد کر دیا۔

جواب۔ یہہ فقرہ جوہر صاحب نے غالب علیؑ کل غالب کے الفاظ پر جناب امیرؑ کی نسبت کہا ہے۔

ہم کہتے ہیں نعوذ باللہ ہزار بار توبہ کرکے کہ خدائے قادر مطلق با وصف عظمت و جلالت جباری و قہاری بر جمیع مخلوق و اشیا غالب ہیکے ابتدائے آدم سے تا ایندم غلبۂ کفار اشرار و مشرکان نابکار سے کس درجہ مغلوب ہے کہ اُسی کی پیدا کی ہوئی خلقت نہ اُسے خدا سمجھتی ہے نہ اُس کی اطاعت کرتی ہے نہ اُس کے حکموں کو مانتی ہے نہ اُس کے رسولوں کو پہچانتی ہے بلکہ انکو انواع و اقسام کی تذلیل و توہین و تحقیر کرکے قتل کرتی ہے اور حد ہا طرح کی ایذائیں دیتی ہے اور خدا مجبور و معطل ہے کچھہ نہیں کر سکتا انبیائے مرسل تا حیات اپنے ہر حال و قال میں ظالموں اور خود سر لوگوں سے مغلوب اُن کے ظلم شدید سے مضطر و پریشان کوئی آگ کے حوالے ہوتا ہے کوئی تلوار کے کوئی آرہ کے کوئی دار کے مگر دم نہیں مار سکتے۔ دیکھو حضرت لوط نے غلبۂ کفار نابکار سے حالت اضطرار میں با وصف مشاہدہ قوت و طاقت جبرئیل امین جو اعانت کو موجود تھے اپنی دختران پاکیزہ پیش کرکے کفار اشرار سے فرمایا یہہ میری بیٹیاں پاکیزہ ہیں اگر ہو کرنے والے جس کی خبر قرآن مجید سے ملتی ہے

Presented by: Rana Jabir Abbas



حضرت موسٰے نے حالت قلق و اضطرار میں اپنی بی بی سنکوحہ کو اپنی بہن ظاہر کیا۔ مومن آل فرعون ہمیشہ اپنا ایمان چھپاتے رہے۔ حضرت رسولؐ خدا بحالت مغلوبی میں کیا کیا ایذائیں و مصیبتیں ہوئیں یہاں تک کہ باوجود نزول آیہ لا تنکحوا المشرکین) ابوالعاص مشرک و زینب دختر پیغمبر خود میں جدائی نہ کر سکے۔ باوجود غلبہ اسلام صلح حدیبیہ میں اپنا لقب خداداد رسول اللہ خود اپنے ہاتھ سے محو کر ڈالا۔ وقت وفات تک قوم عائشہ سے خوف ظاہر کرکے خانہ خدا حسب خواہش دلی و تمنائے قلبی نہ تعمیر کر سکے وغیرہ وغیرہ۔

پس اگر بحالت مغلوبی خدائی و انبیائے مرسل کا دین مسلم ہے تو جناب امیرؑ کا بھی دین مسلم ورنہ خیر نہ وہ نہ یہ اس اسلام کے لئے نام کے ابوبکر خدا ابو حنیفہ رسول تم ان کے حواری چلو فیصلہ ہوا تو خوش ہو گئے

معلوم نہیں حضرت علیؑ کے کس فعل سے تم نے دین کا برباد کرنا خیال کیا ہے۔ اگر کہو ابوبکر وغیرہ کی حکومت رہی پس باشد جناب امیرؑ خود فرماتے ہیں چارہ نہیں امیر کی حکومت ہی نیک ہو یا بد کہ اس میں مومن بسر کرے پھر اگر امیر سمجھکر جو واقعی ایسا ہی ہے آپ نے ان کی حکومت میں بسر کی تو کیا قباحت جیسا کل انبیا و رسول اللہؐ کا حال ویسا ہی جناب امیرؑ کا۔ اگر کہو ان کے پیچھے نماز پڑھی لو فرضا پڑھی خدا کی نماز پڑھی یا ابوبکر کی اور جبکہ خود رسولؐ خدا نے اکثر کے پیچھے نماز پڑھ لی ویسا ہی جناب امیرؑ نے۔ اگر کہو ان کو مستحق خلافت جان کر بیعت کی لا نسلم کیونکہ حدیث عائشہ صدیقہ سے صرف یہ ظاہر ہے کہ آپ نے خطبہ میں فرمادیا کہ ابوبکر کو استحقاق ہے جیسا صلحنامہ رسول خدا نے رسولؐ اللہ کا لفظ خود محو کردیا اس میں دین کی بربادی چہ معنی۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



بیعت رسول صلی اللہ کا طریقہ وسنت نہین دیکھو ابتدائے اسلام مین صرف یہہ کہدینا کافی تھا کہ
مین خدا اور اُس کے رسول محمدؐ پر ایمان لایا نہ ہاتھ پر ہاتھ رکھا جاتا نہ مصافحہ ہوتا ۔
ہان بیعت تحت شجرہ مشہور ہے کہ رسول اللہ نے مرنے مارنے پر عہد لیا مگر اُس پر بھی صحابہ
با صدق وصفا قایم نہ رہے اور جنگ حنین سے بھاگ نکلے پس یہہ بیعت بطور عہد علامت قرار
تھی اسلام سے اور بیعت پیری و مریدی سے کیا مناسبت مگر ہان یہہ ایجاد تو ابوبکر یا عمر
کا ہو جسکی خبر رسول خدا نے دی ہے ۔
اب ہم سے بے دینی کی تفصیل سنو ۔ بے دین وہ ہین جنھون نے بقول محمد صادق دین
مین خلاف طریقہ رسول اللہ ایجادین کین بے دین وہ ہین جو کہتے جب مجھ پر شیطان غالب
ہو اور خلاف حکم خدا کوئی بات کہون تم نہ مانو ۔ بے دین بلکہ اخوان الشیاطین وہ ہین جنکا
ایمان بقول ابوحنیفہ ابلیس کے برابر ہو ۔ بے دین وہ ہین جن کی نسبت رسول خدا
نے بحلف بیان کیا کہ میرے وقت مین اگر حضرت موسیٰ زندہ ہوتے تو تم اُن
کی پیروی کرتے ۔ بے دین وہ ہین جو ہمیشہ رسالت محمدی مین شک کرتے رہے
بلکہ صلح حدیبیہ مین صاف اقرار کر لیا کہ آج کا سا شک نبوت مین کبھی نہین ہوا ۔
بے دین وہ ہین جنھون نے بضعۃ الرسول کو ایذائین دین اور موذی خدا و رسول ہوئے
بے دین وہ ہین جنھون نے خلافت پا کر ارتداد کیا اور توبہ کر کے کل صحابہ کو توبہ نامہ
لکھ دیا ۔ اور اپنے مرتد ہونے کا صاف صاف اقرار کیا پھر بھی قایم نہ رہے اور اُسی
حالت ارتداد مین قتل ہوئے دیکھو تاریخ اعثم کوفی کتاب الفتوح جب تمام صحابی رسولؐ
نے عثمان کو خلاف حکم خدا و رسولؐ عمل کرتے دیکھا تو درخواست کی یا خلع خلافت
کر دو یا اپنی کردار سے توبہ ۔ چنانچہ عثمان نے یہہ تحریر پیش کی بسم اللہ الرحمن الرحیم مین

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas



امیر المومنین عثمان بن عفان برضا و رغبت اقرار تحریری روبرو اہالیان اسلام و معارف و اکابر ساکنان بصرہ و کوفہ و شام کرتا ہوں کہ آج سے مین کتاب اللہ پر عمل کرونگا اور سنت و شریعت محمد مصطفےٰ سے عدول نہ کرونگا خلاف شریعت کوئی فعل مجھ سے نہ ہوگا جملہ اہل اسلام کی رعایت کرونگا مضطر و پریشان کو امن و امان مین رکھونگا مستحقین کا حق ادا کرونگا غیر مستحق کو مجھ سے کچھ سود نہ ہوگا جن کو جلاوطن کر دیا ہے اُن کی نسبت پھر داخلہ وطن کا حکم دونگا جس کا مال و اسباب ضبط کیا ہے واپس دونگا عبد اللہ ابن ابی شرح کو حکومت مصر سے معزول کرتا ہون مصری حسب خواہش جسے چاہین اپنا والی مقرر کرین۔ المرقوم ۵ ذیقعدہ ۳۵ سنہ۔ جب اقرار نامہ ہو چکا علی مرتضےٰ اکو فہامین لکھکر زبیر طلحہ سعد بن مالک عبد اللہ بن عمر زید بن ثابت سہیل بن حنیف ابو ایوب بن زید کی گواہیان لکھوا دین۔ پھر جب مصریون نے محمد ابن ابو بکر کو اپنا والی تجویز کیا تو خلیفہ صاحب نے حاکم بصرہ کے نام خط خفیہ بھیجا اور لکھا اقتلوا محمد ابن ابو بکر یعنی اسے قتل کر ڈالو۔ پس یہہ الفائے عہد ہوا اور انہین کرتوت سے آپ کی جان عزیز گئی۔

ساتوان فقرہ بڑا صاحب کو خلافت جناب امیر پر کیون ناز ہے حضرت کی ذوالفقار تو کبھی کسی کافر کے گرد بھی نہین پھری۔

جواب۔ ابو بکر نے تو تلوار اپنے باپ کافر کے گرد پھرائی تھی جو گلو بستہ قید تھا جس پر آپ نے اشد علی الکفار۔ کا خلعت فاخرہ انکو پہنا رکھا ہے مگر یہہ کیسے آنحضرتؐ نے اس فعل شنیع سے ابو بکر کو روکا اور باپ کو نہ ذبح کرنے دیا زوف باین اشد علی الکفار ہی کہ باپ رسن بستہ مجبور و بے بس محصور و بیکس پر تلوار اُٹھائین اور اس فعل مکروہ سے رسول خدا باز رکھین خیر اگر باپ کو حلال بھی کر ڈالتے تو کچھہ شدت پائی جاتی مگر جبکہ ارادہ ہی تھا تو خدا انکو علم ہی مارسکے یا صرف ہچشمون مین مارتے خان مشہور ہونے کو ارادہ کیا مگر بہرکیف کامیاب نہ ہوئے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



اور مسلم ہوا یہ فعل ہرگز محمود ولائق پسند رسول اللہ نہ تھا کیونکہ آپ نے منع کیا کہ باپ ہی ہے اسکے
حقوق پرورش پر نظر کرو اور اپنی تلوار غلاف میں کرلو - جوہر صاحب تم کو اشد علی الکفار
میں سمجھ لیں گے جو تمہارا مقصد ومدعا ہے - بجز اس ارادہ قتل پدر کا فر کے ابوبکر وعمر و
عثمان تینوں کو سمیٹ لپیٹ کر کسی روایت سے بتلادو کہ فلان جنگ میں فلان کافر کے
مقابل تلوار پھرانا تو درکنار وہ تو زنگ و بدرنگ ہونے کے باعث اپنا قالب چھوڑتی
ہے تھی کچھ تراع لفظی ہی سے پیش آئے ہوں اور دور ہی سے ڈانٹ ڈپٹ بتلائی
ہو کیا العہد مبارک رسول مقبول کیا زمانہ خلافت منصوبہ مار نے تو خان کے پیچھے بھاگتی خان
کے آگے ہمیشہ ان کی یہی روش رہی - کیوں صاحب خندق کی لڑائی میں جب نہنگ
قریش عمر بن عبدود جس کے مقابل شیر مرد جرار بھی نہ ہو سکتے تھے صف جنگ میں مبارز
طلب ہوا اور رسول اللہ نے اپنے اصحاب خصوص ارباب ثلثہ کی طرف دیکھا سب نے
گردنیں نیچی کر لیں اور اوپر سر نہ اٹھایا جب آپ نے نام بنام پکار کر فرمایا کہ اس کے مقابلہ
میں جاؤ تو عمر خطاب نے عرض کیا کہ مجھے معاف رکھئے الہی اور لوگوں نے جواب دیا یہ
ہو نہیں سکتا ہے عمر ابن عبدود کا غرور بڑھا اور لاف و گزاف بکنے لگا آخر شیر بیشہ رسالت و نبوت
سر فروش و جانباز علی ابن ابی طالب نے اجازت حرب حاصل کی اور پیادہ اس نہنگ ہیجا کے
مقابل ہوئے - چند رد و بدل کے بعد ذوالفقار شرربار صاعقہ کردار کا وہ وار رسید کیا کہ خندق
تن شقی کے لیئے قبر ہو گئی - کفار قریش کی کمر ٹوٹ گئی اور بھاگ نکلے کیونکہ اسی پہلوان
نامی پر جنگ کا دارومدار تھا - رسول اللہ نے فرمایا ایک ضرب علی کی یوم خندق بہتر
ہے دونوں جہان کی عبادت سے یہ حدیث مشہور متفق علیہ ہے - مجال انکار نہیں
جنگ خیبر میں اول روز ابوبکر کو نشان محمدی ملا اور امیر لشکر ہو کر یہودیوں کے مقابلہ کو گئے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



اور مغلوب ہو کر بے نیل مرام واپس آئے مگر نصرت ہوئی نشان کو نہیں چھوڑا۔ دوسرے روز عمر خطاب کو نشان عطا ہوا آپ سردار لشکر ہو کر تشریف لیگئے چونکہ ترتیب خلافت کا خیال تھا لہذا قدم بقدم اپنے پیش رو کے انہیں بھی واپس آنا ضرور ہوا۔ تیسرے روز کے لئے آنحضرت نے اعلان فرمایا کہ کل یہ نشان اُسے ملیگا جو کرار ہو غیر فرار ہو اور جو خدا اور رسولؐ کو دوست رکھتا ہے اور اُسے خدا و رسولؐ دوست رکھتے ہیں۔

تمام اصحاب میں ہلچل مچگئی اور ہر شخص متمنی تھا کہ خدا کرے کل مجھی کو نشان ملے۔ عمر خطاب فرماتے ہیں اُس رات مجھے نہایت بے چینی تھی کہ کاش کل بھی مجھی کو یہ منصب عالی عطا ہو تو کیا کہنا۔ مگر فرار کا فقرہ آپ نسیاً منسیاً کیے ہوئے تھے۔

حضرت علیؑ کو آشوب چشم تھا اور نہایت تکلیف۔ صبح ہوئی رسول اللہؐ نے حکم دیا علیؑ کو لاؤ لوگ اُسی حالت میں لے گئے آنحضرت نے آنکھوں میں لعاب دہن اپنا مَل دیا آنکھیں بفضل خدا و بفیض رسولؐ روشن و صاف ہو گئیں لوائے احمدی علیؑ ابن ابی طالب کو ملا اور قلعہ خیبر فتح کرنے کا ارشاد ہوا۔ آپ ظل لوائے حمد و لاک میں تا زیر قلعہ پہونچے۔ حارث و مرحب پہلوانان روئین تن صف شکن کہ زور و طاقت پر خیبر کو ناز تھا صف آرا ہوئے اسد اللہ غالب علیؑ کل غالب نے دونوں کو واصل بجہنم کیا اور خندق سے مع فوج عبور کرکے دروازۂ قلعہ کو جا لیا۔

کیواڑ آہنی جسے ستر آدمی ملکر کھولتے و بند کرتے اندر جانے کو حائل تھے انکو بزور ید اللّٰہی توڑ پھوڑ قلعہ میں داخل ہو گئے اور نشان محمدیؐ کا پھریرا بالائے قلعہ بلند کر دیا۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



آنحضرت کو جبریل امین نے مبارکباد دی اور علے رؤس الاشہاد باآواز بلند فرمایا
لا فتی الا علی لا سیف الا ذوالفقار اور سب نے یہ آواز سنی۔

حدیث خیبر ہم اوپر لکھ آئے ہین دیکھو صحیح مسلم و بخاری سے۔

جنگ احد مین تمام لشکر اسلام بھاگ گیا۔ ابوبکر و عثمان پتھر دلکاڑین چھپے دیکھے گئے۔
عمر خطاب پہاڑ پر چڑھ بھاگے۔ وہ خود کہتے ہین مین اُس روز بز کوہی کی مانند پہاڑ پر
اچھلتا کودتا پھرا۔ رسول اللہ کے دندان مبارک شہید ہوگئے۔ شیطان نے خبر اُڑادی
محمد قتل ہوگئے۔ حضرت علیؑ صف جنگ سے آنحضرت کے پاس آئے آپ نے فرمایا
اے علیؑ تم بھی اپنے بھائیون کے ساتھ کیون نہ بھاگ گئے آپ نے عرض کی
لا انوۃ بین الکرار والفرار مین بھاگنے کے لیے آپ پر ایمان نہین لایا پھر صف دشمن
مین جاکر صدہا کافر فے النار کردیے۔

تاریخون کا اتفاق ہے کہ اُس روز بجز حضرت علیؑ و ابودجانہ اور کوئی ثابت قدم نرہا ابودجانہ
رسول اللہ کے پاس تھے اور حضرت علیؑ کافرون کو پیاپے فے الدار البوار فرماتے تھے یہانتک
کہ اسلام کو فتح نصیب ہوئی اور سب بھاگی ہوئی خلقت جمع ہوگئی۔

خیر اور کتابین تو تم کرو ازالۃ الخفا شاہ ولی اللہ صاحب پدر بزرگوار شاہ عبدالعزیز کو دیکھو صفحہ ۲۵۱
انا ما ثر اسیر المومنین و امام الاشجعین اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب۔ صفحہ ۲۵۵ نادی
منادی یوم احد لا سیف الا ذوالفقار و لا فتی الا علی الکرار۔ یہ دوسری شہادت
حضرت جبریلؑ کی ہے۔

جنگ حنین مین بھی سب لوگ بھاگ گئے اور حضرت علیؑ و چند بنی ہاشم جان نثار ثابت قدم رہے
اور لڑائیون کا حال کتابون مین دیکھنا چاہیے کہ حضرت علیؑ نے کیا کیا کار نمایان کیے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



آپ خود ہی فرماتے ہیں مصرع دین نبیؐ کو دی ہے سری تیغ نے جلا ÷ ہر کہ شک آرد کافر گردد۔

اب معلوم نہیں جوہر صاحب ان کافران مقتول کو کیوں کافر نہیں سمجھتے۔ اچھا صاحب انکو نہ سمجھئے۔ جنگ جمل میں ۱۶ سولہ ہزار۔ جنگ صفین میں ۸۰ اسی ہزار۔ جنگ نہروان میں ۲۲ بائیس ہزار جو حضرت علیؑ نے سے انکار کیے وہ کافر ہی جیسے تم سمجھو۔

آٹھواں فقرہ۔ اگر حضرت حسنینؑ وغیرہ دیگر ائمہ بھی کفار عرب کو فی النار کرتے اور اہل عجم کی جوروں بچوں کو لونڈی غلام عرب کا بناتے تو البتہ قابلیت امامت کی رکھتے جب یہ صفت حضرات موصوف میں نہ تھی تو دائرہ امامت سے قطعی خارج سمجھے گئے۔

جواب۔ تم کو روایت روضۃ الصفا پر بڑا ناز ہے جسے ہر جگہ اپنے رسالہ میں بطور دلیل قطعی و ثبوت میں پیش کرتے ہو۔ دیکھو اسی تاریخ میں باب سیدالشہدا جناب زین العابدین علیہ السلام میں صاف لکھا ہے کہ ملک عجم عہد مبارک جناب امیرؑ میں فتح ہوا جس لشکر کے حضرت امام حسنؑ سردار تھے۔ حضرت شہربانو اور ان کی دونوں بہنیں بنت یزدجرد بادشاہ عجم کو نہایت اعزاز و احترام سے آپ اپنے ہمراہ لائے جن میں حضرت شہربانو کا حضرت امام حسینؑ سے وہی دکھے الفدا سے عقد ہوا عہد خلفائے ثلٰثہ میں عجم کا فتح ہونا محض دروغ بے فروغ ہے اکثر شیعوں نے بھی سنیوں کی روایات بے سروپا سے دھوکا کھایا ہے اور عمر شریف حضرت امام چہارم سے بھی جو کربلا کے معرکہ کے وقت تھی ثابت ہوتا ہے۔ جہاد فی سبیل اللہ کی نسبت ہم پہلے لکھ چکے ہیں خدا کی جانب سے جو نبی و وہی امام ہوتے ہیں وہ امر مستقبل کے مطابق کاربند ہوتے ہیں جو خدا کی جانب سے انکو ملتا ہے۔

حضرات حسنین علیہم السلام نے معرکہ جمل صفین نہروان میں خوب ہی جہاد کیے اور کشتوں کے



Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

پشتے لگا دئیے۔

تاریخین ان محاربات کی دیکھو معلوم ہو جائے گا۔ بعہد خلافت خود حضرت امام حسن علیہ السلام نے بوجہ نہ ہونے اعوان و انصار و بہ لحاظ کشت و خون بندگان خدا اپنے جد امجد سید الانبیا کی تقلید صلح حدیبیہ کی اور معاویہ سے صلح کر لی۔ حضرت امام سیوم کا جہاد فی سبیل اللہ تاریخ عالم میں اپنا آپ ہی نظیر ہے دیکھو تاریخ چین جس کا مصنف ایک عالم محقق مورخ عیسائی ہے لکھتا ہے کہ رستم وغیرہ کو شجاع و جری وہ لوگ کہتے ہیں جو تاریخ عالم اور واقعات بنی آدم سے واقف نہیں اور بالکل بے خبر ہیں۔ اگر نوع انسان میں کوئی شجاع و بہادر جرار و کرار پیدا ہوا ہے تو وہ حسینؑ ابن علیؑ ابن ابیطالب قریشی ہے۔ یہ قول ضرب المثل ہے کہ دو ایک پر بھاری ہوتے ہیں مگر حسینؑ کو چند قسم کے دشمنوں سے سامنا تھا۔ اول بھوک و پیاس سہ روزہ جس کے مثل انسان کا دشمن صعب و سخت دوسرا نہیں۔

دوسرے عرب کے ریت گرم مثل جون کا مہینہ آفتاب کی حدت و گرمی نصف النہار باد سموم کے جھونکے جیسے شرار و چنگاریاں نکل رہی تھیں حالت اضطرار و اضطراب تیسرا ہزار فوج دشمن سے مقابلہ جو ہر ایک لہو کا پیاسا تھا پس ایسے دشمنوں کے مقابلہ میں جو شخص مستقل اور ثابت قدم و راسخ دم صرف اللہ پر بھروسہ و توکل کر کے دشمن کے مقابل ہو وہ شجاع ترین عالم و آدم ہے۔

مولوی امیر علی صاحب جج ہائی کورٹ کلکتہ تنقید الکلام فی احوال شارع اسلام میں بمقابلہ عیسائیوں کے جو قائل ہیں کہ حضرت عیسیٰ گناہوں کے فدیہ ہیں۔ لکھتے ہیں کہ اگر معاصی عباد کا فدیہ یعنی ذریعہ نجات و تقرب خدا کا وسیلہ درکار ہے تو امام حسینؑ کی شہادت کاملہ نے اس کی تکمیل کر دی اور اسلام تعلقات ارجاس و انجاس سے پاک ہو گیا۔

کیون جوہر صاحب محقق عیسائی کو شجاعت امام حسینؑ مین وہ قول اور مولوی امیر علی صاحب
کا شہادت امام حسینؑ پر یہ افتخار اور باوصف ادعائی اسلام آپکا یہ کلام کچھ تو خدا سے شرم کرو ؎

پاک حسینے نیست کو گردد شہید ورنہ بسیارند در عالم یزید

عرب و عجم کی عورتون بچون کو لونڈی غلام بنانا اس فعل وحشیانہ و ظالمانہ کو کون مہذب قوم
پسند کرے گی ۔ کہ بندگان خدا کو خرید و فروخت کیا جاوے اور ان کو اسیر و مقید رکھا جاوے
یہ طریقہ آنحضرت کا ہرگز نہ تھا ۔ آپکو اللہ جل شانہ نے مجسم خلق عظیم بنایا تھا آپکے
مکارم اخلاق و محاسن اشفاق اس بات کو ہمیشہ مکروہ و معیوب سمجھتے رہے ۔

دیکھو جب بنت حاتم طائی مقید ہو کر آپکے روبرو آئی آپنے بہ لحاظ سخاوت و فیاضی اسکے
باپ کے اس کی بیٹی کو اپنی ردا بچھادی اور رہا کردیا ایسا ہی اور اسرائے مغلوب کے ساتھ
آپکا سلوک رہا کیا ۔

یہ ایجاد ظلم بنیاد آپکے خلفاء کی سے ہے کہ بیگناہ مردوں کو تہ تیغ کیا عورتون اور بچون بے بس و
بیکس کو اسیر کرکے فروخت کر ڈالا ۔ لا واللہ لا اس جبر تعدی سے نہ خدا خوش نہ رسولؐ ۔

عیسائیون کے اعتراض پر اہل سنت نے صرف فعل صحابہ کے جائز رکھنے کو اسلام مین یہ
بھی ایک شاخ لگا رکھی ہے اور بیجا توجیہین و تاویلین کرتے ہین مگر جو داغ اسلام کی قسمت مین تھا
وہ کیونکر مٹتے ۔

اور ائمہ علیہم السلام کو حکم جہاد نہ تھا مثل عیسیٰؑ و دیگر صدہا انبیاء سے مرسل کے جو ہمیشہ تا
حیات جہاد لسانی فرماتے رہے اور شجاعت و شہامت ظاہر نہ کی جیسا انکا حال و طرز
معاشرت ویسا ہی ان کا سر مو فرق نہین جو جیسے حکم ملا اسپر عامل ہوا بیت

ہر کسے را بہر کارے ساختند میل آن اندر دلش انداختند

Presented by: Rana Jabir Abbas



اب دیکھنا مشرق سے مغرب تک اسلام پھیلنا ایک دین ایک مذہب ایک ملت ایک خدا ایک رسول ایک خلیفہ برحق بعد اُس کے گیارہ اماموں کی امامت اور پھر رجعت و قصاص منافقان بدکردار حشر و نشر بہشت و دوزخ میں داخلہ ۵

یا منتظم ظہور امام زمان دکھا — اب دم لبوں پہ ہے در امن و امان دکھا
آنکھیں ہیں منتظر رخ آرام جان دکھا — پھر برق ذو الفقار کو آتش فشان دکھا
دشمن رہے نہ ایک شہ مشرقین کا — یارب مٹا دے نام عدوی حسین کا

نواں فقرہ اس کا جواب مفصل ہم لکھ چکے ہیں دیکھو صفحہ ۱۰۳ و ۱۰۴ رسالہ ہذا

دسواں فقرہ مصداق ان آیتوں کے وہی لوگ ہیں جنھوں نے بفضل خدا کفار عرب و اشرار عجم سے روئے زمین کو پاک کیا اور جن کے زمانہ میں امن کامل رہا اور عدم خوف خلق خدا کو حاصل رہا نہ وہ کہ جنھوں نے بہ طمع خلافت اپنے ہاتھ سے اہلبیت کا خون کیا۔

جواب آیہ۔ وعد اللہ الذین آمنوا منکم و عملوا الصّٰلحٰت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم و لیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم و لیبدلنھم من بعد خوفھم امنا

آیہ میں فقرہ و لیبدلنھم من بعد خوفھم امنا ہے جس کی تفسیر بدل دہد ایشانرا از لیس ترس ایشان از شر دشمنان ایمنی) ہے پس اس کے معنے تو یہ ہوئے کہ مومنین صالحین کو بدل خوف کا امن میں رہنے کا ملا یعنی جیسا شر دشمنان سے انکو خوف تھا وہ خوف مبدل بہ امن ہو گیا۔ اور یہ آیہ بعد ہجرت آنحضرت مدینہ میں نازل ہوا کہ مومنین با ایمان و یقین یہ سمجھو کہ جو تم کو کفار مکہ سے ایذائیں پہونچیں اور ہر وقت تم کو انکا خوف بنا رہتا تھا اب اُن کے شر سے تم امن میں رہو گے اور وعدہ کرتا ہے خدا انہیں مومنین صالحین سے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



کہ جیسا پیشتر ہم نے انبیاؑ و اُن کی اُمت کو زمین کا سردار بنایا ویساہی تم کو بھی اُنکا قایم مقام اور دیا ہم نے تم کو ایک دین برگزیدہ و پاکیزہ۔ دوسری آیت ثم جعلنا کم خلائف فی الارض من بعدھم لننظر کیف تعملون۔ کیا ہم نے تم کو قایم مقام پہلوں کا بیچ زمین کے بعد اُنکے پس ہم انتظار کرینگے کہ تمہارے عمل کیسے ہونگے۔ پس دونوں آیتوں کا یہ مطلب ہے کہ مثل انبیائے سابق و اُن کی اُمت کے تم کو بھی اُنھیں کا قایم مقام بنایا اور کفار کے شر سے تم کو امن دیا اب دیکھیئے تم کس طرح کے عمل کرتے ہو۔

اس میں نہ کہیں ذکر روئے زمین کو کفار عرب و اشرار عجم سے پاک کرنے کا ہے نہ امن کامل و عدم خوف خلق خدا۔

تم تفسیر کو اُلٹ پلٹ کر اپنے خاطر خواہ معنے بنا لیتے ہو۔ مگر جب آیات کے صاف و صریح معنے موجود ہیں تو ہم کو تفسیر کی ضرورت نہیں صرف جو مفسر کی رائے ہے آیات کے اصلی معنے۔

پس اب دیکھو ان آیات کریمہ نے تم کو جھوٹا کر دیا یا نہیں صاف ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا مومنین صالحین کی نسبت ہے کہ شر و نفاق دشمنوں سے امن رہیگی نہ امن کامل و عدم خوف خلق خدا۔

اور یہ بھی یاد رہے کہ ہر آیہ میں جہاں اللہ پاک نے امنو فرمایا ہے رو ئے خطاب آنحضرتؐ ہی کی جانب ہے یعنی آپ مومنین کے سردار اور افسر ہیں بعد ازان علیؑ ابن ابیطالب جن کو بارہا حضرت رسول خداؐ نے صالح المومنین فرمایا ہے بعدہ اور مومنین صالحین پس ان آیات میں مشرق سے مغرب تک اسلام پھیلانے کا ذکر نہیں ہے بجز اس کے کہ جیسا ہم نے پہلی اُمتوں کو زمین کا مالک کیا ویسا ہی تم کو۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



اب دیکھو خدا کا وعدہ سچا اور بے زوال دلائحم جس کی تکمیل آیہ یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک سے ہو گئی یعنی جب وعدہ خدا حضرت علیؑ خلیفہ مطلق ہو گئے ورنہ اور خلافتون سے انکار کیا تعلق کیونکہ عموماً اہل سنت خصوصاً تم خدا کی جانب خلافت کا ہونا ناروا و ناجائز کہتے ہو پھر یہ آیات تمہارے خلفاء پر کسطرح صادق آئینگی ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء اب پہلی آیتون سے اس آیت کو مشابہ کر لو دیکھو کیسا جوڑ و پیوند ملتا ہے یہ امر تو ظاہر ہے کہ زمانہ جنگ و جدال میں امن قائم نہیں رہتا لیس جیسا رسول اللہ کے عہد مبارک میں کفار قریش و یہودیان خیبر وغیرہ کا امن خاک میں ملا ویسا ہی حضرت علیؑ کے جنگ و جدال کے زمانہ میں نواصب و خوارج جمل و صفین و نہروان کا امن خاک میں ملا اور جس طرح رسول اللہ نے اپنے ہاتھ سے بہ طمع رسالت دین خدا جاری کرنے کو کفار اشرار کو نیست و نابود کیا اسی طرح حضرت علیؑ نے اپنے ہاتھون سے بہ طمع خلافت کتاب اللہ پر عمل کرنے کے لیئے نواصب و خوارج نابکار کو فنا فی الدار البوار کیا۔

اپنی چیز پر سب کو طمع ہوتی ہے خصوص اُس وقت کہ جب کتاب اللہ میں مخالفت و طریقہ رسول اللہ میں منافقت ہو کر دین خدا برباد ہو رہا ہو۔

امن و امان کا خون عہد خلفائے ثلثہ میں ہوا جبکہ بجبر قلع و قمع بندگان خدا اُن کے مال کی لوٹ کھسوٹ انکی عورتون بچون کی اسیری بے خانمان ہونا خرید و فروخت معصوم و مظلوم اطفال ہزارہا خاندان کی تباہی و بربادی طوائف الملوکی کے اور کچھ کام ہی نہ تھا جس کو آپ نے صفحہ ۶۳ میں بڑے فخر و ناز سے لکھا ہے حضرت عمر خلیفہ دس برس رہے۔ اُن کے وقت میں اسلام خوب ہی ظاہر ہوا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



شام و مصر و ایران و عراق و اکثر روم فتح ہوا۔ چار ہزار بڑے بڑے شہر مع پرگنات فتح ہوئے چار ہزار مسجد تیار ہوئیں چار ہزار بتخانہ توڑے گئے بیشمار خزانے مسلمانوں میں تقسیم ہوئے لوگ آسودہ و غنی ہو گئے انتھیٰ

پس ایسی پر خلق خدا کو بڑا امن و امان ہونا قیاس کر لو اور بے شمار خزانے مسلمانوں کو تقسیم ہونا جس کے سبب لوگ آسودہ و غنی ہو گئے۔ یہی تو خلفت کے رجحان کا سبب تھا۔ حضرت علیؑ کو وہ لوگ کیوں پسند کرتے یہاں تو خنجر رشد چلنے کے اور کیا امید تھی۔

صفحہ ۱۴۳۔ اسرار الہدیٰ میں مجیب صاحب نے ایک عبارت تنزیہ الانبیا و الائمہ مصنفہ جناب سید مرتضیٰ علم الہدیٰ کے لکھی ہے اور اسے جناب ممدوح کی طرف منسوب کرتے ہیں)

با آنکہ حضرت امیرؑ و شیعہ او ہمیشہ دین خود را اخفا فرمودہ اند و در پردہ دین مخالفین گزرانیدہ اند و امن کامل و عدم خوف نیز در زمان ایشان حاصل نبود چہ جائیکہ بلاد کثیرہ و اقطار طویلہ مثل شام و مصر و مغرب منکر بائمہ چہ جائے قبول احکام ایشان الخ

جواب۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین ہرگز عبارت جناب علم الہدیٰ کی نہیں ہے بلکہ قول اہل سنت نقل کر کے بعد جواب شافی دیتے ہیں جس کو تم نے لے آخرہ لکھ کر طاق نسیان پر رکھ دیا ہے تمہارا ابتدا سے یہی قاعدہ ہے کہ حدیث و اقوال و روایات و عبارات کو کاٹ چھانٹ کر اپنے خاطر خواہ الفاظ منتخب کر کے لکھ دیتے ہو جیسا حدیث شورۂ خلافت میں عمر خطاب نے عمدہ الفاظ وقت پر استعمال کرنے کو منتخب کئے تھے جس کے وہ قائل ہیں یہ ابلہ فریبی اور روباہ بازی اچھی نہیں اسد اللہ الغالب کے پیرو محصور کر کے دام الحبس کر دیتے ہیں۔ بھلا اس فقرہ کو دیکھئے ہمیشہ دین خود را اخفا فرمودند و در پردہ دین مخالفین

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



گزرانیدند اور جناب علم الہدے سے محی الدین کو جنکی ذات جامع خیر و برکات نے مخالفون کی دھجیان اڑا دین اور لوائے شریعت و تبعیت احکام خدا و رسولؐ اقصائے واکناف عالم مین بلند کردیا وہ جناب امیرؑ کی نسبت ایسا فرمائین کہ دین خود اخفا و در پردہ دین مخالفین لا و اللہ لا یہ قول اُنکا نہین ہے بلکہ کسی متعصب ناصبی کا ہے۔

اور ہمیشہ کے لفظ نے اور بھی اس قول کو رد کردیا کیونکہ ہمیشہ کا اطلاق روز ولادت سے آخر دم حیات تک ہوتا ہے پس ایسا کلمہ بجز کور باطنون کے اور کون کہہ سکتا ہے۔

حضرت علیؑ نے نہ کبھی اپنا دین اخفا کیا نہ پردہ دین مخالفین مین رہے صریح کذب و بہتان نہ اُن کے شیعہ بلکی صفات۔ دیکھو آپ نے ابتدا سے انتہا تک اپنے کو مستحق خلافت غیرون کو غاصب و خائن فرمایا اور سیرت شیخین اختیار کرنی ہرگز قبول نہ کی جس پر عثمان کو خلافت ملگئی اور آپ صابر و شاکر رہے سیرت شیخین دین مین داخل نہ تھی ورنہ اُس کے منظور کرنے مین کیا قباحت تھی مگر آپ نے صاف جواب دیا کہ یہ مجھ سے نہ ہوگا حضرت ابوذر نے بلا تقیہ ابوطلحہ سے صاف کہدیا کہ متمسک بکتاب اللہ و بعلیؑ ابن ابیطالب شو۔ ایسا ہی شام مین جب تک آپ رہے دین خدا ظاہر کرتے رہے جس پر معاویہ نے عثمان کو شکایت لکھی کہ ابوذر میری حکومت مین خلل انداز ہوتے ہین اور عثمان نے بکمال شدائد و تکلیف مدینہ مین بلاکر جلاء وطن کی سزا دی ایسا ہی عمار یاسرؓ و مالک اشتر وغیرہ نے دین حق کے اظہار مین عثمان کے ہاتھ سے کیا کیا ایذائین اُٹھائین۔

خود حضرت علیؑ نے خلافت غصوبہ مین بارہا اصلاحات دینی مین اصلاح فرمائی جیسا سزائے سوت جسے عمر خطاب نے خلاف شریعت حد جاری ہونے کو حکم دیا مگر آپ نے رد کردیا اور سزا نہ ہونے دی جس پر لو لا علیؑ لہلک عمر شرمندہ شرم دنیاوی سے کہا گیا وغیرہ وغیرہ۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas



پس اسے دین ظاہر کرنا کہتے ہیں یا اخفا فرمودند کہیں گے۔

بہرکیف حضرت علیؑ و اُن کے شیعہ بلک خصال ہمیشہ و ہرحال میں اپنا دین اپنا ایمان اپنے خدا و رسولؐ کے احکام علی الاعلان ظاہر کرکے گمراہوں کو دین حق کی طرف بلاتے رہے ایسا ہی جملہ آئمہ معصومین و اُن کے شیعہ والا صفات کبھی کسی حال و قال میں ان حضرات نے دین کو اخفا نہیں کیا۔ دیکھو دین پناہی و شریعت محمدیؐ کی آبرو بچانی اسے کہتے ہیں کہ حضرت خامس آل عبا روحی لہ الفدا نے ع بیجان ہوکے دین نبیؐ کو جلا لیا ۵

سرداد ونداد دست بردست یزید حقا کہ لوائے دین پناہست حسینؑ

انہیں حضرات کے دین حق و شریعت مطلق جاری کرنے سے اسلام حقیقی محفوظ و مامون رہا اور روز بہ ترقی کرکے آج تمام دنیا میں مثل آفتاب عالمتاب چمک رہا ہے ہزاروں کالی گھٹا سیوں کی اٹھیں مگر وہ اں دہار ہو میں و اس کی تابندگی و درخشندگی بڑھتی رہی الہم زد فزد۔

گیارہواں فقرہ۔ اسی عبارت مکذوبہ و مصنوعہ پر جو بہر صاحب نے اصل کو دکر لکھا ہے کہ بقول علامہ حلی الجبان لایستحق الامامة جناب امیر مستحق خلافت مطلق نہ تھے۔

تم نشتر الحواس آدمی ہو کبھی فی وقت من الاوقات خلیفہ برحق تھے کبھی مستحق خلافت مطلق نہ تھے کبھی کچھ کبھی کچھ ایک رنگ پر قائم رہتے تو مناسب تھا۔

اب ہم سے سنئے جبن کے معنے ہیں۔ نامرد بے ہمت سہر کہ مرد آزما سے منہ پھیرنے والا صف جنگ کو پشت دینے والا کڑی پڑنے پر نوک دم بھاگ نکلنے والا۔

علامہ حلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جو شخص ایسا ہو وہ مستحق امامت و خلافت کا نہیں آپ کو خدا کی قسم اور اپنے عمر عزیز کی سوگند سچ کہئے کہ آپ کے خلفائے ثلثہ جنگ احد



Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



صفین یا خیبر سے بھاگ گئے تھے۔
ابوبکر کو ابن ربیعہ وغیرہ نے صحن کعبہ میں مارا جس کے صدمہ سے تمام منہ سوج گیا تھا مگر خیر یہ تو ابتدائی حالت تھی اسے جانے دو۔ آپ کے خلفا نے سوائے اپنے باپ یا قیدی پر تلوار اٹھانے کے کسی معرکہ میں دوسرے کے مدمقابل ہو کر اسے قتل کیا یا کبھی کیا یا دور ہی سے للکارا۔ یا خود اس کے ہاتھ سے زخمی ہوئے اور نوبت بہ علاج جراح پہونچی۔ تم نے بھی ابوبکر و عمر کے فتوحات کا خلاصہ لکھا ہے کسی معرکہ میں خود سردار لشکر ہو کر گئے اور خود لڑے یا خالد وغیرہ کے برتے پر تاتا پانی۔
آنحضرتؐ کے وقت میں ابوبکر کا سردار لشکر ہو کر جانا بمقابلہ ابوسفیان بعد جنگ احد اور سریہ کراع الغمیم اور خیبر و بنی کلاب و قوم بنی فزارہ اور وادی الرمل میں جو تم نے لکھا ہے یہ روایتیں اہل سنت کی ہیں اور نیز فرضاً گئے بھی مگر کسی سے مقابل ہونا اور ان کے ہاتھ سے کسی کافر کا مارا جانا ظاہر نہیں ہوتا لشکر کے ساتھ رہے ہونگے کلام تو مارنے مرنے پر ہے۔ ایک امیری حج کی آپ نے اور لکھی ہے اور سورہ برات کا قصہ بھول گئے ہو وہ ہم سے سنو۔ آنحضرتؐ نے سورہ برات ابوبکر کو دے کر کعبہ کو روانہ کیا باین غرض کہ لوگوں کو سنا دو ابوبکر کعبہ کی جانب چلے جبرئیل امین نازل ہوئے اور حکم خدا پہونچایا کہ خدا کے احکام تم اپنی ذات سے پہونچاؤ یا علیؑ جو تمہارا نائب برحق ہے۔ غیر شخص ایسے احکام پہونچانے کا مجاز نہیں۔ آنحضرتؐ نے فوراً حضرت علیؑ کو حکم دیا کہ تم جا کر ابوبکر سے سورہ برات لے لو اور بنفس نفیس احکام خدا کی تبلیغ کرو چنانچہ آپ نے راہ میں سورہ کریمہ ابوبکر سے لے لیا اور خود امیر حج ہو کر کعبہ میں پہونچے اور تبلیغ رسالت کی۔ ابوبکر اگر آپ کے ساتھ رہے ہوں تو باشد مطلب تو سورہ براءت کی تبلیغ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



کا تھا سو وہ منصب حضرت علیؑ کو ملا ہی تو ہم کہتے ہیں کہ تم صرف اپنے مطلب کے لائق عبارت لے لیتے ہو اور اصل مقصد کو چھوڑ دیتے ہو۔

اب اس روایت میں ابوبکر کی امیری کہاں ہے۔ ایسا ہی جابجا کی سرداری لشکر تم نے کتر بیونت کر ابوبکر پر امیری راست کر دیا ہے ورنہ وہ بیچارے نہ کبھی لشکر کے امیر ہوئے نہ کبھی سے انکو لڑنے بھڑنے کا موقع ہوا خیبر میں البتہ آپ نے نشان دے کر بھیجا تھا سو اس کا حال سن ہی چکے کہ بے نیل مرام زیر قلعہ سے بھاگ آئے بھاگ گئے کا ثبوت آنحضرتؐ نے فرمادیا تھا کہ کرار ہوگا نہ فرار یعنی بھاگنے والا بھاگ گئے کے لیے یہ فقرہ مصدقہ مخبر صادق کا کافی ہے کہ بھیجا اور لوگ نشان لے کر بھاگ آئے ویسا وہ نہ ہوگا جسے کل نشان ملے گا۔ اور حضرت عمر بن خطاب بھی دوسرے نمبر پر ہیں جیسا استحقاق خلافت۔ حنین کا فرار قرآن مجید سے ثابت ہی اور خود قول عمر خطاب مندرجہ صحیح بخاری و مسلم بز کوہی کی مانند اچھلنا کودنا۔ حنین کا فرار بعد بیعت تحت شجرہ غرضکہ یہ تن ہمہ داغ داغ شد پنبہ کجا کجا نہم۔

پس علامہ حلی نے ان فرار ہرکہاے مردآزما سے و نیز دیگر واقعات تاریخی سے جن کی تحریر میں تہذیب مانع ہے خلفا کو جبن فرمایا ہی اور لائق امامت و خلافت نہیں سمجھا آپ کو جناب امیر پر غصہ آ گیا اور ایک روایت صریح موضوعی و بے ربط و خبط لکھ کر جبن قرار دیدیا۔ خیر اگر اس روایت کو ہم مان بھی لیں تو اس سے معاذ اوصاف جبن کہاں نکلتے ہیں بجز اسکے مثل مومن آل فرعون جس کی صداقت قرآن سے ہوتی ہے بحکم ایمانہ اپنا ایمان دشمنوں کے خوف و غلبہ سے چھپاتے تھے مگر جبن کا اطلاق تو اسی حالت میں صادق آئے گا کہ مثل خلفاء ثلثہ رسول اللہ کو معرکہ جنگ میں چھوڑیں اور بھاگ کر اپنی جان بچائیں۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



اگر مغلوبی و محکومی اُمرائے بد باعث ہیں تم سمجھتے ہو تو ابتدائے آدم تا خاتم جملہ انبیائے مرسل نعوذ باللہ من ذالک اس الزام سے بری نہیں بلکہ حضرت علیؑ کی مغلوبی و محکومی و توہین و تحقیر سے اُن کی مغلوبی و محکومی توہین و تحقیر و تذلیل و ظلم و جور کفار بہت ہی زیادہ ہے ع جو صاحب ولا ہیں وہ ہیں مورد بلا آپ جوہر صاحب نے حدیث ثقلین مشہورہ و معروفہ لکھ کر تمسک بہ قرآن مجید و عترت رسولؐ رب وحید کی نسبت بہ اہل سنت دی ہے کہ بجز فرقہ ناجیہ اہل سنت ان دونوں جلیل القدر کی متابعت احکام دینی و شرعی میں ہرگز نہیں کرتے اور مخالف کتاب اللہ و عترت ہیں چنانچہ جناب میرن صاحب قبلہ اعلے اللہ مقامہم کی تحریر تجلیہ الصوارم لکھتے ہیں دربارہ عدم تمسک قرآن گویند تغیر و نقصان در قرآن منحصر در چہار چیز است یکے تبدیل لفظے بہ لفظے آخر مثلاً اینکہ گفتہ شود بجائے کنتم خیر امۃ خیر ائمۃ بودہ لکن بعضے از اعدائے اہلبیت آنرا تبدیل نمودہ اند مگر وجہ اول بعید است

پس یہانتک جناب موصوف کی عبارت تحریر کر کے اب اپنی چرب بیانی سے لفظ امّۃ غلط ہے بلکہ صحیح ائمۃ ہے اور خاص صاحب اجتہادوں سے یہ بات بخوبی ثابت ہوگئی کہ در حقیقت قرآن ناقص ہے پس شیعوں کو دعوے تمسک قرآن کرنا محض اُن کے اُصول کے مخالف ہی لکھتے چلے جاتے ہیں۔ نہ روایت کا نتیجہ لکھتے ہیں نہ آغاز نہ انجام جناب ممدوح فرماتے ہیں تغیر در قرآن چار چیزوں میں ہے ایک تبدیل الفاظ مثلاً کہا جاوے بجائے کنتم خیر امۃ خیر ائمۃ تھا لیکن بعض دشمنوں نے تبدیل کر دیا مگر وجہ اول بعید ہے یعنے نادرست پس کیونکر ظاہر ہوا کہ جناب موصوف نے نقصان قرآن تسلیم کر لیا جبکہ وجہ اول بعید است کا فقرہ موجود ہے یہ تو تحریر کا طریقہ ہی ہے کہ فلاں فلاں باتیں معلوم ہوتی ہیں مگر وجہ اول درست نہیں وجہ ثانی قرین قیاس ہے۔ اگر تم سچے تھے تو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



پوری روایت اور چاروں چیزوں کی تفصیل پر جناب موصوف کی رائے لکھتے تو معلوم ہوتا آپ کے نزدیک کیا درست ہے کیا نادرست پس جبکہ تم نے روایت لکھنے میں خیانت کی ہے اور جناب موصوف کا فیصلہ آخر نہیں لکھا تو کسی طرح ثابت نہیں ہو سکتا کہ قرآن ناقص ہے اور شیعہ متمسک بہ قرآن نہیں صاف تمہاری بناوٹ اور عوام کو دھوکا دینا ہے۔ شیعہ ایسی بے سروپا باتوں کا جواب دینا تضیع اوقات سمجھتے ہیں کیونکہ جب سوال کا سر ہی پیر ندارد ہے تو جواب کیا دیا جاوے۔ اب اگر پوری روایت و فیصلہ آخر لکھو گے تو جواب پاؤ گے۔ قرآن کی مخالفت و منافقت اس کی تعظیم و توقیر کا حال جو اہل سنت سے پہنچا ہے دین نے کیا ہے اسکا مختصر سا حال ہم پہلے لکھ چکے ہیں اُسے دیکھو اور دعوائے تمسک قرآن سے باز آؤ۔

اس زمانہ کا حال سنو جوہر الایقان فی حفظ الایمان مصنفہ مولانا مفتی حکیم عبد الکریم دہلوی سنی المذہب کے شروع دیباچہ میں لکھا ہے چونکہ سلطنت اسلامیہ نہیں اس لیے بعض لوگوں نے موقع پا کر باغوائے شیطان عقائد مذہب باطلہ خوارج و نواصب و نجدیہ کہ اہانت صلحا و انبیا انکا شعار ہے تقریر پلٹ کر بصورت دیگر ظاہر کی کہ عوام کو تمیز نہ ہو (کیا جوہر صاحب آپ بھی انہیں میں سے ہیں ــ) شدہ شدہ ایک فرقہ کا عقیدہ ہے موافق ان مذاہب باطلہ کے ہو کر گمراہ ہو گئے اور اُسی عین توحید اور اتباع سنت جاننے لگے ــ اور علم دین یہاں سے کم ہو گیا۔ مدار وعظ کا ترجمہ اردو و بعض حدیث اور آیات قرآن اور چند مسائل فقہ پر رہ گیا انکو یہ خبر نہیں کہ اہل سنت کے نزدیک اس آیت و حدیث کے کیا معنی ہیں اور اہل مذاہب باطلہ نے کیا سمجھے ہیں اور ہم عقیدہ کن لوگوں کا اختیار کرتے ہیں آیا ہمارا ایمان درست رہا یا نہیں۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

اکثر واعظین اس زمانہ کا یہہ حال ہے کہ اُردو بھی اچھی طرح نہیں پڑھ سکتے اگر پوچھو تو فرائض و سنن نماز اور وضو بھی بیان نہیں کر سکتے آیات ناسخ و منسوخ کا تو کیا ذکر ہے مگر دیہات میں وعظ کہتے پھرتے ہیں اور نشان اُن کے دروغ گوئی و غلط بیانی کا یہہ ہے کہ کوئی آیت یا حدیث پڑھ کر اپنے قیاس و اجتہاد سے جو فہم میں آیا اور جی چاہا گھڑ لیتے ہیں حوالہ کسی تفسیر کا نہیں دیتے کہ فلان تفسیر میں اس آیت کے یہہ معنے لکھے ہیں یا فلان مجتہد نے اس حدیث سے یہہ مسئلہ بیان کیا ہے تا کہ صحت اُس کی معلوم ہو لیں خدا پناہ میں رکھے ایسے مذاہب اور وعظ سے کہ جس سے حلال خدا حرام اور عبادت خدا ضلالت ہو۔ غرض یہہ طریقہ وعظ کا شغل پیرزادوں کے معاش کا ذریعہ مقرر کر لیا ہے کہ جو کوئی دعوت کرے یا نذرانہ دے وعظ کہتے ہیں اپنی استعداد کو نہیں دیکھتے ہیں کہ یہہ مسائل توحید اور عقائد جو بیان کرتے ہیں کہاں سے کہاں بہک جاتے ہیں غرض اصلی دعوت کھانے اور نذرانہ لینے سے ہے الحاصل اس زمانہ کے واعظون نے اپنی معاش طلب کرنے کو وعظ کا ذریعہ نکال لیا ہے اور بعض نے مسجد یا مدرسون میں بیٹھ کر فتوے لکھنے کا پیشہ ذریعہ معاش ٹھہرا لیا ہے اور مال زکوٰۃ و خیرات باوجود قدرت حصول معاش اپنے کسب و محنت سے کھاتے ہیں۔

اور یہہ نہیں جانتے طلب حلال فرض ہے اور آیات الٰہی کو اس ثمن قلیل دنیا پر بیچنا حرام ہے اور داخل ہوتے ہیں اس آیہ کریمہ کے حکم میں ویشترون بآیات اللہ ثمنا قلیلا ۔

ان سب سے حافظون کا گروہ زیادہ ہے جہان ماہ رمضان قریب آیا ٹڈی دل

مثل اگر کوئی شہر کوئی قریہ کوئی مقام ایسا ہوگا جہاں بہت لوگ نہ پہونچین دو چار
مسلمان برائے نام جمع ہوگئے اور تراویح شروع ہوگئی جنمین ختم زیادہ ہونگی
حافظ جی کو نذرانہ زیادہ ملیگا بعد افطار جو تراویح پر تل گئے تو ایک رکعت مین دو
تین پارہ آئین بائین شائین سے اُڑ گئے نہ تلفظ نہ قراءت نہ مخارج نہ ترکین رانڈ کا
چرخہ سا چلا جاتا ہے لوگ پیچھے کھڑے کوس رہے ہین کہ خدا حافظ کو موت
دے کوئی اگر کوئی بیٹھ گیا کوئی نیت توڑ کر چلا گیا کیسے روزہ شکستند تراویح شکستہ
بہر کیف حافظ جی سال بھر کی روزی حاصل کرکے اپنے گھر آئے اور اگلے رمضان
مین چھاپہ مارنے کی فکر ہوئی لیں اگر اس کو تمسک کتاب اللہ کہو تو ہم تصدیق کرتے
ہین ورنہ اُسپر عمل لا واللہ لاجب قرآن مین مخالفت اور طریقہ رسول اللہؐ مین منافقت
ہی ہوگئی تو اُسی مخالفت و منافقت پر عمل ہوا نہ اصلی کتاب اللہ پر۔ رہا تمسک
بہ عترت رسول اللہ ع این خیال است و محال است و جنون۔ عترت رسولؐ کی [illegible]
انکا قتل قمع اُن کی غارتگری اُن کی اسیری اُن کی توہین اُن کی تذلیل اُنپر ظلم و جور انکی
تباہی و بربادی اُنپر دروازہ کا گرانا اُن کے گھر جلانے کو آگ جمع کرنا صدہا سال
تک اُنپر سب و شتم کرنا۔ غصب خلافت غصب فدک اب تک انکو مستحق امامت نہ سمجھنا
انکو جعلی کہنا انکو دین سے خارج کرنا انکو رافضی کہنا وغیرہ وغیرہ خشت از بام سے ابتدا
سے آجتک۔

اہل سنت کی تمام کتابین اور تاریخین و روایتین و حدیثین پکار پکار کر شہادت دے
رہی ہین ہم کس کس کا نام لین تم اپنے رسالہ اسرار الہدے ہی کو دیکھ لو دور کیون جاؤ
تمسک عترت کا حال معلوم ہوجائے گا۔

جوہر صاحب کہتے ہیں شیعہ بعض عترت رسول اللہؐ کو جنین وجہان کہتے ہیں اور اُن کو نہیں مانتے ہیں۔

ایک قول جناب امیرؑ کا لکھا ہے اس کے مضمون پر ناظرین خوب غور کریں اور دیکھیں کہ جوہر کی دیانت و امانت و خیانت کا کیا حال ہے علامہ طبرسی نے جناب امیرؑ سے کتاب احتجاج مطبوعہ بمبئی میں یہ روایت کی ہے ذهب من كنت اعتضد بهم على دين الله من اهل بيتي وبقيت من الحاضرين قريبة العهد بالجاهلية عقيلؑ و عباسؑ آپ نے معنے لکھے ہیں یعنے وہ لوگ میرے اہل بیت کے جاتے رہے جن کی قوت کا خدا کے دین میں مجھکو بھروسہ تھا اب صرف دو خوار و ذلیل قریب زمانہ جاہلیت کے باقی رہے ہیں وہ عقیل و عباس ہیں انتہیٰ۔

اب دیکھئے خوار و ذلیل کا ترجمہ کن عربی الفاظ کا ہے۔ معنے تو یہ ہیں کہ وہ لوگ میرے اہل بیت کے جاتے رہے جن سے دین خدا میں مدد ملنے کی امید تھی اور باقی رہے حاضرین میں سے جو ایام جاہلیت سے قریب تھے عقیل و عباس۔ خوار و ذلیل اس عبارت میں کہاں ہے۔ من الحاضرین جو حاضر ہیں۔ اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْم۔ اس پر بھی اگر جوہر صاحب کا کوئی اعتبار کرے تو اُس کی برابر دنیا میں احمق نہ ہوگا۔

جناب امیرؑ کا فرمان فیض ترجمان بجا ہے یعنے اگر حضرت امیر حمزہ و جعفر طیار وغیرہ اس زمانہ میں بقید حیات ہوتے تو زید و بکر کو خلافت نہ ملتی اور غصب فدک نہ ہوتا وہ کرار غیر فرار دین خدا میں میری اعانت کرتے اور مدعیان خلافت کو دہتا بتاتے مگر مجبور کہ صرف عقیل و عباس باقی ہیں وہ ان ایسے مدد و اعانت نہیں کر سکتے اِن دو شیر بیشہ شجاعت

Presented by: Rana Jabir Abbas



وشناعت وجہالت کے حالات تاریخی دیکھو کہ ترقی دین خدا میں کیا کیا کارنامے ان سے ظاہر ہوئے
ابوجہل سے سردار قوم و سرکش کی مونچھیں اکھاڑیں جبکہ وہ آنحضرت کو ناسزا کہہ رہا تھا اور
جنگ بدر و احد میں جانبازیاں و سرفروشیاں۔ بادشاہ حبش کے روبرو خدا کی وحدت ا
ورسول اللہ کی رسالت میں خوش بیانیاں جو تقریر تاریخ اسلام میں بے نظیر شمار کی جاتی ہے
پس ایسے اہل بیت کے نہ موجود ہونے کا حضرت کو افسوس رہا۔ اب جوہر صاحب لکھتے ہیں
اولاد عباس کی نسبت حیات القلوب میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے
ایسے کلمات واہیات لکھے ہیں جنکے تحریر کرنے سے روح کانپتی ہے۔ تمہاری روح کانپا
کرے یہی تو مشکل ہے کہ نیک و بد ظالم و مظلوم عاصی و معصوم کو تم برابر سمجھتے ہو سب دھان
بارہ پنسیری ہیں جیسے جیسے اعمال ہونگے دنیا میں اچھا و برا عاقبت میں جزا و سزا۔ خلفائے عباسیہ
کا حال تاریخوں میں دیکھو انھوں نے ائمہ معصومین آل طٰہٰ و یٰسین اور ان کی اولاد امجاد کے ساتھ
کیسی کیسی بدسلوکیاں کیسے کیسے ظلم کیسے کیسے شدائد کیے ہیں ان کے عہد میں کسی امام معصوم نے
چین نہ پایا بے خانماں ہوئے قید رہے زہر سے شہید کیے گئے انکی آل و اولاد زندہ
دیواروں میں چنوا دیے گئے لاکھوں سادات علوی و فاطمی قتل ہوئے بغداد میں نشان
اس دیوار کا اب تک موجود ہے جس میں ہزاروں لاکھوں بے گناہ و مظلوم بلا سبب زندہ
چن دیے گئے۔ پس ایسی ظالم قوم کو گو وہ عباسی ہوں یا علوی کیونکر ممدوح تصور ہوگی
شیعہ ان کو قیامت تک برا کہیں گے تم اپنی اپنی روح کو سنبھالے رہو۔

اب جوہر صاحب نے بہت سے نام علوی و فاطمی کے لکھ کر حوالہ کتاب الانساب و تاریخ
السادات و اصول کلینی کا دیا ہے جن کو شیعہ برا کہتے ہیں۔

بیشک جو خلاف دوازدہ امام علیہم السلام مقبولہ مذہب حقہ اثنا عشریہ دعوئے امامت و رقابت



Contact : jabir.abbas@yahoo.com　http://fb.com/ranajabirabbas

کرے انکو امام نہ سمجھے انپر خروج کرے اُن کے دشمنون سے ملے اُن کو بُرا کہے وہ
ضرور حرامزادہ ہے کسی خاندان کا ہو دیکھو ؎

پسر نوحؑ با بدان بنشست خاندان نبوتش گم شد

یہہ تو نوحؑ نبی اللہ کا لڑکا تھا انجام کیا ہوا یہہ بچارہ کیا امام زادہ۔
اب جوہر صاحب نے بکمال سفاہت وشقاوت مرثیہ گوئیون کی ہجوین تو ایجاد ایک نقل
لکھی ہے اور اپنے مشرب بھانڈون پر گوے سبقت لیگئے ہین وہو ہذا یہہ بات تو ظاہر
ہے کہ کوئی مرثیہ ایسا نہین ہے کہ اہانت اہل بیت سے خالی ہو۔
لطیفہ ایک مرثیہ خوان جو مثل میان دبیر و انیس کے اپنے زمانہ مین انگشت نما تھے بلکہ
فصاحت و بلاغت مین مانند انیس و دبیر دلگیر کے اپنے وقت کا یکتا تھا۔ ایک روز
طبیعت جو زور پر آئی چند بند دلپسند قلمبند کر کے کسی امیر کی خدمت مین لے گیا اور بعد مجرا
بجالانے کے فخریہ عرض کی کہ قبلہ حضور کی تفریح طبع کے لیے ایک نئی بندش کا مرثیہ لکھکر
لایا ہون قسم حضرت عباس علمبردار کی طفیل سوسے مشکلکشا علیؑ اہانت اہل بیت رسول
اللہ و مصائب جگر گوشگان اسد اللہ کا وہ جدید مضمون تحریر کیا ہے جس کو سنکر چشم جہان
گریان و دل ماہ مہربان امیر نے مرثیہ خوان کی مزاج پرسی کی جواب دیا کہ ببرکت امام ضامن
شاہ حسن اچھا ہے امیر نے دریافت کیا کہ آپ کی والدہ عفیفہ کا مزاج کیسا ہے جواب دیا پھر
ہمشیرہ پارسا کا مزاج پوچھا۔ مرثیہ خوان کا دم بند ہوا۔ پھر دختر صالحہ کے مزاج پوچھنے پر کہنے
لگا کہ قسم ذوالفقار حیدر کرار اگر اسدم میرے پاس تلوار ہوتی تو تیرا سر دھڑ سے الگ کر دیتا
کیا کرون جناب امیرؑ کی طرح مجبور ہون سوائے سکوت کچھہ نہین کر سکتا۔ امیر نے کہا
آپ تو صرف ہمشیرہ و والدہ و دختر کے الفاظ سنکر اتنے بگڑ گئے حالانکہ انکا نام مین نے

Presented by: Rana Jabir Abbas



نہین لیا۔ آپ یہ تو فرمائے کہ جس وقت آپ لوگ برسر منبر بیٹھ کر اہلبیت رسول اللہ کے اسمائے مبارک سے گر توہین کرتے ہو اُسوقت روح پر فتوح رسالتمآب کس قدر تم سے بیزار ہوتی ہو گی نفرین ایسے مشرب پر جو عترت رسول اللہ کی توہین کرے انتہی۔

جواب۔ لعنت خدا و جمیع ملائکہ و انبیائے مرسل و مخلوق انس و جن و وحش و طیور وغیرہ اُس قوم و ملت پر جس نے اہلبیت اطہار رسول مختار کو شہید کیا۔ اُن کی عترت اور رسول اللہ کی نواسیون کو سر و پا برہنہ کربلا سے کوفہ کوفے سے شام اسیر کر کے لیگئے اُن کی توہین و تحقیر و تذلیل مین کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھا۔ نواسہ رسول اللہ کا سر مبارک ولد الزنا فاسق و فاجر بدترین بنی آدم کے دربار مین پیش کیا۔ اُس مردود ازلی و لعین ابدی نے لب و دندان مبارک پر چھڑی ماری اور استہزا کیا جس نے رسول اللہ کے خویش و بھائی و وصی و خلیفہ بلا فصل پر تبرا جائز رکھا اُس کی اولاد و پیروان نے اس فعل کو مستحسن خیال کیا اُسپر عامل ہوئے۔ خود رسول اللہ کی نسبت ہذیان کا لفظ استعمال کیا نبوت برحق مین شک کیا غصب خلافت و فدک کیا رسول کے جگر پارہ و نور نظر کو ایذائین دین اُن کے پہلوئے مبارک پر دروازہ گرایا جس سے طفل شکم سقط ہو گیا اُن کے گھر جلانے کا ارادہ کیا خلیفہ برحق سے جنگ و جدال کیا اُن کے گلوئے مبارک مین رسی ڈالکر بیعت کے لئے کھینچا تہمت دیا اثنا عشر امام معصوم کو ظلم و جور سے مجبور کیا انکو زہر دیا اُنکو قید کیا وغیرہ وغیرہ ع ہیچ کافر نہ کند آنچہ مسلمان کردند۔

مین ایک نصارا سے یون از رہ نادانی پوچھا کہ مسلمان ہے بولا یہ وہ نصرانی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



عیسیٰ کے نواسے کو گر عید کی قربانی — کرتے تو ہمیں چھپتا دعویٰ مسلمانی

لعنت خدا ایسے اسلام و دین و ایمان پر۔ یہہ واقعات وحالات بشرح وبتفصیل اہل سنت کی کتابوں میں لکھے ہیں تو بقول جوہری کج فہم لکھنے والے نقل کرنے والے وعظ وغیرہ بر سر عام سنانے والے سب کے سب نفرین کے مستحق ہونگے بلکہ تمام قوم لعنت کی سزاوار ہوگی۔

مرثیوں میں بھی حالات ہوتے ہیں جو کتابوں میں درج ہیں اُنہیں روایتوں کو نظم میں بیان کیا جاتا ہے لوگ اُسے سنکر روتے ہیں اور ثواب دارین حاصل کرتے ہیں۔ اہل سنت بھی مجلس وعظ و میلاد میں یہہ تمام واقعات جور و ظلم کفار اشرار و صبر و شکر حضرت رسول مختار کے اور بشائب ہوتے ہیں مگر چونکہ جوہری کے اسلاف آبا و اجداد کی قلعی کھلتی ہے اور لوگ اُن مظالم و شدائد جان کاہ دلسوز رنج افزا کو جو شنا بیان ناہنجار بدتر از کفار نے خاصان خدا و برگزیدگان دوسرا پر کیئے ہیں سنکر شب و روز قوم ظالم پر لعنت وملامت کیا کرتے ہیں اس لیئے آپ کا دل کڑہتا ہے۔

انبیا کے مرسل کی ازواج مطہر و دختران نیک اختر کا نام کتابوں میں مرقوم ہے بلکہ کتاب اللہ میں بھی۔ تو پھر نام لینے میں کیا قباحت دیکھو قصص الانبیا۔ حضرت حوا ام البشر کو شیطان نے ورغلانا انہوں نے حضرت آدم ابو البشر کو گندم کھانے پر مجبور کیا۔ قابیل نے اقلیما اپنی بہن کے ساتھ نکاح کی خواہش کی اور ہابیل کو مار ڈالا حضرت ابراہیم کو خواہش اولاد ہوئی حضرت سارہ نے حضرت ہاجرہ کو صحبت ابراہیم کی اجازت دی شب ہاجرہ نے شرف صحبت حاصل کیا جب حضرت اسمٰعیل پیدا ہوئے حضرت سارہ کو رشک ہوا اور کہا کہ ہاجرہ کو معہ اُس کے لڑکے کے بیابان لق و دق میں ڈال آؤ۔ حضرت لوط

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



نے اپنی لڑکیون کو کفار کے روبرو پیش کیا بغرض حفاظت مہمان خود۔ حضرت یوسفؑ کی ہمشیرہ معظمہ دینا با حالت پریشان دور تک اپنے بھائی کے پیچھے روتی پیٹتی چلی گئین اور آہ وزاری کرتی رہین۔ بی بی رحمت زوجہ حضرت ایوب علیہ السلام نے اُس حالت مین کہ حضرت کو بستی والون نے نکالدیا جبکہ آپکے تمام بدن مین کیڑے پڑگئے اپنے خاوند کی تیمارداری مین مزدوری کرکے انکو کھلایا روز آپ مزدوری کیا کرتین شیطان ملعون ہمراہ کھڑا ہوکر انکو بہکاتا اور کہتا کہ تو ایسے شخص کو ترک کر جس پر غضب الٰہی کی نظر ہے اگر تو میرا کہنا قبول کرے تو تیرا نکاح سردار شہر سے کردون۔ مگر آپ نہ سنتین۔ ایک روز شیطان بہ لباس حکیم اُن سے ملا اور کہا اس مرض کا علاج گوشت خوک اور شربت انگور ہے۔ بجز اس علاج کے شفا نہ ہوگی آپ نے مزدوری کرکے دونون چیزین بہم پہونچائین اور حضرت ایوبؑ کے پاس لاکر حکیم کی تشخیص بیان کی حضرت ایوبؑ نے فرمایا وہ ابلیس ہے اُس کے فریب مین بت آ۔ ایک روز مزدوری نہ ملی ملعون ابلیس نے کہا اگر تو اپنے سر کے بال مجھے دے تو اُس کی قیمت دیتا ہون آپ نے سر کے بال کاٹ دیئے اور قیمت سے کھانا بہم پہونچایا۔ حضرت شعیب کی لڑکیان بکریان چرایا کرتین۔ حضرت موسےؑ نے کنوئین سے پانی نکال کر بکریون کو پلایا جو باعث رسائی حضرت شعیب تک ہوا اور بی بی صفورا سے حضرت موسےؑ کا نکاح ہوا۔ حضرت آسیہ زوجہ فرعون نے حضرت موسےؑ کی پرورش کی۔ بلقیس کا حال حضرت سلیمان کے عہد مین۔ حضرت مریمؑ کا حمل حضرت ذکریا کے قتل ہونے کا سبب ہوا کیفیت حمل کی یون ہے کہ ایک روز حضرت مریم اپنی خالہ کے گھر غسل حیض کرنے گئین اور چاہتی تھین غسل کرین جبرئیل ایک بے ریش جوان خوبرو کی صورت مین ظاہر ہوئے حضرت مریم کو اضطراب ہوا جبرئیل

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

نے تسلی دی اور کہا کہ تجھے ایک پاکیزہ بیٹا بخشنے آیا ہوں حضرت مریمؑ نے کہا کہ مجھے کسی مرد نے چھوا تک نہیں میرے بیٹا کیونکر ہوگا۔ جبریلؑ نے کہا خدا ہر چیز پر قادر ہے بعد ازاں جبریلؑ نے مریمؑ کے جیب و گریبان میں حضرت عیسےٰؑ کی روح پھونک دی اور حضرت مریمؑ حاملہ ہو گئیں۔ یوسفؑ نجار برادر یا ہون زاد نے حمل کے اسباب پوچھے حضرت مریمؑ نے خدا کی قدرت کاملہ بیان کی۔ مریمؑ یوسف نجار کے ساتھ برہبری جبرئیلؑ بیت المقدس کی طرف چلیں ایک گاؤن کے قریب تھک کر بیٹھ گئیں اور فرمایا ای کاش میں اس حال سے پہلے ہی مرجاتی اور نسیاً منسیا ہوجاتی۔

حضرت عیسےٰؑ پیدا ہوئے بنی اسرائیل پیچھے آئے جب حضرت مریمؑ کے قریب پہونچے اور لڑکا نوزائیدہ دیکھا کہا یہ کیا کار بد تو نے کیا تیری ماں بھی تو بدکار نہ تھی پھر حضرت عیسےٰؑ نے اپنے معجزہ سے اُن کو ساکت کیا۔

اب ان واقعات کو کون احمق کہے گا کہ توہین و تحقیر ہیں جیسا حال گزرا ہے بجنسہٖ کتابوں میں درج کیا گیا لوگ ہمیشہ پڑھا کرتے ہیں۔

ایک لطیفہ سنیے کہ مورخین نے اس پر اتفاق کیا ہے۔ خلیفہ ہارون رشید بوجہ مداومت شراب و تعشق و محبت اپنی خواہر عباسہ و جعفر بن یحییٰ برمکی وزیر کے چاہتا تھا کہ جلسۂ شراب میں ان سب کا مجمع رہے لیکن بخیال پردۂ شرعی سے رنگ اس محفل کا نہیں جم سکتا تھا آخر اپنی بہن عباسہ کا وزیر جعفر برمکی کے ساتھ عقد کر دیا باین شرط کہ صرف شریک جلسۂ شراب رہا کریں دونوں میں تخلیہ نہ ہونے پائے جعفر وزیر تو بخوف خلیفہ بچتا رہا مگر عباسہ کی فریفتگی اپنے شوہر پر بڑھتی گئی۔ تا اینکہ بحیلہ و مکر اپنے شوہر کے وصل سے کامیاب ہوئی

Presented by: Rana Jabir Abbas



اور حاملہ ہوگئی یہم وجہ تباہی خاندان برامکہ ہوئی ۲

عائشہ صدیقہ سے روایت ہے رسول خدا کی ازواج کے دو گروہ تھے ایک مین عائشہ حفصہ صفیہ سودہ تھین دوسرے مین اُم سلمہ اور سب بی بیان ۔ مسلمانون کو معلوم تھا رسول خدا سب سے زائد عائشہ سے محبت رکھتے ہین جب کوئی تحفہ یا ہدیہ رسول خدا کے لیے بھیجتے تو عائشہ کی باری کے دن ۔ اور اُس دن کا انتظار کرتے ۔ دیگر ازواج نے اُم سلمہ سے کہا آپ رسول خدا سے ظاہر کیجیے اُنھون سے عرض کیا مگر یہہ رسول خدا نے فرمایا اے اُم سلمہ عائشہ کے باب مین مجھے ایذا مت دو کیونکہ سوائے عائشہ کے اور کسی بی بی کے لحاف وغیرہ مین مجھ پر وحی نازل نہین ہوتی ۔ یعنی عائشہ کے بچھونے پر وحی خدا کا نزول منحصر ہے ۔ حضرت فاطمہ نے بھی عورتون کے کہنے سے رسول خدا سے عرض کی کچھ فائدہ نہ ہوا ۔ زینب بنت جحش آئین اور بہت سختی سے کہا کہ آپ کی بی بیان ابوبکر کی بیٹی کے باب مین اللہ کا واسطہ دے کر آپ سے انصاف طلب مین یہہ کہکر زینب بہت ہی چیخین اور عائشہ کے پیچھے پڑگئین اور بُری بُری باتین سنائین رسول خدا عائشہ کو دیکھ رہے تھے عائشہ نے وہ کلام کیے کہ زینب کو خاموش کر دیا رسول خدا نے فرمایا کیون نہ ہو یہہ ابوبکر کی بیٹی ۔ ترمذی مین ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ جب ہم لوگون پر کوئی مشکل حدیث آپڑتی تو عائشہ سے پوچھتے تو اُن کے پاس اُس کا ایک علم ہوتا معلوم نہین شورہ خلافت مین کیون نہ پوچھا گیا ۔ مسلم مین عائشہ سے روایت ہے رسول خدا نے عائشہ سے فرمایا تو مجھے تین روز تک برابر خواب مین دکھائی گئی ۔ تیری تصویر کو فرشتہ ایک ریشمی حریر کے ٹکڑے پر لاتا تھا اور کہتا تھا دیکھو یہہ تمہاری بی بی ہے مین نے جو تیرے منہ سے کپڑا کھولا تو تو ہی تھی ۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas



معاذ اللہ خدا نو لوگ افرشتہ اکثر تصویر بنا کر اپنے انبیاء کے پاس بھیجا کرتا۔ ترمذی میں موسےٰ بن طلحہ سے روایت ہے میں نے عائشہ سے زیادہ فصیح کسی کو نہیں دیکھا۔ کیا رسول اللہ کو بھی نہیں اور قرآن کو بھی نہیں۔ بخاری میں عائشہ سے روایت ہے مجھ سے رسول خدا نے فرمایا اے عائشہ یہ تجھے جبرئیل سلام کرتے ہیں میں نے کہا ان پر بھی سلام مگر میں نہیں دیکھتی۔ حضرت جبرئیلؑ کو لازم تھا روبرو ہوکر مجرا و کورنش بجالاتے۔ بخاری میں ابو موسےٰ اشعری سے روایت ہے رسولؐ خدا نے فرمایا مردوں میں بہت لوگ کامل گزرے ہیں اور عورتوں میں مریمؑ و آسیہؑ کے سوا کوئی کامل نہیں ہوا۔ عائشہ کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت تمام کھانوں پر۔ ابتو مریم و آسیہ پر بھی کمال حاصل ہوگیا۔ بخاری میں ہشام سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے کہتے ہیں کہ رسولؐ خدا اپنی بیماری کی حالت میں اپنی ازواج میں پھرتے اور فرماتے میں کل کہاں رہونگا میں کل کہاں رہونگا اس سے آپ کی غرض یہ تھی کہ عائشہ کے گھر ہوں۔ معاذ اللہ منہا۔ بخاری و مسلم میں عائشہ سے روایت ہے جب سودہ زوجہ رسول اللہ بوڑھی ہوگئیں تو رسولؐ خدا سے عرض کی کہ میں نے اپنی نوبت یا باری عائشہ کو ہبہ کردی سو رسولؐ خدا عائشہ کے ہاں دو نوبت کرتے تھے ایک دن انکی باری کا ایک دن سودہ کی باری کا۔ بجنسہ ایسا ہی ترجمہ لکھا ہے ہم مجبور ہیں نعوذ باللہ ذالک بخاری و مسلم میں عائشہ سے روایت ہے کہ ہم اپنی ہمجولیوں کے ساتھ گڑیاں کھیلا کرتے جب رسولؐ خدا آتے میری ہمجولیاں چھپ رہتیں مگر رسولؐ خدا انکو میرے پاس بھیجدیتے کہ گڑیاں کھیلو۔ اعوذ باللہ رسولؐ اللہ اور ایسا فعل۔ بخاری و مسلم میں عائشہ سے روایت ہے۔ رسولؐ خدا نے اپنے کندھے پر چڑھاکر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



حبشیون کا ناچ دکھایا اور مجھ سے فرماتے سیر ہوئی مین کہتی نہین آپ اُنسے کہتے ناچے جاؤ۔
پناہ بخدا خداوند الیسی لغو و بیہودہ روایتون کی نقل مین تجھ سے عفو کا طالب ہون نقل کفر کفر
نباشد۔ ابوداؤد مین عایشہ سے روایت ہے۔ رسول خدا جنگ تبوک سے واپس
آئے میرے حجرہ مین پردہ کے اندر گڑیان تھین۔ ہوا سے پردہ اُٹھا رسول خدا نے گڑیان
دیکھین اُنہین ایک گھوڑا تھا جس کے اوپر دو پر لگے تھے پوچھا یہہ کیا ہے مین نے کہا
گھوڑا ہے فرمایا پر کیسے مین نے کہا آپ نے نہین سنا حضرت سلیمان کے گھوڑے کے
پر تھے رسول خدا ایسا ہنسے کہ کچلیان ظاہر ہوگئین۔ بخاری و مسلم مین عایشہ سے روایت ہے
رسول خدا زینب بنت جحش کے پاس زیادہ ٹھہرتے اور اُن کے یہان شہد پیا کرتے مین نے
اور حفصہ نے مشورہ کیا کہ ہم مین سے جس کے پاس رسول خدا آئین وہ کہے آپ کے منہہ سے
مغافیر کی بو آتی ہے۔ مغافیر ایک بدبودار گوند کا نام ہے۔ چنانچہ مین نے یا حفصہ نے
رسول خدا سے یہی کہا فرمایا مین نے شہد پیا ہے اب کبھی نہین پیونگا اُس کے پینے
کی قسم کھالی تم اور کسی سے مت ظاہر کرنا۔ بعض علماء کا قول ہے حضرت نے عایشہ کی
باری کے دن ماریہ سے خلوت کی حفصہ کو معلوم ہوگیا آپ نے فرمایا یہہ امر پوشیدہ رکھنا مین
نے اپنا نفس ماریہ پر حرام کیا مین تجھے خوشی سناتا ہون ابوبکر و عمر بعد میرے خلیفہ ہونگے۔
مگر حفصہ نے یہہ راز عایشہ سے کہدیا کیونکہ دونون ہم صلاح تھین۔ بعض نے کہا حفصہ
کی باری کے دن ماریہ سے خلوت ہوئی اور حضرت اس چھپانے کے طالب ہوئے
مگر راز کھل گیا حضرت نے اور بی بیون سے قطع تعلق کیا اور انتیس دن ماریہ کے گھر رہے
وغیرہ۔
رسول خدا پر جھوٹا الزام بدبو کا لگانا اُن کے راز کو باوصف ہدایت اخفا طشت از بام کردینا



Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



واللہ اعلم کس قسم کی بی بیاں تھیں۔ بخاری میں انس سے روایت ہے آپ نے ایک مہینے کے لیے اپنی بی بیوں سے مفارقت کے لئے عہد کر لیا اور کیا کرتے۔ مسلم میں عائشہ سے روایت ہے کہ جب میرا نکاح ہوا سات برس کی تھی اور جب رسولؐ خدا مجھ سے ہم بستر ہوئے نو برس کی تھی۔ اسمیں کیا فخر ہوا۔ ابن ماجہ میں عائشہ سے روایت ہے میں نے رسولؐ خدا کی شرمگاہ کبھی نہیں دیکھی۔ کیا آپ کو حسرت رہ گئی۔

مسلم میں عائشہ سے روایت ہے رسولؐ خدا نے شوال کے مہینے میں مجھ سے نکاح کیا اور اسی مہینے میں اپنے گھر لائے مجھ سے زیادہ نصیبہ ور اور کون بی بی ہے۔

دریں چہ شک آپ ہی وجہ سے عورتوں میں خالی کا مہینہ مشہور ہوا جس میں وہ شادی وغیرہ کو مکروہ جانتی ہیں۔ بخاری میں انس سے روایت ہے جنگ اُحد میں رسولؐ کو چھوڑ کر بھاگ گئے میں نے دیکھا عائشہ و ام سلمہ پائینچے چڑھائے جس سے ان کی پنڈلیوں کی چمک ظاہر ہوتی اپنی پیٹھ پر مشک لادے لوگوں کو پانی پلا رہی تھیں جس معرکہ سے ان کے باپ بھاگ گئے وہاں انکا رہنا کیونکر ہوا التعجب ہے۔

مسلم میں ابو موسے اشعری سے روایت ہے ابو بکر و عمر حضرت کے گھر میں آئے اس وقت سب بی بیاں رسولؐ خدا کے گرد بیٹھیں تھیں اور خرچ مانگتی تھیں ابو بکر نے عائشہ کو عمر نے حفصہ کو خوب مارا کہ تم رسولؐ خدا سے وہ چیز مانگتی ہو جو ان کے امکان میں نہیں۔ پس سب نے عہد کیا کہ آئندہ نہ مانگیں گے۔ ازواج نبی کی یہ کیفیت رسولؐ خدا پر یہ چیرہ دستی و سختی۔ ابو بکر و عمر کا وہ رعب خدا کی پناہ ایسی بیہودہ باتوں سے۔

منقول ہے ابن عباس عائشہ کی بیماری میں عیادت کو گئے جبکہ وہ اللہ کے پاس جانی سے خوف کر رہی تھیں۔ ابن عباس نے تسلی دی اور آیہ الطیبات للطیبین پڑھی عائشہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

مارے خوشی کے بیہوش ہوگئین۔ اور کہا مجھ مین نو چیزین ہین جو اورون مین نہین ہین شب نکاح میری تصویر جبرئیل رسول خدا کے پاس لائے۔ میرے سوا رسول خدا کی کوئی بی بی باکرہ نہ تھی۔ رسول خدا میرے لحاف مین وحی اتری۔ خلیفہ کی بیٹی ہون رسول خدا کا میری گود مین انتقال ہوا اُن کی قبر میرے مکان مین بنائی گئی وغیرہ۔ تصویر آنے اور باکرہ ہونے کا فخر کیون نہ ہو۔ شاباش۔

قصہ افک یعنی بہتان والزام بر عایشہ غزوہ بنی مصطلق سے واپس آتے وقت ہنگام کوچ لشکر بی بی عایشہ رفع حاجت کو گئین وہان گلے کا ہار سلیمانی گر گیا جب واپس آئین ہار نہ تھا پھر تلاش کو نکلین اس عرصہ مین لشکر کا کوچ ہوگیا آپ جب ہار پا کر واپس آئین کوئی نہ تھا وہین لیٹ رہین صفوان بن معطل سلمی ذکوانی صبح کو ہارے ماندے کی خبر لیا کرتا اُس کے ساتھ قافلہ مین پھونچین اکثر لوگون نے الزام لگایا جس کا بانی عبد اللہ ابن ابی سلول ہوا اور مسطح جو ابوبکر کی خالہ کا لڑکا تھا۔ عایشہ بیمار ہوگئین رسول خدا نے ترک تعلق کر دیا اور اُن کے باپ کے گھر بھیج دیا وحی کے نزول مین تاخیر ہوئی علی ابن ابی طالب نے رسول خدا کو ترک کی صلاح دی مگر اسامہ بن زید نے اُن کی طہارت و نیک چلن ہونا بیان کیا آخر بعد رد و قدح بسیار و نہایت انتشار و اضطرار کی خدا کی جانب سے وہ بے قصور ثابت ہوئین بعدہ تہمت کرنے والون کی حد جاری ہونے پر مجلس وعظ رسول اللہ مین بہت کچھ شور و شر ہوا۔ مختصر یہہ حالات ہین شرح کتابون مین درج ہین۔

کیون میان جوہر یہہ صحیح حدیثین آپ کی تفریح طبع و تفنن خاطر کے واسطے کافی ہین یا اور لکھی جاوین یہہ روایتین و افسانے بے سر و پا مجالس وعظ و میلاد شریف مین فخریہ پڑھے جاتے ہین اور لوگ سنکر نعرہ آفرین و صدائے تحسین بلند کرتے ہین۔ آپ نے غلام امام شہید

Presented by: Rana Jabir Abbas



الہ آبادی کا تصنیف ہوا وہ نظم سنا ہوگا بلکہ اُن کو اور دوسروں کو مجلس میلاد میں پڑھتا ہئے دیکھا ہوگا - ایک شعر ہم لکھتے ہیں ؎

آمنہ کے پوت علی جی کے بھیّا　　　عائشہ بی بی کے کنور کنھیّا

کس خوبی و ذوق شوق سے برسر تخت بیٹھکر پڑھا جاتا ہے سامعین کو وجد آتا ہے اب فرمائیے رسول اللہ و اُن کی ازواج کی یہ توہین و تحقیر بہ تذلیل جو برسر عام ہوا کرتی ہے یہ کس مذہب و ملت میں روا ہے اور مرثیہ جن میں حالات و واقعات ظالم و مظلوم بیان کیئے جاتے ہیں وہ کس مردود کے نزدیک توہین تصور ہونگے ہاں تم یا تمہارا امیر معبولہ جس نے مداح اہلبیت کی ہجو کی اُن کے ساتھ تمسخر کیا البتہ بہ تقلید اپنے آبا و اجداد شامیان ظالم کہو جو ہیں آئے کہو مگر جسے کچھ بھی لگاؤ اسلام اور ایمان سے ہوگا وہ بیان مصائب اہل بیت و مظالم دشمنان خدا و رسول کو سنانا رولانا اور لئے دین پر لعنت کرنا سعادت کونین سمجھے گا -

میاں جوہر السان کے مرثیوں پر معترض ہیں اور جنوں کے نوحہ و مرثیہ سے بے خبر دیکھو سعادۃ الکونین مصنفہ مفتی محمد اکرام الدین نبیرہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی و دیگر کتب علمائے اہل سنت مراۃ الشہادتین وغیرہ حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں کہ میں نے جنوں کو گریہ کرتے سنا جو امام حسین پر نوحہ کر رہے تھے - جنونکا نوحہ اُس دن بہت لوگوں نے سنا کذا اخرجہ البیہقی دلائل النبوت شیخ نصراللہ مجلی جو ثقات اخیار سے ہیں نہایت وثوق سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے علی ابن ابیطالب کو خواب میں دیکھا عرض کی اے امیرالمومنین آپ روز فتح مکہ فرماتے تھے من دخل دار ابی سفیان فھو امن پھر آپکے فرزند حسین پر جو کچھ گزرا ظاہر ہے فرمایا تو نے ابیات ابن الصفی اس باب میں سنی ہیں میں نے عرض کیا نہیں فرمایا اُس کے پاس جا اور سُن میں نیند سے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

بجا کا اور ابن الصعی کے مکان پر گیا) یہ وہی حص بیص شاعر تھا جس کا لقب شہاب الدین ہے
میں نے دروازہ کھٹکھٹایا وہ باہر نکلے اور ابن قصہ کو سنکر چیخ مار کر رونے لگے اور کہا
بخدا وہ اشعار میں نے اب تک کسی کو نہیں سنائے اور آج ہی رات کو سلک نظم میں
پروئے ہیں سن بعدہ وہ ابیات سنائے جن میں امام حسینؑ کی شہادت
اہل بیت کی مصیبت بیان کی تھی۔ ابن الاخضر ابن حباب الکلبی سے روایت کرتے ہیں
میں نے قبیلہ بنی طے میں سے ایک شخص سے ملاقات کی اور کہا سنا ہے کہ تو نے
جنوں کا نوحہ جو انھوں نے امام حسینؑ پر کیا تھا سنا ہے۔ اس نے جواب دیا میں نے
کیا میرے سارے قبیلے کے لوگوں نے سنا میں نے اس نوحہ کے سننے کی آرزو ظاہر
کی اس نے یہ شعر پڑھے۔ مسح النبی جبینہ ۔ فلہ بریق فی الخدود ۔ ابواہ فی علیا قریش
وجدہ خیر الجدود ۔ ابو سعید خدری فرماتے ہیں جنوں کے یہ کلمے حضرت ام سلمہ نے
سنے اور روتے روتے بیہوش ہو گئیں۔ ابن خالد کہتی ہیں ابن خالد بن سعید الوہبی نے خبر دی کہ شہر بن
حوشب کہتے ہیں حضرت ام سلمہ زوجہ نبیؐ کی رونے کی آواز سن کر انکی خدمت میں گیا اور عرض کی جناب خیر ہے فرمایا
آج امام حسینؑ ظالموں کے ہاتھ سے شہید ہوئے اے خدا ان کے قاتلوں کی قبر کو
آگ سے پر کر۔ یہ کہتے کہتے بیہوش ہو گئیں حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں میں نے نوحہ جنوں کا
سنا انکا گریہ عین المشاہدہ ہوا۔ عمرو بن حبیب بن ابی ثابت حضرت ام سلمہ سے روایت
کرتے ہیں میں نے رسول خداؐ کے انتقال کے بعد کبھی جنوں کی آواز نہیں سنی مگر امام
حسینؑ کی شہادت کے روز ان کے نوحہ سے فوراً مجھے امام حسین کی شہادت
کی خبر ملی۔ حضرت ام سلمہ روتی تھیں اور ان اشعار کو پڑھ کر نوحہ کرتی تھیں۔ الا یا
عین فاحتفلی بجہد ومن یبکی علی الشہداء بعدی ۔ علی رہط تقودھم المنایا الی متجبر فی الملک العبد

Presented by: Rana Jabir Abbas



صاحب تہذیب فرماتے ہیں کہ امام حسین علیہ السلام کی خبر شہادت جب مدینہ منورہ میں آئی تو عموماً لوگوں کو عجیب طرح کا صدمہ و ملال ہوا ہاں جس قدر بنی امیہ کی قوم میں سے وہاں تھے وہ بہت خوش ہوئے۔ غنیۃ الطالبین میں روایت ہے جعفر بن محمد رضی سے کہ امام حسین علیہ السلام کی قبر پر ستر ہزار فرشتے نازل ہوئے اور اُس دن سے قیامت تک برابر گریہ کرتے رہینگے اسی کتاب میں حمزہ ناجی فرماتے ہیں کہ میں نے رسول خدا اور ابراہیم علیہ السلام کو خواب میں دیکھا کہ امام حسین علیہ السلام کی قبر پر نماز پڑھ رہے ہیں اور رو رہے ہیں۔ اور ہزاروں روایتیں مرثیہ و نوحہ کے جواز میں لکھی ہیں جن کو مداح اہل بیت نظم کر کے مجلسوں میں سناتی اور سناتیں کو رولاتے ہیں صاحب کشاف حدیث نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص میرے اہل بیت پر ظلم کرے یا انکی ایذا کا درپے ہو اُسپر جنت حرام ہے۔ مصابیح میں مرقوم ہے آنحضرت نے فرمایا فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے جو اُسے غصہ میں لایا اُس نے مجھے ایذا دی اس حدیث سے معلوم ہوا اہل بیت کو ستانا خاص کر امامین حسنین علیہما السلام کو تکلیف دینا رسول اللہ کو ایذا دینا ہے اور کفر لعنت کا مستحق۔ پس اہل سنت وجماعت کے نزدیک بالاتفاق قاتل حسین و قتل کا حکم دینے والا کافر و ملعون ہے کذا فی التشریح۔ علمائے حرمین شریفین کا فتویٰ ہے کہ اولاد رسول اللہ کی اہانت و ایذا اُنپر ظلم کرنا کفر ہے اُنکا فاعل کافر و مبتدع ہے۔

مولانا ضیاء الدین بھی فرماتے ہیں کہ اولاد رسول مقبول کی اہانت انکی ذلت صریح کفر ہے کیونکہ کلیہ قاعدہ ہے کہ ولد کی ایذا والد کو ایذا دینا ہے پس اس سے ثابت ہوا قاتلان و حاکمان و اہانت و ذلت کنندگان کافر مطلق ہیں اور اُنپر لعنت

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



کرنا درست ہے۔ ابارۃ التنزیل میں وارد ہے کہ یزید گو کہ معرکہ قتال میں حاضر نہ تھا مگر وہ مشغول تھا اور قتل امام حسینؑ پر دل سے راضی تھا چنانچہ جب امام حسینؑ شہید ہو گئے تو ابن عباسؓ نے یزید کو خط لکھا کہ اے یزید میں امید کرتا ہوں کہ حق سبحانہ تعالیٰ تجھے پھر ملک و سلطنت مبارک نہ کرے گا اس کے بعد کہ تو نے امام حسینؑ کو شہید کر ڈالا خدائے تعالیٰ تجھے ایسے عذاب سخت میں گرفتار کرے جس کا ذائقہ قیامت تک نہ بھولے اور آخرت کے مخلد عذاب سخت میں گرفتار کرے جا بنہار سبیل مرام اُٹھے۔ پس ابن عباس ایسے فقیہ کا نسبت دینا یزید کو قتل امام حسینؑ پر کافی ہے۔ اخبار متواترہ سے ثابت ہے بارہا رسول اللہؐ نے فرمایا نسل معاویہ سے ایک شخص یزید نام پیدا ہوگا جس کے ہاتھ سے میرا فرزند حسینؑ شہید ہوگا۔ بخاری میں مذکور ہے کہ جب یزید نے سر مبارک امام حسینؑ کے ساتھ انواع انواع کی اہانت کی تو یہ خبر سن کر بعض صحاب رسولؐ مختار روتے پیٹتے اس ملعون کے پاس گئے اور کہا اے ملعون تو فرزند رسولؐ اللہ کے ساتھ اس قسم کی اہانت جائز رکھتا ہے یزید نے اُن بیچاروں کو ناحق شہید کر ڈالا جو سات صحابی جلیل القدر تھے۔ امام شعبی سے روایت ہے امام حسینؑ کے قتل کے بعد یزید ملعون نے آپ کی منکوحہ اور بچوں اور بہنوں کو دمشق کے گلی کوچوں میں پھرایا۔ کتاب منہاج میں لکھا ہے یزید نے قرآن مجید کو ہدف بنایا۔ تہذیب الکاملہ میں مرقوم ہے یزید لعین نے امام حسینؑ کے سر مبارک میں میخ گاڑی اور طرح طرح کی اہانت قسم قسم کی ذلت سے پیش آیا۔ قصص سلاطینیہ میں مرقوم ہے یزید ملعون نے سر مبارک امام حسینؑ کی اول اہانت کی پھر مدینہ میں بھیجا اس کے بعد تخریب مدینہ کے لیے لشکر بھیجا اہالیان مدینہ کو غارت کیا پانسو صحابہ کبار کو شہید کیا مسجد نبوی میں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



تین روز تک تگ و دو کی لوگون کو نماز نہ پڑہنے دے ام المؤمنین ام سلمہ کا تمام مال اسباب لوٹ لیا بقیہ آل رسول کو قیدیون کی طرح گرفتار کیا مشکوٰۃ مین مرقوم ہے امام حسین کے سر مبارک و ریش مبارک کو وسمہ نیل سے رنگا ہوا یزید کے تخت کے روبرو رکھا مسلم و بخاری مین روایت ہے امام حسین کا سر مبارک طشت مین رکھ کر کوفہ کے عبداللہ بن زیاد کے روبرو پیش کیا وہ مردود آپ کی ناک اور دانتون پر ٹہوکر مارتا اور تمسخر اور استہزا کرتا اور بطریق بے حرمتی بیہودہ باتین کرتا۔ اہل سنت و جماعت کے گروہ محقق نے صرف قتل امام حسین کیوجہ سے یزید کو قطعی کافر کہا ہے۔ قطع نظر ان معاصی کے جو اپنے زمانہ مین اُس نے مباح اور جائز کر دئے تھے فی الجملہ یزید مبغوض ترین مردم اور مقبوح ترین خلائق علمائے اہل سنت و جماعت کے نزدیک ہے خدا اور فرشتے اور تمام مومن مرد و مومنہ عورت کی لعنت ہر لحظہ و ہر لمحہ اُس پر اُس کے پیروان پر اُس کے یار و مددگار اُس کے لشکر اُس کے خادمون پر ہو جیولتقے کلامہ فی سعادت الکونین جزاہ اللہ خیرا۔

اب جوہر صاحب ایک خطبہ مندرجہ تاریخ روضۃ الصفا جسے وہ بزعم خود شیعون کی کتاب نادانی سے سمجھے ہوئے ہین جو آنحضرت نے مرض الموت مین فرمایا لکہتے ہین۔ اس خطبہ کا خلاصہ یہ ہے۔ یا ایھا الناس وصیت من بشما آنکہ بہ مہاجرین اولین احسان کنید و وصیت میکنم مہاجرین را کہ باہم طریقہ نیکوئی مسلوک دارید۔ بعدہ سورہ والعصر خواندہ فرمود ہر کس کہ با خدائے تعالےٰ خداع نماید خود فریفتہ و منکوب شود آیہ کریمہ فھل عسیتم ان تولیتم ان تفسدوا فی الارض و تقطعوا ارحامکم۔ بخواند ترجمہ مقبولہ جوہر یعنی از شما می آید کہ چون منصب امارت و حکومت یابید بسبب تکبر و تعظیم

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



وبہ کثرت جاہ در زمین فساد کنید و قطع رحم نمائید چنانکہ در زمان جاہلیت میکردند۔ و یا معنے آیت این است
کہ اگر از دین اسلام برگردید و طریقہ زمان جاہلیت را پیش گیرید کہ این فساد است و ریختن
خون ناحق و قطع رحم و غارت اسلام۔ فی خلاصۃ المنہج۔ بعدہ فرمود اے معاشر مہاجرین
شما را وصیت میکنم در بارہ انصار کہ چہا احسان کردند۔ ہر کس از شما بر ایشان حاکم شود با نکو
کاران ایشان نکوئی کند۔ بعد ازان فرمود اے گروہ انصار پس از من جماعتے را بر شما ترجیح خواہند
داشت انصار گفتند یا رسول اللہ با ایشان چہ کیفیت سلوک کنیم فرمود صبر کنید تا بر حوض
کوثر بمن واصل شوید عباس التماس نمودہ گفت یا رسول اللہ در شان قریش نیز وصیتے فرمائی
آنحضرت فرمود کہ وصیت میکنم باین امر یعنی خلافت کہ قریش متصدی آن شوند و خلق پیرو قریش باشند

ما شاء اللہ عجیب ہے —

جناب اثیر پر فرض تھا خطبہ غدیر کو صندوق سے نکالکر بدیدہ گریان و سینہ بریان التماس کرتے
کہ مجھے آپ نے محجوب الارث کر دیا چنین و چنان کلمات تحسین و توہین۔

جواب — اب اہل سنت منصف مزاج بنظر تعمق غور کریں کہ خطبہ کے مضامین کیا ہیں اور
رسول صلی اللہ کی وصیت آخر وقت میں کس طرز و پیرایہ پر ہوئی اور کیسا صاف صاف آپ نے
بیان فرما دیا مہاجرین اولین کے ساتھ احسان کرنا مہاجرین کو باہم سلوک سے رہنا۔
انصار کے ساتھ نیکیاں کرنا اگر مہاجرین سے حاکم ہو۔ انصار کو صبر و سکوت کرنا تا لب حوض
کوثر جبکہ کوئی جماعت کو ان پر ترجیح دیجاوے۔ پھر آیہ کریمہ کی تلاوت جس کے معنے ہیں کہ
تکبر و تعظیم و کثرت جاہ سے زمین پر فساد برپا کرنا قطع رحم کر کے اسلام کو غارت کرنا آخر میں قریش
کا متصدی خلافت ہونا تمام خلق کو اُن کی پیروی کرنا یہ خطبہ کا خلاصہ ہے۔ اب فرمائیے
اس وصیت پر کیا عمل ہوا۔ ابو بکر خاندان قریش سے تھے یا بنی تمیم۔ عمر قریش کے سلسلہ



jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



مین تھے یا مجہول النسب ـ ہم کہتے ہین مان لیا کہ آپ نے عموماً قریش کو مستحق خلافت قرار دیا تو دیکھنا چاہیے قریش مین سب سے بہتر و برتر حلیہ اُمور مین کس کے مدارج و مناقب بڑھے ہوئے تھے آیا حضرت علیؑ کے یا اور قریشیون کے یہہ تشخیص مشکل نہ تھی مثل آفتاب روشن تھا کہ بعد آنحضرتؐ حضرت علیؑ سردار قریش تھے ـ

قریشی بنی ہاشم اولاد عبد المطلب محسن و مربی زادہ رسولؐ ابن عم زوج بتولؑ انفسنا مین داخل منزلت ہارونی پر قابض من کنت مولاہ فعلی مولاہ مین شامل حالت جنب مین مثل رسولؐ اللہ خانہ خدا مین رسائی عابد و زاہد ترین بنی آدم اشجع الناس اعلم الناس غرضکہ بعد رسولؐ اللہ بہمہ صفت موصوف ع انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری ـ

اب اگر ابوبکر کو خاندان قریش مین جو ہر ناہم براہ تعصب و کج بحثی شامل ہی کیے جاوین تو تکمیل الایمان شیخ عبد الحق دہلوی کا صفحہ ۱۰ دیکھین و اول طعن قریش اشارت بہ ابوبکر صدیق کرد کہ از بنی تیم بود خاندان بنی عدی خلیفہ ثانی کا مشہور ہے خالد بن ولید ہمیشہ ابن الخیسر بن حنتمہ کہتے تھے مہاجرین خالد ہمیشہ تشنیع کرتے عمرو عاص بآواز بلند تشنیعی جو کچھ اُن کے حق مین فرماتے تھے تحفہ اور ازالۃ الخفا مین موجود ہے ص ۱ ـ خولہ بنت حکیم صحابیہ نے جس کا قول خدا نے بالائے سبع سموات سنا جیسا معلوم ہے ـ کہ عمیر سے عمر ہوا عمر سے امیر المومنین اب خدا سے ڈر ص ۲ ـ عباس عم اشرف الناس نے جو ارشاد فرمایا اعضات اللہ سیظر امت کما فی کنز الاعمال خود خلیفہ دوم نے جو لاعلمی اپنے نسب سے ظاہر کی ازالۃ الخفا مین مذکور ہے اور تفصیل اسپر پیچ شرافت نسبی کی تین پشت تک روض الانف سہیلی اور تاریخ اور کتاب المعارف و تاریخ ابن کثیر شامی اور مثالب کلبی مین مسطور ہے ـ

کنز الاعمال مین ہے جب ابوہریرہ نے یہ حدیث بیان کی ولد الزنا بدترین ثلثہ ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



یعنی زانی وزانیہ سے بدتر ہے تو فوراً عبداللہ ابن عمر خلیفہ زادہ نے اُس حدیث نبوی کی جو ابو ہریرہ نے بیان کی تردید کر کے کہا ولد الزنا خیر الثلاثۃ یعنی زانی وزانیہ سے بہتر ہے۔ مسلمانو! ذرا خواب غفلت سے چونکو اور آنکھیں ملکر دیکھو ولد الزنا کس قوم وملت میں اچھا سمجھا گیا ہے چہ جائیکہ کہ اسلام جو اشرف ادیان ہے۔

ہم پوچھتے ہیں در آنحالیکہ رسول اللہؐ نے مہاجرین کو اس خطبہ میں عموماً مخاطب فرمایا اور انہیں قریش بھی تھے کیونکہ خطاب عام مہاجرین سے ہے پس حضرت عباسؓ کا یہ التماس کرنا کہ در شان قریش نیز وصیتے فرمائی آنحضرتؐ نے سود وصیت بسلیم باین امر یعنی خلافت کہ قریش متصدی آنشوند وخلق پیرو قریش۔ تو اس التماس عباس و وصیت رسول اللہؐ کا کیا مطلب ہوا۔ صاف ظاہر ہے کہ پہلے آپ نے عام خطاب کیا اور عباس کے عرض کرنے پر خاص قریش کو متصدی خلافت فرمایا تو یہ تخصیص سوائے بنی ہاشم کے اور کس پر صادق آئیگی جسمیں حضرت علیؑ منتخب و برگزیدہ خدا ورسولؐ تھے۔

پس اس سے صاف وصریح وصیت خلافت بحق علیؑ ابن ابی طالب اور کیا ہوسکتی ہے۔ اور اس فقرہ نے کہ پس از من جماعتے را بہ شما مرحج خواہند داشت صبر کنید تا بحوض کوثر بمن واصل شوید یہ اشارہ ہے اسی جماعت پر کہ ابوبکر و عمر خاندان قریش سے نہ تھے بلکہ غیر جماعت ورنہ جماعتے فرمانے کی کیا ضرورت تھی۔ اور تلاوت آیہ کریمہ فہل عسیتم الی آخرہ سے یہی مراد ہے کہ یہ لوگ زمین میں مفسدہ کرینگے حب جاہ وثروت کرینگے اسلام کو غارت کرینگے جیسا آنحضرتؐ نے ابوبکر سے فرمایا کہ خبر نہیں تم دین میں کیا کیا ایجادین کروگے پس یہ آیہ کریمہ آخر وقت میں اسکی مثبت ہے۔ اور فقرہ قریش متصدی خلافت شوند حدیث غدیر کا موید پس حضرت علیؑ کو خطبہ غدیریہ کی یاد دہانی ضرور نہ تھی مگر ابوبکر کو فرض عین تھا جن کا خزینہ خلافت دو ہی چار قدم کے فاصلہ پر پردہ کی آڑ میں موجود تھا رسول اللہؐ کے قدموں پر سر رکھکر با چشم گریان وسینہ بریان عرض کرتی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



کہ یا حضرتؐ گو کہ مین اذلّ بطن قوم قریش ہون مگر حضور نے براہ غریب نوازی و کمینہ پروری میری بیٹی صدیقہ سے میری خلافت کی نسبت ارشاد فرمایا اور تاج و تخت خلافت سے ممتاز کیا اگر حکم ہو صدیقہ کے سینہ صاف تر از آئینہ سے جسے مین صندوق سکینہ سمجھتا ہون نکال کر پیش کرون یا حضور ہی پکار کر دریافت فرمالین اب عام قریش کو بمقصدی خلافت فرمانا میری حق تلفی میری آبرو ریزی میری بیحرمتی میری ذلت کا باعث ہے اور جس کاہن و راہب سے مین نے آپ کی وزارت پانے کی خوش خبری سنی تھی وہ بھی جھوٹا ہوتا ہے بس جیسا آپ نے میری رذالت پر خیال نہ فرما کر میری نور نظر لخت جگر صدیقہ سے خلافت کا وعدہ فرمایا ہے اب اس مجمع مین بھی صاف صاف فرما دیجیے ورنہ بعد آپ کے صدیقہ کو مکذوبہ کہین گے اور اُس کی باتون پر لوگ اعتبار نہ کرین گے تو حضرتؐ کو حدیث سابق و حال یاد آجاتین اور بر سرِ عام اُن کا اعادہ فرما دیتے جھگڑا طے ہوا نہ شورہ کی ضرورت ہوتی نہ پنچایت کی۔

دوسرا سوال سائل کا جو ہر نافہم سے یہ ہے کہ اگر حدیث صحیح دربارہ خلافت موجود ہے تو شورہ کی کیا ضرورت تھی اور یہ شورہ مخالف حدیث ہے یا اُس کی مطابق۔

جوہر نے جواب مین ایک حدیث لکھی ہے۔ ترجمہ بخاری مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر زید مارا جاوے تو جعفر طیّار سردار ہو اگر جعفر بھی مارا جاوے تو عبد اللہ بن رواحہ سردار ہو۔ یہ حضرتؐ نے اُس وقت فرمایا جبکہ جنگ موتہ مین زید بن حارثہ کو سردار کیا تھا۔ چنانچہ تینون سردار جب مارے گئے مسلمانون نے خالد بن ولید کو سردار بنایا اور خدا نے اُن کی تدبیر سے فتح نصیب کی۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



پس ایک لشکر مین در صورت بدر جہ کئی سردار مقرر کرنا درست ہے جیسا بالفعل انگریزون کا قاعدہ ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اجماع مسلمین حجت ہے جس کو مسلمان اپنا سردار بناوین وہ خدا اور رسولؐ کو پسند ہے جیسا خالد کو لوگون نے سردار بنایا اور حضرتؐ نے پسند فرمایا کچھ انکار نہ کیا ایسا ہی صدیق اکبر کی خلافت شورہ سے ہوئی تو صاف معلوم ہوا کہ مرضی خدا اور رسولؐ کے مطابق یہ کام ہوا -

ہم کہتے ہین کہ آنحضرتؐ نے یکے بعد دیگرے تین شخصون کو سردار ہونے کا حکم دیا اگر شورہ مستحسن و ممدوح ہوتا تو ایک سردار کو مقرر کرکے فرما دیتے کہ بعد شہادت اس کے مسلمان شورہ کرکے سردار تجویز کرلین مگر ایسا نہین ہوا - خالد کا سردار ہو جانا - اور فتح پانا اتفاقیہ امور ہین - جب خالد سرداری کے واسطے منتخب ہوا تھا تو آنحضرتؐ وہان موجود نہ تھے کہ پسند و ناپسند اقرار و انکار فرماتے - جب بعد فتح لشکر واپس آیا تو پھر ناپسندی و انکار کا کیا موقع تھا انگریزونکا قاعدہ یہ نہین ہے کہ سپاہی و سوار کسی سردار کو منتخب کرلین اُن کی فوج مین نمبر وار سردار ہوتے ہین جن کا استحقاق یکے بعد دیگرے سرداری کے واسطے پہلے ہی سے انتخاب ہو جاتا ہے عوام سپاہی و سوار کو کچھ دخل نہین ہوتا نہ اُن کی رائے لیجاتی ہے -

جوہر نا فہم قواعد انگریزی سے ناواقف ہین -

اب جوہر نے اقوال جناب امیرؑ دربارہ شورہ لکھے ہین جن کو ہم پہلے ہی اس رسالہ مین لکھ چکے ہین اُن سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ امام شورہ سے ہے - سو ہم بھی منظور کرتے ہین کہ شورہ کے سردار ہین نہ رسول اللہؐ کے خلیفہ جنکو خدا اور رسولؐ نے مقرر کیا - جوہر نے آیہ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ لکھکر آنحضرتؐ کا اصحاب سے شورہ کرنا شرح و بسط کے ساتھ لکھا ہے بیشک

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



خدا کا حکم ہے مشورہ کرو اپنے امور مین - اس کا کون منکر ہے اور آنحضرتؐ نے بھی بعض اوقات اصحاب سے مشورہ کیا ہوگا مگر تقرر خلافت مین مشورہ کر کے خلیفہ بنا لینا کسی آیت و حدیث سے ثابت کرو تب ہم مانین ورنہ خانگی امور مین صلاح و مشورہ کون نہین کرتا اور درست بھی ہے -

اب ایک آیت لکھی ہے - والذین استجابوا لربھم و اقاموا الصلوٰۃ و امرھم شوریٰ بینھم - یعنی - اجابت کیا اپنے خدا کو اور قایم کیا نماز کو اور مشورے کیا اپنے امور مین پھر اس سے کس کو انکار ہے مشورہ اپنے کامون مین جایز ہوا - اب ایک حدیث لکھی ہے بخاری و مسلم مین عبداللہ ابن مسعود سے روایت ہے آنحضرتؐ نے فرمایا سب لوگون سے بہتر میرے زمانہ کے لوگ ہین پھر وہ جو اُن سے ملے ہوے اُن کے صحبت یافتہ پھر تبع تابعین بعدہ ایسے لوگ ہونگے جو جھوٹی گواہیان دینگے اور دروغ بنانے کا پیشہ ہوگا - حاشیہ جو ہر -

اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ آنحضرتؐ کے بعد حضرت کی صحبت کی برکت سے تین زمانون تک خیریت غالب رہیگی بعد ازان کم ہو جائے گی ہر زمانہ مین کچھ اہل حق قایم رہینگے اگرچہ اہل باطل بہ کثرت ہون - اسکی موید منہج الصادقین کی ایک حدیث نقل کی ہے -

اہل سنت کو اُن تین زمانون کا مقلد قرار دیا ہے باقی بدعات وغیرہ -

ہم کو بھی اقرار ہے کہ ہر زمانہ مین خاص و عام کی تمیز رہی - آنحضرتؐ نے اپنے زمانہ کے لوگون کو سب سے بہتر فرمایا بیشک خاص اور برگزیدہ لوگ ایسے ہی تھے نہ عوام منافق و مخالف خدا و رسولؐ کیونکہ اگر عام کیواسطے یہ بہتری قبول کیجائے تو منافق جو آنحضرتؐ کے زمانہ مین بہ کثرت موجود تھے اُن کی گنجایش کہان اسی طرح ہر عہد مین اہل حق تھوڑے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



اور اہل باطل بہت تھے چنانچہ اسی زمانہ مین دیکھلو ـ جھوٹی شہادت کی ابتدا جنگ جمل سے اسلام مین قایم ہوئی جبکہ باغوائے طلحہ و زبیر وغیرہ جناب عائیشہ سے لوگون نے بحلف بیان کیا کہ یہہ مقام حواب نہین ہے جسکی خبر رسول اللہ نے دی تھی مگر تعجب ہے کہ اسوقت تک آپ کی صحبت سے فیضیاب بہت سے اصحاب مثل زبیر وغیرہ موجود تھے مگر صحبت نبوی کا کچھہ اثر نہ ہوا ؎

ہر کرا روئے بہ بہبود نبود ۔ دیدن روئے نبی سود نبود

اب جو ہیر خود غرض ارشاد کہتے ہین کہ خدا نے تمام کتب سماویہ مین کہین بھی خلافت یا امامت کو منصوص من اللہ یا اصول دین نہین فرمایا ہے ـ تین آیات قرآنی لکھکر کہتے ہین دیکھو ان جملہ آیات بینات سے خلافت و امامت منصوص من اللہ نہین سمجھے جاتے ـ اول آیت وجعلکم ملوکا و اتکم مالم یؤت احد من العلمین یعنی بنایا ہم نے تم کو بادشاہ اور دین وہ نعمتین جو کسی کو عالم مین سے نہین ملین دوسری آیت ھو الذی جعلکم خلائف فی الارض یعنی تم کو خلیفہ بارے زمین ہم نے بنایا ـ

تیسری آیت ـ ونجعلھم ائمۃ ونجعلھم الوارثین ـ یعنی بنایا تم کو پیشوایان دین اور بنایا وارث اموال و امتعہ و املاک ـ

ناظرین نے دیکھا ہوگا جو ہیر خود غرض نے آیہ وعد اللہ الذین و ثم جعلناکم الخ کے اخیر مین خلفائے ثلثہ کو مصداق آیات کریمہ کا قرار دیا ہے اب یہان کل آیات سماویہ سے انکار یعنی خلافت و امامت منصوص من اللہ نہین ہیں ایسے مضطرب الحواس سے کیا بحث کیجاوے ـ تف باین بے شرمی ـ ناظرین ملاحظہ فرمائین کہ آیات موصوفہ مین کس صراحت کے ساتھہ بادشاہ و خلیفہ و پیشوایان دین مقرر کرنا ـ خدائے جل وعلا فرمارہا ہے مگر اندھون کو نہین سوجھتا وہی ایام جاہلیت کی جہالت کہ خدا و رسول کچھہ ہی فرمائین ہم نہین سنتے ـ سچ ہے جب دلون پہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



آنکھوں پر کانوں پر گاڑھے پردے پڑے ہوئے ہیں تو کیونکر دکھائی دے لیس عیاں بادشاہ
خلافت پیشوائے دین ہیں منصوص من اللہ ہے جناب امیرؑ و ائمہ اطہارؑ مصداق ٹھہرے اور
آیات وعد اللہ و تم جعلنٰکم خلٰئف انہیں کے مثل وقائم مقام ذالک فضل اللہ یؤتیہ
من یشاء ۔

اب جوہر نادان کہتے ہیں کہ اگر شیعہ یہ پہلو نکالیں کہ جناب امیرؑ افضل و معصوم تھے اس لئے اہل شوریٰ کا
اتفاق کیوں ہوا تو اس کی بھی تردید کلام مجید میں موجود ہے قولہ تعالیٰ ان اللہ قد بعث لکم
طالوت ملکاً یعنی بتحقیق برانگیخت برائے شما طالوت را بادشاہ فرمان فرمائے و او از فرزندان
بنیامین بن یعقوب بود دیکھو طالوت مفترض الطاعت تھے معصوم و افضل نہ تھے بلکہ حضرت
شمویل و حضرت داؤد علیہم السلام بھی اسیوقت میں موجود تھے یہ دونوں نبی برحق تھے
طالوت نبی نہ تھے ۔

پھر اس سے کیا حاصل ایک زمانہ میں صدہا نبی ہوا کیے تھے جہاں جس کو خدمت سپرد ہوئی احکام
خداوندی کی تبلیغ کرتا ۔ طالوت اگر مفترض الطاعت تھے تو ضرور معصوم تھے کیونکہ ان کو
خدا نے بادشاہ اور رہبر دین بنایا تھا اطاعت و فرمانبرداری اسی کی دین میں لازم ہے
جو معصوم ہو پس اگر مفترض الطاعت تھے تو بالضرور معصوم ہونگے تم کل انبیاؑ کو معصوم نہیں
کہتے تمہاری باتوں کا کیا اعتبار ۔

اب جوہر نے روایت روضۃ الصفا سے بیعت جناب امیرؑ با ابوبکر لکھی ہے ۔
اس کا جواب ہم حدیث عائشہ سے لکھ چکے ہیں ملاحظہ ہو حدیث بیعت ۔

اب جوہر نے روایت روضۃ الصفا دربارہ بیعت با جناب امیرؑ بعد قتل عثمان لکھکر مشابہت بیعت
ابوبکر و بیعت جناب امیرؑ کی ہے اور شوریٰ کو بنیاد خلافت قرار دے کر لکھا ہے کہ جناب امیرؑ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



کی بھی خلافت شورہ سے ہوئی نہ خطبہ خم غدیر سے – شروع روایت میں مصنف تاریخ لکھتا ہے – روات اخبار در کیفیت بیعت آنحضرت اختلاف کردہ اند و آنچہ بصواب نزدیک تر است آن است چون از واقعہ عثمان سہ روز گزشت سرداران از امیر المومنین علی التماس نمودند کہ بر حال رعایا و برایا التفات نمودہ مسند خلافت را زیب و آرائش بخشند شاہ ولایت پناہ فرمود کہ شما را بعدم رضائے شما در امور خلافت مدخلے ندارد چرا کہ این مہم ذمہ اہل بدر است سرداران این کلمات بہ آن سعادتمندان رسانیدند جمہور اصحاب نبوی ہمراہ ایشان بدولت خانہ حضرت امیرؑ آمدہ عرض کردند کہ عثمان سہ روز است کہ از عالم رفت جہانیان را بے امام چارہ نیست لہذا ترا اولے و احق میدانیم خلافت قبول فرمائی امیر المومنین فرمود بعد از عمر خواہش بود اکنون نمی خواہم کہ قبول سازم ہر گاہ شما انتخاب نمائید من بمتابعت تمامیم خود مبالغہ یاران بجد افراط رسید امیر المومنین فرمود بے حضور طلحہ و زبیر این مہم انجام نرسد شخصے بہ طلب آنہا رفت بیامدند بالک اشتر طوعاً و کرہاً آورد امیر المومنین فرمود از شما دو کس اہل خلافت دارد من با و متابعت نمائیم ایشان گفتند با وجود تو کرا تمنائے خلافت در خاطر گزرد و بعد ازان خلافت علی مرتضےٰ قرار گرفت نخست کہ دست بر دست آنحضرت رسانید و بیعت کرد طلحہ بود – یہ خلاصہ روایت کا ہے –

اب ناظرین ملاحظہ کریں – مورخ پہلے ہی لکھتا ہے کہ کیفیت بیعت میں بہت کچھ اختلاف ہے مگر بصواب نزدیک تر آنست پس یہ اُس کی رائے ہوئی اگرچہ اختلافات لکھ کر اپنی رائے دیتا تو بھی کچھ وزن ہو سکتا تھا اور ہم پہلے لکھ چکے ہیں کہ مصنف روضۃ الصفا متعصب سنی ہے شیعوں پر اُس کی روایتیں اور افسانے حجت نہیں جیسا کہ روایت بیعت جناب امیر بہ ابوبکر کو بھی نادان و ناسمجھ بھی ایسی جھوٹی باتیں نہ بکے گا جس کی تردید حدیث بیعت مقبولہ جناب عائشہ سے بخوبی



Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



ہوگئی۔

پس اس روایت بیعت پر کیا اعتبار ہو سکتا ہے۔ اور پھر اس روایت میں بھی تو شورہ ہونا ثابت نہیں صرف مصریوں کے اصرار سے لوگ جمع ہوگئے اور وہاں میں ہاں ملا دیا دیکھو زبیر و طلحہ کا رد و انکار کہ بلانے پر بھی آنے سے اغماض کیا اور طوہاً و کرہاً آئے کیا اسی کو شورہ کہتے ہیں اصحاب رسولؐ کا تین روز تک خبر نہ ہونا کہ کون خلیفہ ہوا اور کسے خلافت دینی چاہیئے۔ اصل یہی ہے عہد خلافت عثمان میں دین بالکل برباد ہوگیا تھا۔ ظاہری اسلام بھی نیست و نابود ہوگیا تھا بنی امیہ کی جور تعدی فسق و فجور شراب خواری زناکاری سے انقلاب عظیم واقع ہوا اور وہی جاہلیت کا زمانہ پھر دوبارہ ہوا۔ اس لیئے خدائے عزوجل و علا نے دین حق کو غلبہ دیا حضرت علیؑ نے زمام خلافت حقہ اپنے ہاتھ میں لے لی اور ڈوبتی ہوئی کشتی دین کو سنبھال لیا پھر دین محمدی کو دوبارہ رونق دی اور اسلام حقیقی کی آبرو رکھ لی۔ یہ مصلحت وقت اور احکام خدا و رسولؐ کی تبعیت۔

جیسا جوہری نے صفحہ ۱۲۳ ترسٹھ اسرار الہدیٰ میں لکھا ہے احقاق الحق کے مسئلہ خاص میں

كَانُوا فِي هٰذَا السُّكُوتِ مُرَاعَيْنَ بِمَا وَصَّى بِهِ النَّبِيُّ عَلَيْهَا مِنَ الصَّبْرِ وَعَدَمِ مُجَادَلَتِهِ الثَّلٰثَة

ترجمہ۔ تمام بنی ہاشم رعایت سکوت کی اس بارہ میں کرتے تھے اس لیئے کہ رسولؐ خدا نے وصیت صبر و نہ کرنے جنگ خلفائے ثلثہ کے ساتھ کی تھی خاص واسطے وفاداری برحال مسلمانان ضعیف و حفاظت دین۔

اب خیال کیجیئے وصیت صبر و سکوت سے کیا مراد ہے یہی نہ کہ خلفائے ثلثہ غصب خلافت کرینگے مگر تم باوصف احق و مستحق تر خلافت کے صبر و سکوت کرنا اور جنگ و جدال خلفائے ثلثہ سے نہ کرنا تاکہ مسلمانان ضعیف جو سچے دل سے خدا اور رسول پر ایمان لائے ہیں محفوظ رہیں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

اور اُنسے دین کی حفاظت ہو ورنہ ہم لوگ قتل ہونگے اور دین حقیقی تلف ہو جائیگا۔
خلفائے ثلثہ کی خلافت اگر بحق ہوتی تو صبر و سکوت کی وصیت کی کیا ضرورت تھی۔ صبر و سکوت
اسی حالت میں کیا جاتا ہے جبکہ کوئی ظلم ہو یا امور ناقابل برداشت پیش آئیں اُس پر سکوت کی ہدایت
و وصیت ہوا کرتی ہے۔

آنحضرتؐ نے بھی زمانہ قیام مکہ میں ظلم کفار اشرار پر خدا کے حکم سے صبر و سکوت فرمایا اور ہر طرح
کی ایذائیں سہتے رہے باعث یہ تھا کہ ضعیف مسلمانوں کی حفاظت رہے اور رشید [illegible]
اسلام ہوتی رہے اگر شروع ہی سے جنگ و جدال پر تل جاتے تو جو بیچارے دائرہ
اسلام میں داخل ہوئے تھے انکا خاتمہ ہو کر دین برباد ہو جاتا یا آنحضرتؐ ہی کی شہادت
ہو جاتی پھر کون دین خدا کا حافظ تھا۔ ایسا ہی جناب امیرؑ کو ظلم منافقین امت غصب
خلافت وغیرہ پر صبر و سکوت کرنے کو رسولؐ اللہ نے وصیت فرمائی تاکہ کامل الایمان مسلمان
جو بہت ہی کم تھے اور ضعیف و مغلوب وہ محفوظ رہیں اور اُن کے سبب سے دین حقیقی بنا رہے
ورنہ اُنکا اور حضرت علیؑ کا خاتمہ ہو جاتا پھر اسلام حقیقی کہاں اور دین خدا کو۔ دیکھو اہل سنت
کے اعتراض کا جو بوجہ نادانی و کج بحثی کہتے ہیں کہ حضرت علیؑ نے ابوبکر سے کیوں نہ خلافت
چھین لی اور ذوالفقار سے سب کو کیوں نیست و نابود نہ کر دیا بالکل قلع قمع ہو گیا۔ حضرت
علیؑ نے بعینہٖ رسولؐ اللہ کی تقلید کی اور اُن کی وصیت پر عمل کیا۔ دیکھو حضرت ابوذرؓ و
عمارؓ یاسر وغیرہ پاک ایمانوں کا بعہد خلافت عثمان کیا حال ہوا کیا ہلاک ہونے میں کچھ شبہ تھا
مگر زندگی تھی اور دین خدا کی حفاظت منظور۔ لہٰذا زندہ و صحیح سالم رہے۔
یہی لوگ ضعفائے اسلام تھے جن کا اشارہ وصیت رسولؐ اللہ میں ہوا ہے
مشابہت بیعت ابوبکر و جناب امیرؑ جو ہر کج فہم نے سمجھی ہے بعد المشرقین زمین آسمان کا

Presented by: Rana Jabir Abbas



فرق - دیکھو بنی سقیفہ کا مجمع و شور و شر مار پیٹ دھکا پکڑی بر وقت بیعت ابوبکر - ابوبکر خود باچشم گریان و سینہ بریان رسول اللہ کا غسل و کفن و دفن چھوڑ کر خلافت کیواسطے دوڑے گئے عمر کو اپنی حمایت و ہمزبانی کے لیئے ساتھ لے گئے وہان جو حرص و آرزوئے خلافت مین گفتگوئین ہوئین طشت از بام ہین چھ مہینے تک بیعت کا سلسلہ جاری رہا بلکہ ایک گروہ نے بیعت ہی نہ کی -

حضرت علی کے آستانہ ہدایت پر خود خلقت حاضر ہوئی پیرون پر سر رکھ کر عجز و الحاح سے زاری کی آپ کو اپنا پیشوا و امام و مقتدا قبول کیا اپنی کردار سے توبہ کی حق حق کی آوازین بلند ہوئین باطل جہان سے نابود ہوا ؎

باقیلوا سلونی صد ہزاران فرق ماست ہر خرے را کے تقابل با غضنفر داشتن

اب جوہر نا صف نے چند غزوات مین ابوبکر کا سردار لشکر ہو کر جانا لکھا ہے از انجملہ امیر حج و نشان پانا جنگ خیبر و امامت نماز وغیرہ ہین جنکا جواب صفحہ ۲۲ لغایت ۲۷ و ۱۵۴ و ۱۵۵ مین ہم لکھ چکے ہین اعادہ کی ضرورت نہین +

اب جوہر نا فہم لکھتے ہین یہانتک جو کچھ مذکور ہوا وہ دربارہ شورے کے ہوا -

ہم کہتے ہین سائل نے کیا سوال کیا اور تم نے کیا جواب دیا سوال از آسمان جواب از ریسمان اسکو کہتے ہین - سائل پوچھتا ہے کہ اگر حدیث خلافت صحیح ہے تو شورے کی کیا ضرورت تھی اور پھر شورے مخالف حدیث ہوا یا مطابق - جوہر نا فہم نے ابتدا سے احادیث خلافت کو بالائے طاق نسیان رکھ دیا اور لگے شورے کا راگ الاپنے پس ظاہر ہوا کہ جو حدیثین تم نے نص خلافت ابوبکر مین لکھی ہین وہ سب جھوٹی اور بے اصل ہین تب ہی تو انکو چھوڑ چھاڑ شورے کے میدان مین آکودے اور شورے ہی کو بنیاد خلافت قایم کر دی - اگر ان حدیثون مین کچھ بھی راستی کا لگاؤ ہوتا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

تو ان کو ترک کرکے شوربے پر چمچہ بجانا چہ معنی دارد صاف کہی جاتی حدیثیں نص خلافت ہیں جو موجود
و سوید ہیں شوربے کی کیا حاجت مگر تم کیا کرو دروغ گو را حافظہ نباشد بے سر و پا باتیں ایسی ہی ہوا
کرتی ہیں اور جب کسی بات کی اصل ندارد ہوتی ہے تو جواب میں کچھ بن ہی نہیں پڑتی قاعدہ ہے
جب سانپ پر مار پڑتی ہے تو ادھر ادھر سوراخوں میں چھپتا پھرتا ہے کہ کہیں پناہ ملجائے
مگر مارنے والے اس کا سر کچل ہی ڈالتے ہیں۔ پس سوال کو مکرر دیکھو اور ہوش میں آکر جواب صاف
دو ورنہ یہ طوق گران تمہاری گردن میں تا قیامت رہیگا اور روز حشر جواب دینا ہوگا۔ ناظرین
کو معلوم ہے کہ بحث خلافت میں تھی اور اسی کے بابت سوال و جواب مگر چونکہ جوہر بے سود جوہر
کو حضرت علی کے ساتھ بغض دلی و عداوت قلبی ہے لہذا جہانتک زبان میں گویائی کی
طاقت تھی اور بیہودہ سرائی کی لیاقت توہین و تحقیر میں کوئی دقیقہ باقی نہیں رکھا ایسے خارج از دین و
ایمان سے کیا بحث کیجاوے اب چند آیات بینات لکھکر ان کے معنی و مطالب میں تاویلیں و
توجیہیں رکیک کی ہیں اور مثل سگ دیوانہ بھونک بھونک کر اپنی جان دی ہے۔ آیات
بینات میں ابتدائے اسلام سے بحثیں ہوتی چلی آتی ہیں ہزاروں کتابیں طرفین کی ان کی بحث میں بھری
پڑی ہیں مگر نور خدا و حق ہمیشہ غالب رہا اور باطل ہر حال و قال میں نابود و نیست ہو گیا۔ جب
جوہر نافہم کا حدیثوں میں یہ حال ہے تو آیات خدا کے معنی و مطالب پر خاک رسائی ہو سکتی
ہے ؎

تو کار زمین را نکو ساختی ... کہ بر آسمان نیز پرداختی

ہر آیت میں ملا کاشانی کی تفسیر کا حوالہ دیا ہے اور جوڑ و پیوند ملا کر اپنے خاطر خواہ معنے بنا لیے
ہیں اور اصل مطلب سے ہزاروں کوس گذر گیا ہے ایسے کج بحث اور ہٹ دھرم کو کیا کہئے غرض منجملہ آیات
بینات کے ہم وہ آیہ لکھتے ہیں جن پر زیادہ تر زور دیا جاتا ہے اور تعلق خاص سے ہیں۔

Presented by: Rana Jabir Abbas



اول آیہ مباہلہ فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتہل فنجعل لعنت اللہ علی الکاذبین ـــ ترجمہ ۔ پس بگو ایشانرا کہ بیائید باقصہ ارت تا از برائے مباہلہ پسران خود و پسران شما و ما زنان خود را و شما زنان خود را و ما نزدیکان خود را و شما نزدیکان خود را بخوانید پس لعن کنیم بر کاذب خود پس بگردانیم لعنت خدا بر دروغ گویان ۔

مطلب یہ ہے کہ نصرانیان نجرانی نے آنحضرتؐ سے مباہلہ چاہا کون صادق ہے کون کاذب ۔ آنحضرتؐ کو خدائے جلّ و علیٰ کیجانب سے حکم ہوا کہ کہو ان نصرانیوں سے کہ تم اپنے لڑکوں و عورتوں کو و نزدیک تر رشتہ داروں کو لاؤ ہم اپنے لڑکوں عورتوں نزدیک تر کو لاوین اور کاذب پر لعن کریں تاکہ حق و باطل ظاہر ہو جاوے ۔

پس نصرانیان نجران نے جب دیکھا کہ آنحضرتؐ مع حضرات حسنینؑ و حضرت فاطمہؑ و حضرت علیؑ میدان امتحان میں تشریف لائے تو انکی ہمت ٹوٹ گئی اور اپنے اقوال و کردار سے باز رہ کر رسالت محمدی کے قائل ہو گئے ۔ پس انصاف و ایمان سے کہیئے کہ حضرت علیؑ رسول اللہؐ کے نفس بحکم خدا قرار پائے اور انفسنا میں شامل ہوئے یا کسی غیر کو یہ رتبہ ملا ۔ کہ اسمیں تو جوہر کج فہم نے بھی سکوت کیا ہے ورنہ کیا عجب کہہ دیتے کہ صحیح اصحابنا و اصحابکم و ازواجنا و ازواجکم و انصارنا و انصارکم تھا شیعوں نے تحریف کیا ہے ۔

جوہر کہتے ہیں ملا کاشانی کی تفسیر ہے ۔ اسقف کہ از جملہ احبار بود گفت اے قوم اگر محمد با ہمہ اصحاب خود بیرون آید ہیچ اندیشہ نکنید و با او مباہلہ نمائید کہ او بر حق نیست و اگر با خواص و اقربائے خود بیرون آید از مباہلہ وے حذر کنید ۔

ملا صاحب کے قول سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ معاذ اللہ رسول خدا کوئی چیز نہ تھے بلکہ حضرتؐ کے خواص و اقربائے یعنی امام المشارق و المغارب علیؑ ابن ابیطالب وہ قوت

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



اسد اللّٰہی و ہیبت ہو ہوتی رکھتے تھے جن کے طفیل میں حضرت رسولؐ خدا بحرانیون پر غالب ہوئے ۔

جواب ۔ یہ اسقف بحرانی سے پوچھو کہ اُس نے کیون ایسا کہا ۔ ملّا صاحب اُس کا قول نقل کرتے ہین خود نہین کہتے ۔ رسولؐ خدا سب کچھ تھے مگر اُس مقام امتحان وظہور حق و باطل مین ضرور ہے ۔ امام المشارق والمغارب و حضرت حسنینؑ و حضرت فاطمہؑ کی شرکت فی النبوت لازمی تھی تب ہی تو خدائے دانندہ و بینندہ نے اُن کے ہمراہ لیجانے کو ارشاد فرمایا ۔ اگر صرف رسولؐ خدا ہی کی تشریف لیجانے و بذات واحد مباہلہ کرنے سے کام نکل جاتا تو ابنائنا و نسائنا و انفسنا نہ فرماتا پس معلوم ہوا کہ بغیر ہمراہی ان حضرات کے مباہلہ غیر ممکن تھا ۔ اور یہ سچ ہے قوت اسد اللّٰہی و ہیبت ہو بہو ہی کو دیکھکر بحرانی مباہلے سے باز رہے ورنہ ہزار جنگ سے فرار کرنے والی ساتھ ہوتے تو کیا ہوسکتا تھا اسی لیے اسقف نے اپنی قوم سے کہا کہ اگر محمدؐ با ہمہ اصحاب خود بیرون آید ہیچ اندیشہ نکنید کیونکہ اُنکی اصل سے وہ خوب واقف تھا ۔

**قولہ** اگر جناب امیرؑ رسولؐ خدا کے ہمراہ نہ ہوتے تو توبہ توبہ خدا بھی عرش سے اُتر آتا ہرگز رسول اللّٰہ بحرانیون پر کامیاب نہ ہوتے ۔

**اقول** جب ید اللّٰہ اسد اللّٰہ عین اللّٰہ رسولؐ خدا کے ہمراہ تھے تو خدا کے آنے کی کیا ضرورت تھی انھین کو انفسنا فرما کر ساتھ کر دیا اور بحرانیون پر کامیابی ہوئی ۔

**قولہ** اگر اپنے اصحاب کو ہمراہ لیجاتے تو حضرت بالکل ہی دائرہ رسالت سے خارج کر دیئے جاتے ۔

**اقول** خلاف حکم خدا اصحاب کو کیون ہمراہ لیجاتے کیا انبیا علیہم السّلام خلاف مرضی خدا ایسے امور مین اپنی رائے کو دخل دیتے ہین ۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



**قولہ** خیر تو یہی گزری کہ جناب والا مشکلکشا سے دو جہان حضرت کے ساتھ تھے پھر تو کیا کسی کی طاقت تھی کہ کوئی نجرانی حضرت سے آنکھ ملائے یا میدان مباہلہ میں آئے

**اقول** اس میں کیا شک ہے خدا نے ایسے ہی مشکل کے کاموں میں مولائے دو جہان کو مشکلکشا کا خطاب عطا فرمایا ہے ۔ تم نے دیکھا کسی نجرانی نے آنکھ ملائی یا میدان مباہلہ میں کوئی آیا نور کے مقابلہ میں ناریوں کی کیا بساط ۔

**قولہ** ہمچنین ہذیان ۔

**اقول** تمہارے سلف نے رسول اللہ کو اس لفظ سے یاد کیا تم ملا صاحب کو کہتے ہو تو تعجب نہیں بیشک سپوت ہو اپنے آباؤ اجداد کی سنت ادا کیئے جاؤ ۔

**قولہ** اگر یہی فرض کیا جاوے کہ حضرت رسول خدا جناب امیر ہی کی بدولت غالب ہوئے تو اس سے زیادہ فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا کہ مباہلہ میں چند نصرانی نجران کے مغلوب ہوئے ۔

**اقول** دین حق جاری کرنے کو اس سے زیادہ فائدہ ممکن ہی نہیں اور یہی بنیاد حقیقت اسلام ہے ورنہ مار دھاڑ لوٹ کھسوٹ سے کیا ہوتا ہے ۔ انسان کا دل ایسے ہی حقایق و دقائق کو پسند کرتا ہے اور برجوع قلب دین خدا میں داخل ہونے کو اپنی سعادت سمجھتا ہے اصل جہاد یہی ہے خدا کی وحدانیت رسول اللہ کی رسالت کا لطف انہیں باتوں میں آتا ہے ۔

**قولہ** تفسیر آیہ مباہلہ میں ملا صاحب تحریر فرماتے ہیں ۔ پس ازینجا معلوم شد کہ خلیفہ رسول بعد از پیغمبر بغیر از علی کسے نیست بھلا کہاں آیہ مباہلہ اور کہاں خلافت کا معاملہ ۔

**اقول** ملا صاحب کا فرمانا بہت درست ہے جو کہ ہم النفس ایسا سور دینی میں رسول اللہ کا نفس و نزدیک تر قرابتدار بحکم خدا قرار پاوے آپ کے مقابلہ میں افضل بطن قریش کو کیا منصب خلافت ہے اور کون احمق حق و باطل میں نیز رونامہ میں فرق نہ کریگا ۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



**قولہ** اگر تمام روئے زمین کے شیعہ جمع ہو کر آیہ مباہلہ میں کوئی لفظ ایسا دکھادیں جس سے جناب امیر مصداق خلافت سمجھے جاویں تو شاید ہمارے صاحب کے دعوے کی بھی اہل سنت تکذیب نہ کر سکیں۔

**اقول** الحمد للہ روئے زمین شیعوں کے قدوم فیض لزوم سے مزین و مملو ہے۔ اگر آنکھیں ہیں دیکھو لفظ انفسنا اس سے زیادہ استحقاق خلافت کا لفظ نہ پیدا ہوا ہے نہ ہو جب جناب امیر ہم و ہم نفس رسول اللہ کے ہوئے پھر خلافت کیسی جملہ امور دینی و دنیاوی بعد رسول اللہ کے بعض و متصرف ہو گئے اسی لیے آنحضرت نے فرمایا من کنت مولاہ فعلی مولاہ۔

دوسری آیت اذ اخرجہ الذین کفروا ثانی اثنین اذ ھما فی الغار اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا فانزل اللہ سکینتہ علیہ الی آخرہ۔ ترجمہ بیرون کردند او را کافران از مکہ در حالیکہ دوم دو بود پیغمبر یار خود را گفت اندوہ مکن بدرستیکہ خدائے با ماست و نازل شد سکینہ۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ رسول اللہ کو کافروں نے مکہ سے نکالا آپ کے ساتھ ایک دوسرا تھا جس سے آپ نے فرمایا مت حزن کر ہمارے ساتھ خدا ہے پس نازل کی خدا نے تسلی اپنے رسول پر۔ اس بات پر عام اتفاق ہے کہ رسول خدا کے ہمراہ ابوبکر غار میں تھے۔ یہی مراد ہے خدا کے فرمان کی کہ تھا دوسرا دو کا۔ ابوبکر نے گریہ و زاری شروع کی رسول اللہ نے فرمایا مت حزن کر ہمارے ساتھ خدا ہے اسی پر سکینہ کا نزول ہے یعنی خدا نے تسلی دی۔ غار کی کیفیت و بستر رسالت پر آرام فرمانے کی حقیقت ہم پہلے لکھ چکے ہیں ناظرین پھر ملاحظہ فرمالیں۔

یہ آیہ کریمہ ابوبکر کے یار غار ہونے مصاحب رسول اللہ ہونے خلافت پانے کے لیے



Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



استدلال کیا جاتا ہے۔

مصاحبہ پر بڑا زور لگایا جاتا ہے کہ ابوبکر کو خدا نے مصاحب رسولؐ خدا قرار دیا ہے اور فانزل اللہ سکینتہ علیہ پر کہ خدا نے ابوبکر پر سکینہ نازل کیا۔

ہم کہتے ہیں صاحب السجن حضرت یوسفؑ کے ہمراہ جو مصر کے جیلخانہ میں قیدی تھے انکو بھی کہا گیا ہے اور بھی اکثر مقام پر صاحب و صاحبہ ہمراہی کے واسطے استعمال ہوئے ہیں گو وہ کیسا ہی مسلمان ہو یا کافر وغیرہ پھر اس لفظ پر کیا ناز ہے عربی کا محاورہ ہے کہ ہمراہ رہنے والے پاس بیٹھنے والے وغیرہ کو صاحب یا صاحبہ کہتے ہیں۔ سکینہ کا نزول کو رسول اللہ پر باجماع فریقین ثابت ہے مگر خیر ہم نے قبول کر لیا کہ ابوبکر ہی پر سکینہ نازل ہوا پھر اس میں کیا فخر۔ بہت لوگ روتے پیٹتے اضطراب و قلق ظاہر کرتے ہیں آخر کو خدا انکو تشفی و تسکین کر دیتا ہے ثبوت یہ کہ انکا غم و رنج سبیل العیش و فراغت ہو جاتا ہے یہی خدا کا سکینہ ہے کہ قلب کو تسکین ہو جاتی ہے۔ پس جب ابوبکر روتے پیٹتے جاتے اور رسول اللہؐ کے اس فرمانے پر بھی کہ مت رو خدا ہمارے ساتھ ہے بھروسہ نہ کیا تو خدا نے اُن کے قلب کو سکون بخشا۔ مگر خرابی تو یہ ہے کہ باوصف ہمراہی رسول اللہؐ و پوشیدگی غار و نزول سکینہ حسنہ و رسولؐ پھر بھی خوف کم نہ ہوا اور مدینہ جاتے ہوئے سوار کو پیچھے آتے دیکھ کر رو دیئے۔ واللہ اعلم کس دل کے انسان تھے کہ ہزار سمجھاؤ اضطراب و قلق جاتا ہی نہیں۔ پس ایسے شخص کو ایسے افعال پر اگر استحقاق خلافت قرار دیا جاوے تو بجز کور باطنی و جہالت ایام جاہلیت اور کیا سمجھا جاوے۔

تیسرا سوال سائل اگر ایسی حدیث صحیح نہیں ہے تو اس امر کو آنحضرتؐ نے مجمل کیوں رکھا صاف صاف طور سے کیوں نہیں فرمایا کہ میرے بعد فلاں ان کے بعد فلاں یکے بعد دیگرے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



خلیفہ ہونگے جیسا کہ وقوع میں آیا۔

جو ہر خود فراموش حدیث خلافت و شوریٰ سے توبہ کر کے اب تیسرا رنگ لاتے ہیں ایک حدیث پیش کرتے ہیں کہ خلافت ابوبکر وغیرہ تقدیری امور ہیں۔ ترجمہ حدیث روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا نے جھگڑے آدم اور موسیٰ نزدیک پروردگار اپنے کے یعنی عالم روحانی میں پھر غالب آئے آدم موسیٰ پر کہا موسیٰ نے تم آدم ہو کہ پیدا کیا تم کو اللہ نے اپنے ہاتھ سے اور پھونکی بیچ تمہارے روح اپنی یعنی روح پیدا کی ہوئی اپنی اور سجدہ کروایا واسطے تمہارے فرشتوں اپنے سے اور رکھا تم کو بیچ جنت اپنے کے پھر اتارا تم نے آدمیوں کو ساتھ گناہ اپنے کے طرف زمین کے یعنی اگر گناہ نہ کرتے کیوں زمین پر آتے اور اولاد یہاں پھیلتی۔ کہا آدم نے تم وہ موسیٰ ہو کہ برگزیدہ کیا تم کو اللہ نے ساتھ پیغامبری اپنی کے اور ساتھ کلام اپنے کے اور دیں تم کو تختیاں کہ بیچ اُن کے بیان ہے ہر چیز کا اور نزدیک کیا تم کو سرگوشی کرنے کو اپنے ساتھ کتنی مدت کے پایا تم نے اللہ کو کہ لکھی توریت پہلے پیدا ہونے میرے کے۔ کہا موسیٰ نے چالیس برس پہلے۔ کہا آدم نے پس کیا پایا تم نے بیچ اُس کے مضمون اس آیت کا نافرمانی کی آدم نے رب اپنے کی پس بھٹکا۔ کہا کہ ہاں کہا آدم نے کیا پھر ملامت کرتے ہو تم مجھ کو اوپر کرنے میں وہ عمل کہ لکھا ہے اس کو اللہ نے مجھ پر کرنا اُس کا پہلے پیدا کرنے میرے کے چالیس برس فرمایا پیغمبر نے پس غالب آئے آدم موسیٰ پر۔ روایت کی یہ مسلم نے۔ دیکھو شیعو نوشتہ تقدیر برحق ہے اُس کے خلاف نہ کوئی نبی کر سکتا ہے نہ کوئی ولی جس طرح سے خالق اکبر نے حضرت آدم سے پیشتر چالیس برس تقدیر میں لکھ دیا تھا کہ آدم دنیا میں بھیجے جاوینگے اُن کی اولاد سے تمام روئے زمین میں بموجب زینت الارض من الناس کے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



آباد اور معمور ہوگی اسی طرح جیسے حضرت صدیق اکبر بعد آن کے درجہ بدرجہ سلسلہ خلافت قایم رہے گا۔ دیکھو شیعو تقدیر حق ہے کہ نہیں اگر حق ہے تو نزاع خلافت کیسی۔

کیون جوہر صاحب یہہ وہی ابی ہریرہ ہین جن کو خلیفہ ثانی نے منع کیا تھا کہ جناب رسالتمآب کی حدیثین نہ بیان کیا کرو ورنہ جلا وطنی کی سزا ملیگی اور دوس کے پہاڑون پر پہونچا دیے جاؤ گے بلکہ شاید اسی کی کسر نکالی کہ تغلب مال بحرین کا حیلہ لگا کر ابوہریرہ کو اتنے کوڑے مارے کہ بیچارے کی پشت خون سے تر ہوگئی۔ دیکھو تاریخ ابن کثیر شامی صفحہ ۱۰۹ و کتاب العقد صفحہ ۲۵۔ پس ایسے محدث کا کیا اعتبار جسے خلیفہ ثانی نے جھوٹا کر دیا اور واقعی یہہ حدیث کیا ہے۔ انبیا علیہم السلام کا جھگڑا العوذ باللہ کنجڑے قصایون کی سی لڑائی کہ ایک دوسرے پر خلاف شان و منزلت اتہام والزام قایم کرتا ہے۔ حضرت موسیٰ اپنے جد امجد آدم ابو البشر پر یہہ الزام لگاوین کہ تمہاری ہی جانب سے گناہون کی بنیاد قایم ہوئی اور حضرت آدم کا یہہ عذر کہ جو کچھ ہوا خدا کی جانب سے ہے اس مین کیا قصور نعوذ باللہ انھون نے خدا ہی کو قصوروار ٹھہرایا کہ جو خدا نے چالیس برس پیشتر تقدیر مین لکھ دیا تھا اُس پر مین نے عمل کیا۔

پس معلوم ہوا کہ جو کچھ ہوتا ہے خدا ہی کے حکم سے لہٰذا ابتدائے آدم تا ایندم نہ کوئی گنہگار ہے نہ قصوروار۔ جزا و سزا بہشت دوزخ برا بھلا نیکی بدی سب ندارد شیطان ہامان شداد نمرود فرعون وغیرہ نے جو کیا خدا نے تقدیر مین لکھ دیا تھا اُن کا کیا قصور صالح و طالح مسلمان و مشرک سب برابر ہوگئے۔ ہان خوب یاد آیا اسی تقریر حق پر ابو حنیفہ نے فرمایا ہے کہ ابوبکر و ابلیس کا ایمان برابر ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

چلو قصہ تمام ہوا نہ کچھ نزاع باقی رہی نہ کوئی جھگڑا - دیکھو شیعہ بھی بے قصور ٹھہرے جس طرح ابوبکر کی تقدیر میں ہزارہا برس پیشتر خلافت لکھی تھی اسی طرح شیعوں کی تقدیر میں بھی لاکھوں برس پہلے لکھ دیا گیا تھا کہ وہ ابوبکر کو خلیفہ نہ سمجھیں گے اور انکو غاصب و خائن و خاسر کہا کرینگے اب ناراضی کی کوئی وجہ نہیں -

اور کیوں بیان جو ہر قائل تقدیر برحق جبکہ حضرت آدم نے خدا ہی پر اپنی نافرمانی کا الزام رکھ دیا اور بری ہو گئے تو تین سو برس تک گریہ و زاری و توبہ استغفار کیوں کرتے رہے اور ربنا ظلمنا انفسنا و ان لم تغفر لنا و ترحمنا لنکونن من الخاسرین - کیوں کہا جس کے معنے یہ ہیں کہ اے رب میرے میں نے ظلم کیا اپنے نفس پر یعنے گنہگار ہوا تو مجھے بخشدے اور رحم کریں گناہ کرنے والوں سے ہوں -

**قولہ** اگر مثل دیدار خدا تقدیر سے بھی انکار کرتے ہو تو دوسرا جواب لیجئے -

**اقول** بیشک ہم دونوں باتوں کا انکار کرتے ہیں اور اس خدا کو ہم اپنا خدا نہیں جانتے ہیں جو سب کچھ خود ہی کرے اور انسان کو قصور وار ٹھہرائے اور مثل انسان مجسم ہو کر اپنا دیدار دکھائے -

**قولہ** خدا تعالےٰ نے حضرت رسول خدا کو جن احکام شرعیہ کی تبلیغ پر مامور فرمایا ان کی تعمیل میں آپ نے ڈھیل نہیں کی -

**اقول** بیشک ایسا ہی ہوا خلافت و جانشینی و تحفظ اسلام و ایمان پہلا رکن شرعیہ ہے اس کا انتظام و انصرام خدا پر لازمی امر تھا جیسا امر رسالت -

**قولہ** جن معاملات میں حکم مفصل پہونچا ان کی تبلیغ مفصل کی جن میں مجمل حکم ملا اس کی تبلیغ بھی مجمل کی -

Presented by: Rana Jabir Abbas



**اقول** مفصل و مجمل کی شرح لکھنی تھی امور شرعیہ مفصل ہے پہونچائی جاتے ہیں مجمل جس سے دین خدا کا کارخانہ درہم برہم ہونے کا احتمال تھا۔

**قولہ** بعض مقامات میں حضرت سکوت فرماتے ہیں مثلاً قیامت کا حال۔

**اقول** بے شبہ اس کا علم خدا ہی کو ہے مگر آثار قیامت و حشر و نشر بہشت و دوزخ نکوکار و بدکار کی جزا و سزا وغیرہ سب کچھ حضرت نے مفصل بیان کر دیا ہیں اسی سے قیامت کا حال معلوم ہو سکتا ہے۔

**قولہ** پس یہ سوال بھی حضرات شیعہ بسبب انحراف باطنی نسبت ما ینطق عن الھوی کے اٹھاتے ہیں اور طنز کہ حضرت نے کیوں اس امر کو مجمل رکھا مفصل کیوں نہ بیان کیا۔

**اقول** حضرات شیعہ کا ایمان ہے کہ آنحضرت نے خلافت و جانشینی بعد اپنے بحکم خدا جناب امیر کو بروز خم غدیر بخشی اور مفصل بیان کر دیا ہرگز مجمل نہیں رکھا کیونکہ تبلیغ رسالت اسی پر منحصر تھی۔ تم مجمل کہتے ہو اس لئے پوچھتے ہیں کہ الیسا رکن دین میں کیوں مجمل رکھا گیا اور کیوں نہ مفصل بیان ہوا۔

**قولہ** چند آیات قرآن پاک کی جو صریحاً خلافت بلا فصل حضرت صدیق اکبر پر بطریق حکم مجمل جن کو دانایان با انصاف مفصل قیاس کریں دکھائی جائیں۔

**اقول** بسم اللہ مگر وہ ہی مجمل جو بساقط الاعتبار ہے پھر کیا فائدہ بلا فصل کو ہوگا۔

**قولہ** اول آیت والسابقون الاولون من المہاجرین والانصار الی آخرہ
دوسری آیت محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار الی آخرہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

آیت سویم اذا خرج الذین الیٰ الخ ۵ آیہ غار ۔

**اقول** پہلی آیت مین مہاجرین و انصار دونون شریک ہین کسی کی خصوصیت نہین کیسے باشند پہلے ایمان لایا یا پیچھے سب کی تعریف ہی ۔ مگر ہان یہ البتہ ہے کہ جنھون نے ابتدائے زمانہ رسالت مین اسلام قبول کیا اگر آیہ مین سب سے پیشتر ایمان لانا کہا جاتا تو خاص بات پیدا ہوتی ۔ مگر جب کہ انصار بھی شامل ہین جو عرصہ کے بعد ایمان لائے تو کوئی خصوصیت نہ رہی کیونکہ مہاجر مکہ کے لوگ ہین اور انصار مدینہ کے ۔ جوہر نافہم کہتے ہین کہ اس مین کوئی اشتبہ نہین کہ ابوبکر کو جملہ سابقین پر ترجیح مرجح ہے کیونکہ آپ سب سے پہلے ایمان لائے ۔

ہم کہتے ہین ایمان لانے کا تو ذکر ہی نہین پہلے ہو یا بعد اول گروہ مہاجر و انصار کی نسبت آیہ مین صاف صاف بیان ہے جس مین سب شامل ہوگئے ایک دوسرے پر ترجیح مرجح نہین ہوسکتی تم اپنے تخیلات فاسدہ سے جو چاہو بکو ۔ پس ایسی عام تعریف سے اور خلافت سے کیا تعلق ۔ اگر اس آیہ سے خلافت ہی مراد ہوتی تو ضرور ابوبکر کو بوجہ سابق الاسلام ہونے کے خلافت ملی بعد ازان انصار بھی تو مستحق تھے کیونکہ من المہاجرین والانصار خدا نے فرمایا ہے پس دونون کا پلہ برابر رہا ترجیح و تفضیل کسی کو نہین ہے ۔ اسی لئے تو بیچارے انصار سقیفہ بنی ساعدہ مین روتے چلاتے رہے کہ ایک مہاجر ایک انصار امیر ہو مگر یارون کا جوڑ توڑ چرب زبانی لسانی ان سے کہا گیا کہ قریش کی نسبت امیری کی وصیت ہے وہ سادہ لوح خاموش ہو رہے ۔

جوہر نادان نے مجمع البیان مین ابوبکر کا پہلے ایمان لانا اور ملا فتح اللہ کاشانی کے قول سے جناب امیرؑ کو سابق الاسلام ہونا لکھا ہے گو کہ مجمع البیان مین وہ فقرہ نہین ہے مگر

Presented by: Rana Jabir Abbas



خیر اگر تسلیم بھی کر لیا جاوے تو امر متنازعہ فیہ ٹھہرا شیعہ جناب امیرؑ کو سنی ابوبکر کو سابق الاسلام کہتے ہیں مگر آیہ میں تو سبقت عام ہے خاص نہیں جسمیں انصار بھی داخل ہیں پس یہ آیہ کریمہ ابوبکر کو خلیفہ بلافصل یا باافصل نہیں بنا سکتا۔

دوسری آیت اشداء علی الکفار یہ بھی مشترک ہے حصہ نصیب سب مہاجر و انصار اس میں شامل ہیں کسی کی خصوصیت نہیں ہاں اگر خاص فعل ابوبکر کا ارادہ قتل پدر کافر و باز رکھنا رسول اللہ کا جسے جوہر نے اشداء علی الکفار سے قرار دیا ہے سمجھا جاوے تو یہ دوسری بات ہے مگر بمقابلہ اُن کے جنہوں نے بدر میں خندق میں حنین میں خیبر میں اُحد میں اور کل غزوات میں صدہا کافروں کو فی النار کیا اور عمر ابن عبدود و مرحب جیسے پہلوانوں کو خاک میں ملا دیا معلوم نہیں یہ ارادہ قتل پدر ارباب دانش و صحاب بینش کی نظروں میں کہاں تک وزن رکھے گا۔ ہم تو پکار کر کہتے ہیں مصرع چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔ بہرکیف یہ آیہ کریمہ بھی خلافت کو فائدہ نہیں پہونچا سکتا۔ تیسری آیت اُسکا شان نزول ہم پہلے لکھ آئے ہیں پھر ایک نظر دیکھ لو۔

اب اِن آیات سے بھی جوہر نے قطع تعلق کر کے وہ حدیث خواب جناب رسولؐ مقبول زبانی اُسی ابوہریرہ کے لکھی ہے جس میں کنوئیں سے پانی کھینچنا اونٹوں کو پلانا ترتیب خلافت میں ہے۔ اسے بھی ہم پہلے لکھ چکے ہیں باب خلافت میں۔

اب جوہر نافہم لکھتے ہیں مجمع البحرین نہایت ہی معتبر کتاب شیعہ میں مرقوم ہے کہ جناب امیرؑ نے حضرت رسولؐ خدا سے سنا تھا کہ خلافت بلافصل حق حضرت صدیق کا ہے بعد از ان عمر فاروق و عثمان غنی و علیؑ ابن ابی طالب چنانچہ حضرت امام رضاؑ سے کتاب مذکور میں مروی ہے اور وہ راوی ہیں اپنے آبائے کرام سے اس حدیث سے بخوبی خلافت

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



علی الترتیب ثابت ہوئی مگر اِس امر کو وہی حق تصدیق کر سکتا ہی جس کو اسلام سے بہرہ کافی حاصل ہی۔ نہ وہ کہ محض تعصب کے سبب سے غافل ہی۔

جواب۔ کیون جوہری صاحب وہ حدیث حضرت امام رضاؑ کی کہان ہی۔ اگر مجمع البحرین مین ہی تو اُسے تم نے اپنے رسالہ مین نقل کیون نہین کیا اسکا کیا سبب ہے صرف یہہ کہدینا کہ فلان کتاب مین فلان صاحب نے ایسا فرمایا کافی نہین جب تک حدیث یا قول بلفظہ نہ بیان ہو اور تحقیق اسکی نہ درج کیجاوے ایسا تو ہم بھی کہہ سکتے ہین کہ مشکوٰۃ مین عبداللہ ابن عمر نے روایت کی ہی کہ ابوبکر و عمر و عثمان غاصب خلافت رسولؐ ہین پھر اِس سے کیا فائدہ۔

مجمع البحرین ایک کتاب ہی حال کی تصنیف جس مین شیعہ و سنی کی احادیث نقل کی گئی ہین اور اسی لیئے مجمع البحرین اُسکا نام رکھا گیا ہے یہہ حدیث حضرت امام رضاؑ سے ہرگز اُسمین درج نہین ہی کہ خلافت بلافصل حق ابوبکر و عمر و عثمان ہونا آنحضرتؐ نے فرمایا۔ اگر حق خلافت ہوتا تو آنحضرتؐ حضرت علیؑ و جملہ بنی ہاشم کو وصیت صبر و سکوت و نہ کرنے جنگ و جدال با خلفاء ثلثہ کیون کرتے جیسا تم نے رسالہ خاص احقاق الحق سے تسلیم کیا ہے ہان یہہ ضرور ہے کہ آنحضرتؐ کو بے وفائی و بد اطواری و حق پوشی خلفائے ثلثہ کا علم تھا وقت وفات آپ نے وصیت فرمائی کہ یہہ لوگ خلافت غصب کرینگے تم سکوت و صبر کرنا اُن سے جنگ و جدال نہ کرنا ورنہ ضعفائے اسلام حقیقی تلف ہو جاینگے اور دین خدا برباد ہو گا یہہ وصیت صرف حفاظت مسلمانان ضعیف و تحفظ دین خدا کے لیئے تھی۔ جس پر حضرت علیؑ نے عمل کیا جیسا ہم پہلے لکھ آئے ہین۔



jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



جوہر کج فہم نے حاشیہ پر ایک آیہ لکھا ہے خلاصۃ المنہج سے۔ آمنوا باللہ ورسولہ وھو الذی جعلکم خلائف الارض ورفع بعضکم فوق بعض درجات لیبلوکم فیما اتاکم ان ربک سریع العقاب وانہ لغفور رحیم۔ ترجمہ۔ اے سوسنان زمان خاتم الانبیا شما را خلیفہ ہائے امم گزشتہ گردانید و برداشت بعضے از شما را بر بعضے یعنی فوق درجات و آزمائش کند شما را در شکر و صبر و فقر تحقیق کہ پروردگار زود عقوبت کنندہ است ناسپاسان را و آمرزندہ و مہربان است بر شاکران و صابران۔ یہ خلاصہ تفسیر

اس پر جوہر نافہم کہتے ہیں دیکھو شیعو ملا فتح اللہ کاشانی کا قول فیصل در باب خلافت خلفائے ثلثہ کے کبھی تو بیداد ون کی داد دیا کرو۔

جواب۔ داد اپنے خلفائے ثلثہ سے چاہو جن کی خلافت کے بارے میں اپنے رسالہ اسرار الہدیٰ کے صفحہ ۶۶ میں لکھتے ہو کہ خدا نے تمام کتب سماویہ میں کہیں بھی خلافت یا امامت کو منصوص من اللہ یا اصول دین نہیں فرمایا ہے بلفظہٖ۔ پس اس آیہ کریمہ میں خلافت خلفائے ثلثہ کہاں سے آگئی یہ کتب سماویہ میں داخل ہے یا کتب ارضیہ میں۔

معلوم نہیں کیسی عقل کے آدمی ہو کہ صرف تین سوالوں میں ہزار ہا ناگ و روپ بھرتے ہو اور مطلق نہیں سوچتے کہ ہم کہتے کیا ہیں آخر کچھ تو شرم کرنی چاہیئے۔ تمہاری نیت کا عجب حال ہے جہاں لفظ خلائف الارض دیکھا فوراً رال ٹپک پڑی اور شہد کی سی مکھی خلفائے ثلثہ پر جھپک پڑے۔ یہ آیہ کریمہ انھیں انفاس قدسیہ کی شان میں ہے۔ وعد اللہ الذین آمنوا و ثم جعلنا کم خلائف فی الارض کے مصداق ہیں تم ناحق داد و بیداد کرتے ہو ایسی بیہودہ فریاد کون سنتا ہے۔



Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

اب جوہر کج فہم نے ایک خطبہ جناب امیرؑ کا وقت وفات ابوبکر بہت ہی طول و فضول لکھا ہے جس نے کتاب کے پورے آٹھ صفحے گھیر لیئے ہیں ۔ کہ جب ابوبکر مر گئے مدینہ میں کہرام مچ گیا جناب امیرؑ روتے ہوئے آئے اور نعش کے قریب کھڑے ہو کر یہ خطبہ طولانی فرمایا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ابوبکر کے سوا بعد خدا و رسولؐ دوسرا انسان نہ تھا اور دین خدا کی اشاعت و شریعت محمدیؐ کی اشاعت انہیں کی ذات خاص پر منحصر تھی ورنہ خدا کی خدائی نہ رسول اللہؐ کی رسالت کچھ بھی باقی نہ رہتی ۔ اور اسلام کی بنیاد ہی اکھڑ جاتی ۔ ایک ایک فقرے سے اسی طرح سے اوصاف حمیدہ و صفات پسندیدہ ظاہر ہوتے ہیں

جوہر نے اس خطبے کو نہج البلاغت میں مرقوم ہونا لکھا ہے مگر کتاب الواقعہ ابن سمان عالم اہل سنت سے نقل کر کے تصدیق کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ نہج البلاغت سے ملا لو پس ہم کو سخت تعجب ہے کہ جب نہج البلاغت میں یہ خطبہ موجود ہے تو کتاب الواقع ابن سمان کو درمیان میں لانے کی کیا ضرورت پیش آئی اس سے وہی مثل صادق آتی ہے چور کی داڑھی میں تنکا صاف یہی کیوں نہ کہدیا کہ نہج البلاغت کی نقل ہے ہم نے نہج البلاغت سے مطابق کیا ہرگز لفظ کیا عبارت کجا خطبہ ہی ندارد ہے اور اگر کچھ ہے تو بقول تمہارے صفحہ ۹۲ اسرار الہدیٰ کتب معتبرہ اہلسنت میں رد شمس کا ذرہ برابر بھی اثر نہیں نہ بروایت قوی نہ ضعیف مگر اہل تشیع کی معتبر کتب میں اس قصہ کا مذکور ہے پس اس کا بھی جواب انہیں کے ذمہ ہے اگر زبردستی بھی الزام ناحق اہل سنت کو یہ دیا جاوے کہ شواہد ملا جامی کے معجزات میں مرقوم ہے

Presented by: Rana Jabir Abbas



کہ جناب امیر کے لئے دو بار ردِ شمس ہوا تو اس کا جواب یہہ ہے کہ وہ شیعون کی الحاقی کارروائی ہے کسی مفتری نے موقع پا کر اپنے عقائد پر مکائد کو کتاب موصوف کی پشت پر لگا کر چھپوا دیا ہے۔

کیون جوہر صاحب اگر شیعہ بھی یہہ دعوے کرین کہ اس خطبہ کو جناب امیر کی طرف منسوب کر کے کسی مردود نے نہج البلاغت مین لگا دیا اور چھپوا دیا تو آپ کے نزدیک مسموع ہوگا یا نہین کیونکہ جب آپ ردِ شمس کی روایات کو الحاقی کارروائی شیعون کی قبول کرتے ہین تو اس خطبہ کو بھی سنیون کی الحاقی کارروائی قبول کرنا فرضِ عین ہوگا اور ہر روایت و احادیث کی بابت جو شیعون کے اصول کے خلاف ہین یہی کارروائی تسلیم کرنی پڑے گی کہ سنیونکا جوڑ و پیوند ہے۔

اب ہم آپ سے پوچھتے ہین کہ ابوبکر کی نعش پر کس کس نے اون کی مدح و ثنا مین خطبے پڑہے ہے کیونکہ اور بھی اصحاب باصفا و یاران باوفا موجود تھے۴ چند گھنٹے پیشتر اپنا جانشین و خلیفہ بنا چکے تھے اُنھون نے بھی کچھ مدح و سرائی کی اور عطیہ گران بہا کا شکر ادا کیا یا صرف جناب امیر ہی کو با وصف محرومی خلافت ایسا جوش و خروش آیا کہ ابوبکر کو بعد مرنے کے فلک ہفتمین تک پہونچا دیا۔

۴ خصوصاً عمر خطاب جنھین [illegible] فاروق

واقعی نعش متوفی پر خطبہ خوانی و طلاقت لسانی کا یہہ نیا دستور آپ نے جاری فرمایا غضب تو یہہ ہے کہ جیسے زندگی مین ہمیشہ غاصب و خائن وغیرہ فرمایا کئے اسکے مرنے کے بعد سبھی کچھ آپ نے کہ ڈالا کہ اسلام مین جو کچھ تھے آپ ہی تھے باقی ہیچ۔

ہمیان جوہر ہوشمند آؤ جناب امیر اور ابوبکر غاصب خلافت وغیرہ کی شان مین یہہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



خطبہ فرمائین لا واللہ لا۔ آپ کے خطبات مندرجہ کتب اہل سنت دیکھو آنکھین کھلین۔

اب جوہر خود غرض لکھتے ہین کہ اگر شیعہ اس خطبہ کی تصدیق نہ کرینگے تو گروہ اہل افراط مین داخل ہونگے جیسا نہج البلاغت مین جناب امیرؑ نے فرمایا ہے۔ ترجمہ۔ جناب امیرؑ نے فرمایا کہ دو گروہ میرے لئے ہلاک ہونگے ایک وہ کہ زیادتی کرے میری محبت مین اُس حدتک کہ محبت میری کھینچے ناحق کی طرف دوسرا وہ کہ کمی کرے میری محبت مین اُس حدتک کہ کمی محبت میری کھینچے ناحق کی طرف اور بہتر آدمی وہ ہو کہ افراط و تفریط مین برابر ہو۔ الحمدللہ یہی مذہب اہل سنت کا ہے۔

اس قول مین جناب امیرؑ نے تین گروہ کے عقاید بیان فرمائے ہین اہل افراط سے مراد روافض اہل تفرط سے خوارج اہل توسط سے اہل سنت ہین کہ عدد حب علیؑ و سنی کی مساوی ہین۔

جواب۔ عدد مساوی ہونا اگر دیکھنا ہو تو ایک چھوٹی سی مثنوی برق لامع ہے اُسے دیکھو تب معلوم ہو کہ کس کے عدد کس سے مساوی ہین پہلے ابوبکر و عمر عثمان کے عدد اپنی حب سے مساوی کرو پھر حضرت علیؑ کی حب سے سنی کو مساوی کرنا۔ کیونکہ حب نمبروار چاہیئے اور اگر واقعی حب علیؑ و سنی کے عدد مساوی سمجھ کر ایمان سے بہرہ رکھتے ہو تو غیرونکا تعویز حب گلے سے اُتار پھینکو کیونکہ ایک دل مین دوستی دو شمنی جمع نہین ہوتی۔

ہم سے سنو اہل افراط سے مراد مین نصیری جو علیؑ اللہ کہتے ہین اور اہل تفریط مین اہل سنت جو حضرت علیؑ کی شان و منزلت گھٹا کر چوتھا خلیفہ قرار دیتے ہین متوسط

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

اہل حق ہین جو بعد رسول اللہ حضرت علیؑ کو افضل البشر خیر البشر امام البشر سمجھتے ہین ۔ خدا اور رسولؐ نے جو اُن کے حق مین فرمایا اُس پر ایمان رکھتے ہین ۔ تم نے ایک قول سنا ہوگا جو زبان زد خاص و عام ہے ۔ حضرت علیؑ کو ایک فرقہ نے یہانتک بڑہایا کہ خدا لکھدیا ۔ دوسرے فرقے نے یہانتک گھٹایا کہ خلیفہ چہارم مانا ۔ ابوبکر وغیرہ کو ایک فرقے نے ایسا بڑہایا کہ بعد رسول اللہ خلیفہ سمجھا دوسرے فرقے نے ایسا گھٹایا کہ منافق و غاصب و خائن بلکہ کافر کہا بس اسی پر دارج وحر اتب مناقب و مناصب کا قیاس کرلو دیکھو کسکا پلہ بھاری ہی زمین و آسمان کا فرق دکھائی دیگا ۔

اب جو ہرکچ فہم اہل حدیث نے لکھا ہے کہ شیعون کے جملہ سوالات واہیات تین قسم پر منقسم ہوا کرتے ہین اول جن آیات و احادیث کو اہل سنت درباب فضیلت جناب امیرؑ خلیفہ برحق علی الترتیب بجواب نواصب و خوارج تحریر کرتے ہین اہل تشیع بلا سمجھنے معنی اور مطلب بمقابلہ اہل سنت پیش کرکے حجت لاطائل لاتے ہین ۔ دوسرم جو دلائل معقول اہل سنت درباب خلافت حقہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ بمقابلہ اہل تفریط خوارج و نواصب پیش کرتے ہین اُنھین کو اہل تشیع اہل سنت پر حجت لایعنی لاتے ہین ۔ سوئم اہل تشیع جتنی روایات واہیات مثل کرامات بعید از عقل و نقل دربارہ خلافت بلافصل جناب امیرؑ کے پیش کرتے ہین وہ جز وکل موضوعات و مخترعات رؤسا و علمائے فرقہ سبائیہ سے ہوا کرتے ہین اہل سنت کی کتب معتبرہ مین اُن کا کچھ ذکر نہین اہل سنت کو اُن کی کید عظیم سے بچنا چاہیئے ۔

Presented by: Rana Jabir Abbas



جواب ۔ نواصب و خوارج تم ایسے اہل سنت سب ایک ہی گھاٹ کے پانی پیئے ہو عوارض خلقی میں کچھ فرق نہیں سگ زرد برادر شغال اخوان الشیاطین ۔ شیعہ اہل حق سب کو برابر سمجھتے ہیں نواصب اور خوارج حضرت علیؑ کو بعد ثلثہ الخلفا اور غیر معصوم سمجھتے ہیں اور تم بھی پس تم میں اُن میں کیا فرق رہا لہذا تم سب کے لیئے ایک ہی جواب دیا جاتا ہے ۔ آیات سے احادیث سے اقوال مختلفہ سے ۔

ہاں جو اہل سنت تفضیلیہ و غیرہ حق و باطل میں تمیز کرنے والے ہیں وہ علحدہ ہیں نہ تم سے سنی نہ ہم سے شیعہ پس اُن کی جانب ہمارا روئے خطاب نہیں ہے ۔ افسوس ہے تم اپنے اہل سنت کے گروہ میں اپنے کو سمجھتے ہو لا واللہ لا اس قول سابق میں تم نے حضرت علیؑ کرم اللہ وجہہ لکھا ہے یہ صرف تمہارا کید عظیم ہے ورنہ تمام کتاب دیکھو ادنے ادنے صحابی وغیرہ کو حضرت کے لفظ سے مخاطب کیا ہے مگر حضرت علیؑ کو جناب امیرؑ کے سوا کہیں حضرت سے مناسبت نہیں دی ۔

شیعہ اہل حق کی کتب مناظرہ دیکھو جسقدر حدیثیں اثبات خلافت بلافصل حضرت علیؑ میں پیش کرتے ہیں کل صحاح اہل سنت سے لیتے ہیں کوئی حدیث کوئی بات اپنے یہاں کی کتابوں کی نہیں لکھتے اور لطف یہی ہے کہ دروغ گو را بدیا بد رسانیا اسی مختصر رسالہ کو دیکھ لو کوئی قول کوئی روایت اپنی کتاب کی ہم نے نہیں لکھی برخلاف تمہارے کہ تم نے روضۃ الصفا پر جو ایک مورخ سنی المذہب کی تاریخ ہے اپنی کائنات حصر کی اور اسی کو سرمایہ حیات سمجھکر اول جلول بکتے گئے ابتک کسی سنی نے روضۃ الصفا کو شیعہ کی کتاب نہیں کہا نہ اُس کی روایات بے سروپا افسانے پر لحاظ کیا مگر چونکہ تمہارا ظرف اتنا ہی ہے پس اسی تاریخ کو لے بیٹھے اور لگے اناپ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



شناپ بکنے۔ پہلا مناظرہ مین تاریخ کی کہان گنجائش اور اُس کا کیا اعتبار مگر خیر اگر فریق ثانی کی بھی تاریخ ہو تو کچھ وقعت ہو سکتی ہے نہ کہ اپنے ہی مذہب کی تاریخ پیش نامہ یہہ اُچھل کود۔ اب تم کو چاہیئے کہ کسی سے دریافت کرو مصنف روضۃ الصفا سنی ہے یا شیعہ اور اگر تم کو عقل ہو تو خود ہی اُس کی تحریر تعصب آمیز خیال کر سکتے ہو کہ کوئی عالم یا مورخ شیعہ کا ایسی روایات و افسانے خلاف عقل و نقل لکھے گا۔

معجزات و کرامات حضرت علیؑ و ائمہ ہدا علیہم الصلواۃ والسلام اہل سنت کی صدہا کتابون مین ہزارہا درج ہین اُن کو تم ہین موضوعات و مخترعات سمجھو اور اہل سنت کیون منکر ہونگے معجزات انکے بقول تمہارے کار روائی الحاقی شیعون کی ہو گی۔

کیون صاحب عمر خطاب کی کرامات تو بسند دلائل النبوۃ اور مالک موطا و اخبار مشورہ تسلیم کیئے جاوین اور حضرت علیؑ کے معجزات موضوعات سمجھے جاوین

مصرع بدین عقل و دانش بباید گریست۔

اصل یہہ ہے کہ تم شیعہ سے سنی کیا ہوئے اسلام و ایمان کو رخصت کردیا اور تمام کتب اہل سنت پہ پانی پھیر دیا ؎ بدنام کنندہ نکو نامے چند۔

دیکھو مختصر فتوحات مکیہ شعرانے نے لکھا ہے محی الدین عربی کی دختر یکسالہ نے ان مسائل سخت کا جواب دیا جس مین خلیفہ دوم سا عالم و مجتہد حیران رہا طرہ یہہ کہ وہ دختر جس زمانہ مین اپنی مادر کے شکم مین تھی اُس کی مان کو چھینک آئی الحمد للہ کہا تو اندرون شکم سے یرحمک اللہ کی آواز آئی حاضرین نے سنا۔ خیاب انیس مظہر العجائب والغرائب

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



کے معجزات و کرامات کا مجھ انکار اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔

اب جو یہ ہے نے اپنے ہم مشربوں نواصب کے ہمزبان ہو کر چند اعتراضات حضرت علی کے حال و قال پر کیے ہیں اور کسی کتاب سے دیکھکر ٹوٹے پھوٹے جواب بھی اہل سنت کی طرف سے دیئے ہیں اور شیعوں سے طالب سوال ہیں۔

خود ہی کہتے ہیں کہ شریف مرتضیٰ علیہ الرحمہ نے تنزیہ الانبیا میں ان سوالات کے جواب خراب لکھے ہیں بلکہ بقول آپ کے تیرہ سو برس بعد ان اعتراضات کے جواب آپ نے لکھے ورنہ کسی سے ان کے جواب کیوں دیئے گئے بلکہ غیر ممکن تھے۔

سبحان اللہ یہ اعتراض ایسے ہی ہیں جن کے جوابات سوائے آپ کے اتنی مدت تک کسی سے ہوئے ہی نہیں۔

کتابیں دیکھو ایک ایک سوال کے سو سو جواب دیئے گئے ہیں تنزیہ الانبیا میں جو جواب درج ہیں اونسے بڑھ کر ممکن ہی نہیں۔ جناب علم الہدیٰ نے اعجاز اسد اللہی دکھایا ہے اور نواصب مردود و ملعون کو قعر جہنم تک پہونچایا ہے تم کیا ہو کیا پدی کیا پدی کا شوربہ تم کو علمائے فریقین کے کلام کی کیا قدر اور کیا فہم مولوی جہانگیر خان شکوہ آبادی نے لکھا ہے کہ منشی صاحب نے حق تالیف اسرار الہدیٰ مجھے دیا ہے پس اگر تم کو کچھ بھی شعر کا مادہ ہوتا تو منشی کیوں کہلاتے خدا کی شان لکھو تیرہ ہیں نام محمد فاضل۔

خلاصہ یہ کہ ان اعتراضات شیطانی کے صدہا جواب ہو چکے ہیں جسے دیکھنا منظور ہو تنزیہ الانبیا وغیرہ میں دیکھ لے اور ہم کو معلوم ہے کہ ایک صاحب ذی علم اسرار الہدیٰ کا ادھر جواب لکھ رہے ہیں منتظر باید بود۔



Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



ہماری اس مختصر تحریر میں اسقدر گنجائش نہیں اور تحصیل حاصل بھی ہے۔

ہزار ہا برس سے مناظرہ کا میدان وسیع ہو رہا ہے مخالف نے ایک سوال کیا اہل حق کی جانب سے سو جواب دیئے گئے اب تک کوئی کتاب کوئی رسالہ کوئی قول اہلسنت کا ایسا نہیں ہوا جس کے دس بیس جواب نہ ہو گئے ہوں پس ان اعتراضات مردود و مطرود کی کیا بساط ہے۔

دہریئے خدا کے وجود کا سوال کرتے ہیں۔

نیچریئے وجود شیطان و فرشتگان مقربین کے قائل نہیں۔ حضرت عیسےٰ کو بے باپ کا پیدا ہونا نہیں خیال کرتے۔

یہودی نعوذ باللہ منہا حضرت عیسےٰ کی شان میں کیا کیا کفر بکتے ہیں۔ عیسائی آنحضرت کی رسالت و نبوت میں نعوذ باللہ منہا داغ لگاتے ہیں انواع اقسام کے اتہام و الزام قایم کرتے ہیں۔

وہابی حضرت رسول اللہ کو معاذ اللہ منہا خدا کے مقابلہ میں ایک چمار سے مناسبت و مشابہت دیتے ہیں ان کی شفاعت کے منکر ان کی حیات ابدی سے انکار آنکے روضہ مقدسہ کو صنم اکبر جانتے ہیں ان کی تعظیم و تکریم کو نہیں مانتے۔ ویسا ہی نواصب و خوارج اور ان کے ہم مشرب و ہمزبان حضرت علیؑ پر اعتراضات بیجا و ناروا کرتے ہیں۔

سنیان جو ہیں کہ انھوں نے تمام معصیت و مخلوق کا مرکز و منبع خدا ہی کو قرار دیا نعوذ باللہ اور لگے تقدیر برحق کی ہانک لگانے۔

اب ہم سے چند اعتراض عجیبہ و واقعات غریبہ جو صحاح معتمد اہل سنت میں مسطور ہیں سنو اور جواب دو۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



سیان ابوحنیفہ ہیں جو کہتے ہیں ۔ ایمان وہ چیز ہے نہ گھٹے نہ بڑھے ہے اسی لیئے ایمان ابوبکر و ابلیس برابر ہے ۔

عمر خطاب ہیں کہ جنہوں نے معاملہ قرطاس میں رسول اللہ کو ہذیان بکنا کہدیا اور ابوحنیفہ نے انہیں جناب حضرت خلیفہ ثانی کو ہذیان سے نسبت دی ۔

صلح حدیبیہ میں باعلان نبوت میں شک کیا کہ آج کا سا شک کبھی نہیں ہوا ۔

بی بی عائشہ ہیں جنہوں نے عثمان بن عفان کی نسبت فرمایا ۔ اقتلو النعثل ۔

معاویہ صاحب ہیں جنہوں نے ابوبکر و عمر کو غاصب خلافت محمدؐ بن ابوبکر کے خط میں تحریر کر دیا ۔ بی بی عائشہ ہیں جو صف جنگ جمل میں حاضر ہو کر حضرت علیؑ سے جدال پر تل گئیں اور لڑیں یہانتک کہ مخذول ہوئیں ۔

عثمان بن عفان ہیں جنہوں نے اپنے ارتداد سے توبہ کر کے تحریری توبہ نامہ صحابہ رسولؐ خدا کو لکھدیا اور پھر بھی اُسپر قائم نہ رہے ۔

سفیان ثوری عالم اہل سنت ہیں جنہوں نے ابوحنیفہ کی نسبت لکھدیا کہ یہ شخص دین کو ٹکڑے ٹکڑے کرتا تھا ۔ خوب ہوا مر گیا ۔ ایسا منحوس شوم اسلام میں پیدا نہیں ہوا ۔

حمیدی اُستاد بخاری نے ابوحنیفہ کی نسبت صاف کفر کا فتویٰ دیا ۔

امام غزالی نے علے الاعلان فتویٰ دیا کہ ابوحنیفہ نے شریعت کو اُلٹ دیا اور زیر و زبر کر دیا ہے ۔

علامہ خطیب نے صاف کہدیا کہ ابوحنیفہ دجال ہے ۔

پیر دستگیر غوث اعظم نے فرمایا کہ ابوحنیفہ کافر ہے ۔ گمراہ ہے جہنمی ہے ۔

وہی ابوحنیفہ ہیں جنہوں نے کہا احادیث نبویؐ کو نعوذ باللہ سوئر کی دم سے چھیل ڈالو

شیخ عبدالحق محدث دہلوی تکمیل الایمان میں فرماتے ہیں ابوبکر اذل البطن قریش ہیں ۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas



خالد بن ولید خلیفہ ثانی کو اعیبس بن حنتمہ کہا کیے۔

خولہ بنت حکیم صحابیہ نے عمر خطاب کو کہتی رہیں عمیر سے عمر ہوا اور عمر سے امیر المومنین ہوا اب خدا سے ڈر۔

حضرت عباس انہیں خلیفہ صاحب کی نسبت فرمایا کہ اعضت اللہ بنظر الثث۔

خود خلیفہ ثانی اپنے نسب سے لاعلمی ظاہر کرتے رہے۔ یہ سب امور ہم پہلے بحوالہ کتب اہل سنت لکھ چکے ہیں اور ہزاروں مطاعن و معائب ہیں جن سے کتابیں بھری ہیں ہم کہاں تک لکھیں۔ ہمارے ناظرین رسالہ کو خیال ہوگا کہ آیا وہ کس قسم کے اعتراضات ہیں جو نواصب و عمریہ نے ہم پر کیے ہیں جن کا جواب آج تک نہیں ہوا۔ لہذا مختصر الفاظ میں ہم لکھے دیتے ہیں ملاحظہ ہوں۔

اول جناب امیر نے تمام مال و متاع اسلحہ وغیرہ حضرت عثمان خلیفہ برحق پر تصرف ناجائز کیا۔ حالانکہ مال مسلمان پر شرعاً و عرفاً تصرف جائز نہیں۔

ورثائے عثمان نے جبکہ دعوے کیا تو فوراً دیتے خود خورد برد نہ کر جاتے۔ یہ تصرف باعث گناہ کبیرہ کا ہوا۔ اور مرتکب کبیرہ لائق امامت نہیں ہو سکتا۔

جواب۔ یہ مال عثمان کا ترکہ عدو پدر نہ تھا بلکہ بیت المال کا مال تھا اس پر خلیفہ برحق کو تصرف جائز تھا ورثائے عثمان نے جھوٹا دعوے کیا ان کو کیونکر مل سکتا تھا۔ ایسا ہی عمر خطاب نے بعد وفات ابوبکر و عثمان نے بعد انتقال عمر خطاب عمل کیا یہ جواب ہی جو ہم کا جسے ہم بھی تسلیم کرتے ہیں نہ اس وجہ سے کہ عمر و عثمان نے ایسا کیا بلکہ جس طرح خلافت خداداد پر قابض ہوئے ویسا ہی اس مال میں بھی کسی نظیر کی ضرورت نہیں ہر عہد میں خلافت و بیت المال کے جناب امیر ہی مستحق تھے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



مگر غصب و جبر و تعدی کا کیا علاج ۔ صبر و سکوت کا حکم تھا اُس پر عامل رہے ۔

دوسرے اولاد امہات کے مسائل میں جناب امیرؑ نے مذاہب مختلفہ اختیار کیے ایک حالت پر قائم نہ رہے اول آپ بیع اولاد امہات کے قائل رہے زمانہ خلافت عمر بن خطاب میں جب باجماع اصحاب بطلان بیع الاولاد امہات پر زور رہا تو آنجناب بھی اُس اجماع میں شامل ہو گئے ۔ بعدہٗ اپنے عہد خلافت میں جواز بیع کا فتوے دیا۔ اس پر قاضی شریح نے اعتراض کیا تیری رائے جماعت کے ساتھ پسندیدہ تر ہے تیری اکیلی رائے سے اور خود بھی جناب کا قول ہے ۔ تحقیق ہاتھ اللہ کا جماعت پر اور جماعت کی مخالفت پر خدا کا غضب ہے ۔ نیز کلام مجید میں یہ فقرہ ہے ومن یتبع غیر سبیل المومنین سے اطاعت چاہیے غیر راہ مومنین کے ۔ پس مخالفت اجماع کبیرہ ہے ۔

جواب ۔ جناب امیرؑ خلیفہ برحق سے فی وقت من الاوقات مجتہد مطلق تھے اس لیے آپکو اجتہاد فرمانا اور فتوے دینا درست ہوا اسی طرح خلفائے ثلثہ نے بھی اکثر معاملات میں عمل کیا ہے ۔ اور اجماع زمانہ خلافت عمر خطاب قطعی نہ تھا بلکہ ظنی و سکوتی تھا۔ پس باتفاق اصولیین مخالفت اجماع ظنی و سکوتی جائز ہے اور جبکہ باقرار نواصب جناب امیرؑ بھی اجماع میں داخل تھے اور اُس سے مخالفت کی تو اجماع بالاجماع متغیر ہوا اور درصورت تغیر قابلیت حجت کی نہیں رکھتا ۔

ہم اس جواب سے اتفاق نہیں کرتے جناب امیرؑ کا اس مسئلہ میں جو پہلا فتوے تھا وہی تا دم حیات ۔ عمر خطاب کے وقت میں جو بطلان بیع اولاد امہات پر اجماع ہوا وہ بالکل ناجائز خلاف شریعت اُن کی خود پسندی و خود آرائی سے خود ایجاد میں کیا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



ہیں چونکہ منجملہ اُن کے ایک یہ بھی جناب امیر کیوں ایسی بیہودہ ایجادوں میں شریک ہونے لگے۔ عمر خطاب کے عہد میں جناب امیر قاضی نہ تھے مفتی نہ تھے نہ اُن کی رائے پر قضایا کا فصل منحصر تھا پھر کیونکر ثابت ہوا کہ اس مسئلہ کی ایجاد میں آپ اجماع کے شامل ہو گئے ہاں اگر کوئی فتوے اُس عہد کا کہا ہوتا جس سے ثابت ہوتا کہ اب اجماع باطلہ سے متفق ہوئے۔ یہ قول جناب امیر کا تحقیق ہا تھم اللہ کا جماعت پر ہے الے آخرہ۔ کس کتاب میں درج ہے۔ اور اُس کا کیا ثبوت ہے کہ آپ ہی کا قول ہے۔ ہرگز یہ قول آپ کا نہیں ہے۔ صرف اجماع وجماعت صحیح و جائز ہونے کو یہ قول آپ کا سفت ریوں نے بنا لیا ورنہ اجماع خلافت ہے کو آپ ہمیشہ باطل و ناجائز سمجھا کئے۔ تو اور مسائل میں اجماع کی کیا وقعت ہو گی باطل پر صدہا اجماع ہوا کئے مگر آپ نے حق کو چھوڑا اور باطل کا ساتھ نہ دیا کلام مجید کا فقرہ بجز طریقہ مومنین غیر کی تبعیت سچا ہی درست و بجا ہے اسی پر جناب امیر نے عمل کیا۔ دیکھو حدیثین بخاری و مسلم حق ساتھ علی کے ہے اور علی ساتھ حق کے۔ قرآن ساتھ علی کے ہے اور علی ساتھ قرآن کے۔

ہم آپ سے پوچھتے ہیں کہ رسول اللہ و ابوبکر کے عہد میں بیع اولاد امہات کا جواز تھا۔ عمر خطاب کے عہد میں اُس کے بطلان پر کیوں اجماع ہوا آیا بجز کج رائی و خود پسندی کے اور کوئی بات تھی۔ حضرت علی نے اپنے عہد مبارک میں وہی جواز قائم رکھا جو رسول اللہ کے زمانہ میں تھا۔ قاضی شریح مردود لاکھ چیخے پکارے اُس کی کیا اصل کہ اعتراض کرتا وہ کون تھا خلیفہ وقت پر انحصار فصل قضایا تھا یا قاضی و مفتی پر یہ سب مکاری و جعلسازی نواصب مردود اور اُن کے ہمزبان مطرودی کی ہے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



جناب امیرؑ کا قول و فعل طرز معاشرت رفتار گفتار سب کچھ ابتدا سے انتہا تک ایک رہی۔

تیسرا جناب امیرؑ نے مسئلہ توریث جدین احکام مختلفہ جاری فرمائے ایک حالت پر قائم نہ رہے حالانکہ خود ہی جناب کا قول ہے۔

ترجمہ جو شخص ارادہ کرے کہ در آوے درمیان دوزخ کے پس چاہیئے کہ وہ کلام کرے مسئلہ جدین۔

جواب جو امر واقعی ہے یہ ہے کہ اس مسئلہ میں بہت بڑا اختلاف تھا نہ یہ مسئلہ خلفائے ثلثہ کے زمانہ میں طے ہوا۔ نہ جناب امیرؑ کے چنانچہ اس مسئلہ کی بہت بڑی بحث درباب توریث جد ابوبکر و زید بن ثابت زمانہ عمر خطاب میں ہوئی۔ مگر تصفیہ کلی نہیں ہوا۔ پس در صورت اختلاف مجتہدین مجتہد وقت اپنے اجتہاد کو جاری کرے تو نقصان کیا ہے۔ اور یہ فرمانا آپ کا کہ جو شخص ارادہ کرے کہ در آوے دوزخ میں الخ یہ از راہ احتیاط تھا کیونکہ اس مسئلہ میں کوئی نص قطعی نہ تھی کہ اس پر حکم کیا جاوے اور جب کسی مسئلہ میں آیت یا حدیث نہیں ملتی تو قیاس کو دخل دیا جاتا ہے ہم کو اس جواب سے اتفاق نہیں ہے۔

اول تو احکام مختلفہ لکھنا چاہیئے کہ جناب امیرؑ نے اس مسئلہ میں ایک حالت پر قیام نہ کیا۔

دوئم اس قول کی صداقت کہ مسئلہ جدین کلام کرنا دوزخ کے داخلہ کا ارادہ کرنا ہے۔ کیونکہ یہ مسئلہ ایک ایسا شدید الاجتہاد و مسکت نہیں ہے جس کے لئے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



جناب امیرؑ نے ایسا فرمایا۔ خلفائے ثلٰثہ کے عہد مین جاہلیت و کج رائے و قیاس پر زیادہ عمل تھا اس لیئے بحثین ہوئی ہونگی اور مسئلہ نہ طے پایا ہوگا مگر جناب امیرؑ نے اپنے عہد مبارک مین دودھ اور پانی الگ کردیا کوئی بحث باقی نہ رہی۔ اس مسئلہ کی کیا حقیقت تھی جو طے نہ پاتا۔ دیکھو تنزیہہ الانبیا و دیگر کتب فقہ شیعیان اہل بیت اطہار۔

ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ مین ابو البختری سے روایت ہے کہ ہم سے علیؑ نے بیان کیا کہ مجھے رسولؐ خدا نے یمن کی طرف بھیجا اور مین جوان تھا۔ مین نے عرض کیا کہ اے رسولؐ خدا آپ مجھے ایک قوم پر بھیجتے ہین کہ مین اُن مین فصل قضایا کردن مین نوجوان آدمی ہون۔ حضرتؐ نے فرمایا آؤ میرے پاس آؤ مین آپ کے قریب گیا آپ نے میرے سینہ پہ ہاتھ پھیر کر فرمایا بار خدا علیؑ کے سینہ کو ہدایت سے بھر دے اور اُس کی زبان کو ثابت رکھ۔ علیؑ فرماتے ہین اس کے بعد پھر مین نے دو شخصون کے فیصلے مین کبھی شک نہین کیا اسی حدیث کی تفسیر مین لکھا ہے۔ ایک شخص کو عمر بن خطاب کے پاس لوگ لائے عمرؓ نے اُس سے پوچھا کیف اصبحت اُس نے جواب دیا اصبحت احب الفتنة واکرہ الحق واصدق الیہود والنصاریٰ واومن بما لم اراہ واقر بما لم یخلق۔ اس کلام سے لوگون کو حیرت ہوئی اور کسی کے ذہن مین اس کے معنے نہ گذرے۔ عمر خطاب نے حضرت علیؑ کو بلایا آپ نے اس کا یہ کلام سنکر فرمایا یہہ سچ کہتا ہے۔ بیشک یہہ دوستدار فتنہ ہے۔ چنانچہ حق تعالےٰ فرماتا ہے۔ انما اموالکم واولادکم فتنة۔ یعنے تمہارے مال واولاد فتنہ ہین اور حق یعنی موت کو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



مکروہ و برا جانتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وجاءت سکرت الموت بالحق ذالک ما کنت منہ تحید۔

یعنی بیہوشی موت کی حق کے ساتھ آئی یہہ وہ چیز ہے جس سے تو کترا تا تھا اور یہہ شخص مصداق اہل کتاب ہے قال اللہ تعالےٰ وقالت الیہود لیست النصاریٰ علی شیٔ وقالت النصاریٰ لیست الیہود علی شیٔ۔ یہود نے کہا نصاریٰ کسی دین پر نہیں اور نصاریٰ نے کہا یہودی دین پر نہیں حالانکہ وہ سب کے سب کتاب پڑھتے ہیں شیخ صاحب بخوبی جانتے ہیں یعنی اللہ پر ایمان رکھتا ہے اور اُس ذات وحدہ لاشریک کو بن دیکھے مانتا ہے اور قرآن غیر مخلوق ہے یعنے بنقر شفاعت و معاد ہے۔ حضرت ثانی کی یہہ گفتگو سنکر عمر خطاب نے کہا پناہ مانگتا ہوں خدا سے اُس دن کے لیے جسمین علیؑ نہون۔

سعید ابن المسیب کہتے ہین عمر خطاب اکثر کہا کرتے اللھم لا تبقنی لمعضلۃ لیس لھا ابو الحسن۔ یعنے خداوندا اُس زمانہ سے پناہ مانگتا ہون جسمین علیؑ نہون۔

کیون جوہر صاحب جس کا سینہ بدعائے رسول اللہ نور ہدایت سے معمور۔ اور زبان حق سے مماثلت و مناسبت کلی رکھتی ہو اور خلیفہ ثانی کے عہد مین ایسے مسئلہ لاینحل کا انکشاف و اسرار نہانی کا اظہار ہو اُس سے مسئلہ توریث جد مین اختلاف ہو۔ لا واللہ لا۔ یہہ محض کید عظیم اخوان الشیاطین ہے۔

ترمذی مین ابن سعد سے روایت ہے کہ کسی نے حضرت علیؑ سے پوچھا کیا وجہ ہے آپ حدیث کرنے مین سب سے زائد ہین۔ جواب دیا کہ جب مین رسول خدا



Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



سے پوچھتا تب بھی آپ جواب دیتے اور جب نہ پوچھتا تب بھی آنحضرت ابتدا فرماتے۔

ابو ہریرہ کہتے ہیں عمر خطاب فرمایا کرتے کہ علی کے مثل کوئی قاضی نہیں ابن مسعود کہتے ہیں مدینہ والوں میں سب سے زائد قاضی حضرت علی تھے ابن عباس فرماتے ہیں جب ہمیں کوئی ثقہ حضرت علی سے حدیث کرتا تو ہمکو عذر نہ ہوتا۔

سعید ابن المسیب کہتے ہیں اس مشکل قضیہ میں جسمیں علی نہوتے عمر خطاب اللہ سے پناہ مانگتے تھے۔ سعید بن المسیب کہتے ہیں کہ حضرت علی کے سوا صحابہ میں الیسا نہ تھا جو سلونی کہتا ہو یعنے مجھ سے پوچھو ابن عساکر ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں سارے مدینہ والوں میں سے علم فرائض میں دانا تر اور قاضی علی ابن ابی طالب تھے۔

چوتھا جناب امیر نے ایک زندیق کو آگ میں جلوا دیا۔ اس قصہ کو شریف مرتضے نے تنزیہہ الانبیا والائمہ میں لکھا ہے۔

ترجمہ تحقیق جناب امیر نے ایک شخص کو آگ میں جلا دیا۔ جس نے لونڈی کے ساتھ اغلام کیا تھا۔ حالانکہ حدیث متفق علیہ میں سخت ممانعت ہے۔ قال رسول اللہ لا تعذبوا بعذاب الناس۔ نہ عذاب کرو کسی پر آگ کا۔ پس جناب امیر نے صریح خلاف حدیث عمل درآمد کیا۔

جواب۔ واقعی جناب امیر نے زندیق لوطی کو اپنے حکم سے جلوا دیا سبب یہہ ہے کہ جناب کو یہہ حدیث معلوم نہ تھی جب یہہ حدیث پہونچی اپنے سہو پر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



ندامت فرمائی ۔ مجتہد باوجود خطا کے بھی صواب کا مستحق ہوتا ہے اور انسان خطا و نسیان سے مرکب ہے ۔

ابوبکر کو بھی میراث جدہ معلوم نہ تھا ۔ مغیرہ بن شعبہ و محمد بن مسلمہ سے سنکر آپ نے حکم میراث جاری کیا ۔

ہم کہتے ہیں یہہ جواب جو بہر کا صرف پردہ داری ابوبکر کے لیئے ہے کہ وہ میراث جدہ سے لاعلم تھے ۔ تعجب ہے جو اعلم الناس باب مدینہ علم نبوت ہو اور بقول مخبر صادق قرآن کا ہمراز و ہمدم و ہمنفس ہو اُسے تیس سال تک حدیث نبویؐ سے لاعلمی رہے یہہ ممکن نہیں اور عقل بشر ہرگز قبول نہیں کر سکتی ۔ اگر یہہ حدیث عذاب نار کی صحیح ہوتی تو ضرور آپ اُسی پر عمل کرتے کیونکہ آپ سے زیادہ قرآن و احادیث صحیحہ کا واقف کار کون ہو سکتا ہے ۔ پس ظاہر ہے کہ یہہ حدیث موضوعی بعد خلافت جناب امیرؑ عہد بنی امیہ میں صرف الزام دہی کے واسطے بنالی گئی ۔ حدیث سنکر اپنے سہو سے ندامت فرمانا کس کتاب میں لکھا ہے کچھ بھی تو حوالہ دینا تھا ایسی اول جلول باتیں بک دینا بجز مجذوبانہ بڑ کے اور کیا سمجھا جاوے دعوے بے دلیل قبول خرد نہیں ۔

جو سزا جناب امیرؑ نے دی بہت ہی بجا اور مطابق شریعت خدا و رسولؐ ہے ۔ تمہارا سچ تو تب ظاہر ہوتا کہ جہاں جناب علم الہدا نے زندیق لوطی کو جلانا تنزیہ الانبیا میں تحریر فرمایا ہے وہاں جواب اور دلائل معقول بھی لکھے ہیں اُن میں سے کچھ بھی لکھتے تو راست و دروغ معلوم ہو جاتا مگر نواصب اور تم کو صرف اعتراض عذاب نار کا ہے اور بیہیا خستہ دل کڑھتا ہے کیا کھیئے زمانہ ماسبق میں جناب امیرؑ کو صبر و سکوت کی ہدایت تھی ورنہ بڑے بڑے ریشائیل پیر نابالغ اس مرض میں مبتلا تھے وہ بھی جلا کر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas



راکھ کا ڈھیر کر دیئے جاتے۔

صراح و غیاث اللغات وغیرہ دیکھو اس فعل کو علت مشایخ سے مناسبت دیتی ہے بلکہ اصلی معنے ہی علت مشایخ کے لکھدیئے ہیں۔

چونکہ بنی عباسیہ کے زمانہ میں عورتوں کے ساتھ لواطہ کرنا زمعد رائج تھا اسواسطے محدثین اہلسنت نے یہہ روایت بنائی کہ آیہ نساءکم حرث لکم اسی بارے میں نازل ہوا کہ عورتوں کی دُبر میں جماع کرو جسکی قباحت پر متنبہ ہوکر متاخرین نے صحیح بخاری وغیرہ سے لفظ دبر کو نکالدیا۔ مگر ابوحنیفہ نے عام فتوے دیدیا کہ عورتوں کے ساتھ لواطہ جائز ہے اور اوس کی کوئی اصلاح بھی نہ کرسکا چنانچہ امام طحاوی شرح معانی الآثار میں لکھتے ہیں کہ کہا عبدالرحمن بن قاسم نے میں نے کسی ایسے شخص کو جو قابل اقتدا ہو امر دین میں ایسا نپایا جو اس میں شک کرتا ہو کہ عورتوں کی دبر میں وطی کرنا حلال ہے بعد اُس کے اسی آیت کی تلاوت کی اور کہا کہ اب اس سے بڑھ کر کونسی آیت صاف ہوگی اور عینی شرح ہدایہ میں لکھتے ہیں کہ اگر وطی کرے اپنے غلام کی دبر میں یا لونڈی کی دبر میں یا عورت کی دبر میں تو اُس پر حد نہیں۔ اور اس میں کسی کو اختلاف نہیں

لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

پانچوان جناب امیر نے ایک شرابی پر حد شرع جاری کی اور وہ مرگیا تو آپ نے اسکے ورثا کو دیت عطا کی۔ پس جناب کو اپنی رائے پر شبہہ ہوا جو ورثا متوفی کو دیت دی۔

جواب۔ دیت ورثا کو بنظر احتیاط دی نہ از راہ شک اگر شک ہی ہوتا تو حد کیون جاری فرماتے پس احتیاط فرمانا باعث کمال تقوے ہے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



اُولٰئک هم المتقون خیر ھی صحیح۔

چھٹا۔ جناب امیرؑ نے ولید بن عقبہ کے صرف چالیس کہ نصف حد ہے دُرّے لگوا کر بپاس قرابت عثمان چھوڑ دیا۔ حالانکہ یہہ فعل مخالف کتاب اللہ و سنت ہوا۔

جواب۔ اس لیئے نصف حد جاری کی کہ ایک شاہد نے شراب پینے کی دھمکی نے قے کرنے کی شہادت دی پینا نہ پینا برابر ہوا پس نہ مخالفت کتاب اللہ نہ رعایت رشتہ داری عثمان۔

ساتواں۔ ایک مجرم نے اپنے جرم سے اقرار کیا اور اپنے اوپر حد جاری ہونیکی درخواست کی مگر جناب امیرؑ نے بغیر قصاص چھوڑ دیا۔

جواب جوہر۔ مقتول کے ورثا نے اُس مجرم پر قصاص نہ چاہا جناب نے اپنی رائے سے مجرم کو نہیں چھوڑا۔

آٹھواں۔ مولاۃ حاطب کو سنگسار کیا حالانکہ وہ لونڈی تھی جس پر رجم نہیں۔

جواب جوہر۔ حاطب نے لونڈی کو آزاد کر دیا تھا۔ پس آزاد پر حد جاری کیا جانا شرع شریف میں جائز ہے۔

نواں۔ ایک چور کی بجائے ہاتھ کے اونگلیاں خنجر سے کٹوا دیں۔

جواب جوہر۔ یہہ قصور جلاد کا تھا جو حکم کو اچھی طرح نہ سمجھا۔

دسواں۔ جناب امیرؑ نے بچوں کی شہادت منظور کی حالانکہ نصّ قرآن کے خلاف ہے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



جواب جوہر۔ وہ بچون کا سا حال تھا اور بوڑھا و جوان کوئی واقف کار نہ تھا۔

گیارہوان۔ ایک دو چشم نے یک چشم کی آنکھ پھوڑ ڈالی قصاص مین ظالم کی دونو آنکھین پھوڑنے کا حکم دیا گیا۔

جواب جوہر۔ مظلوم یک چشم کی آنکھ حکم دو آنکھ کا رکھتی تھی۔

بارہوان۔ جناب امیرؑ نے حد سرقہ ایک نابالغ بچہ پر جاری کی حالانکہ وہ مرفوع القلم ہین۔

جواب جوہر۔ تادیباً و تنبیہاً ایسی سزا جائز ہے۔

تیرہوان۔ ایک چور نے حضور مین جناب امیرؑ کے حاضر ہوکر جرم کا اقرار کیا۔ اور حد جاری ہونے کی درخواست کی۔ جناب نے بغیر قصاص کے چھوڑ دیا۔ گناہ کبیرہ کے مرتکب ہوئے۔

جواب جوہر۔ اسکا ذکر کتب اہل سنت مین نہین ابن بابویہ قمی شیعہ نے اپنی کتاب مستند مین لکھا ہے شیعون سے جواب لینا چاہیئے۔

ابن بابویہ قمی علیہ الرحمۃ نے جہان یہہ حال لکھا ہے وہان وجوہ رہائی بھی درج کیئے ہین۔ انکو تم نے کیون ترک کیا۔ مقر بجرم فاتر العقل تھا کوئی مدعی نہ تھا کوئی مال چوری نہ گیا تھا پس کیونکر سزا ہوتی۔

چودہوان۔ نجاشی حارثی شاعر کو لوگ جناب امیرؑ کے روبرو پکڑ لائے جس نے رمضان المبارک مین شراب پی تھی آپ نے حد سے بیس درّے زیادہ لگوائے حد الٰہی مین زیادتی کی۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



جواب جوہر - اِس روایت کو بھی ابن بابویہ قمی نے لکھا ہے شیعون پر جواب دہی فرض ہے - مگر رمضان کی حرمت سمجھکر جناب امیرؑ نے بیس درّے زیادہ لگوا دیئے ہونگے مگر یہہ بات محض لغو ہے اور جناب امیرؑ کی ہجو -

ہم کہتے ہین ابن بابویہ علیہ الرحمۃ نے قول نواصب کی نقل کرکے جواب لکھا ہے کہ انکا اعتراض زیادتی دُرّونکا محض بے جا ہے اور اتہام - جناب امیرؑ نے حکم الٰہی کے مطابق سزا دی ہے -

پندرہوان - جناب امیرؑ نے دعوی الوہیت کیا جیسا کتب سنّی و شیعہ مین مرقوم ہے الست بربکم وان انشی الارواح وانا حی لا یموت پس جناب دائرہ اسلام سے خارج ہوئے

جواب جوہر - یہہ قول نواصب کا محض خلاف ہے اس کا مذکور کتب معتبرہ اہل سنت مین مطلق نہین اور نہ کوئی سنی المذہب اسبات کا معتقد ہے کہ جناب امیرؑ نے کلمۂ شرک اپنی زبان مبارک سے فرمایا ہو - ہان اس قسم کے عقائد پر کائد البتہ ابن سبا کے چیلون نے اپنی کتب مستندہ مین درج کیئے ہین پس اسکا جواب بھی فرقہ عبد السبابہ کے ہی ذمہ ہوگا - اگر بفرض محال یہہ اتہام تسلیم بھی کر لیا جاوے تو اہلسنت کی طرف سے یہہ جواب قرین مصلحت ہوگا کہ اکثر یہہ حالت اولیائے کرام و صوفیان عظام پر طاری و ساری ہوا کرتی ہے چنانچہ حدیث متفق علیہ مین واقع ہے - انت عبدی و انا ربک اخطا من شدۃ الفرح - تو میرا بندہ ہے اور مین تیرا رب ہون خطا کی مین نے غلبۂ خوشی مین - پس جو امر عالم بیخودی مین سرزد ہو اُس پر طعن کرنا خود ہی مورد لعن بننا ہے - جن اولیائے اللہ کی نسبت نواصب کو بھی حسن عقیدت

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



سے ہے اُن مین سے بعض نے اِس قسم کے کلمات عالم بیخودی مین اپنی زبان سے نکالے
ہین ۔ پس یہہ الزام صریح اتہام جناب امیر پر کہ سر دو راو لیا ہین ہرگز عائد نہین ہوسکتا
اور اگر نعوذ باللہ ہوسکتا ہے تو وہ اولیا اللہ جن کی ولایت کا نواصب کو بھی بدل اقرار
ہے اس الزام سے بری نہین ہوسکتے اپنی کتب سیر کی سیر کرو ۔
ہم کہتے ہین جوہر نافہم نے باوصف انکار اقرار بھی کر لیا ۔ اور حدیث متفق علیہ بھی
پیش کر دی اور نواصب کے اولیائے مقبولہ کا حوالہ بھی دیدیا کہ اُن کے اولیا نے
بھی اِس قسم کے کلمے زبان سے نکالے ہین ۔ پس فرقہ عبد السبائیہ و ابن سبا کے
چیلون مین خود ہی باقرار خود شامل ہو گئے ع بادوہ جو سر پہ چڑھ کے بولے ۔
ہمارا جواب یہہ ہے فرقہ حقہ اثنا عشریہ کی کتابون مین اس قول جناب امیرؑ کا سایہ بھی نہین ہے
نہ اس فرقہ ناجیہ کا اس پر اعتقاد کہ جناب امیرؑ نے دعوے الوہیت کیا نعوذ باللہ وہ قاطع
شرک تھے اور قاتل مشرکین ۔ دیکھو خانہ کعبہ مین رسول خداؐ کے دوش مبارک
پر سوار ہوکر لاتؔ و ہبلؔ وغیرہ بتون کو توڑ پھوڑ کر خاک مین ملا دیا ؎

علیؑ بر دوش احمدؐ چشم بد دور    عیان شد سینۂ نورؐ سے علے نور

جس نے اون کو خدا کہا اوسے جلا کر راکھ کر دیا ہان ایسے اقوال شنطالی عبد النعمانی
ابو حنیفہ کے چیلون کی کتابون مین بکثرت مرقوم ہین اور انہین کے ہر گدائے دریوزہ
گرد سنگ نوش خرقہ پوش کو دعوے انا الحق و انا ربک کرنے کا استحقاق ہے
جو باعلان کر رہے ہین دیکھو کتب حال و قال اپنے صوفیائے کرام کی اور واقعات
تاریخی منصور حلاج وغیرہ پس جبکہ دُھنے جولاہے کو انا الحق کہنے کا حوصلہ ہے
تو شرفائے قوم کو اِس سے بھی بڑھ کر کوئی کلمہ کہدینا کیا عجب ہے ۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



جوہر الایقان مصنفہ مولوی مفتی حکیم محمد عبد الکریم دہلوی سنی المذہب مین آنحضرتؐ سے صحیح حدیث درج ہے لانی لارجوا لامتی فی حبھم لابی بکر و عمر ما ارجو لھم فی قول لا الہ الا اللہ ترجمہ۔ اسلیئے کہ مجھکو اپنی اُمت سے ابوبکر و عمر کے ساتھہ محبت کرنے مین وہ امید ہے کہ لا الہ الا اللہ کہنے مین وہ امید نہین ہے انتہیٰ۔

اب فرمایئے ابوبکر و عمر کی محبت لا الہ الا اللہ کہنے سے بڑہ گئی خود رسول اللہؐ کی نسبت جبکہ یہ اہتمام ہے پس اس فرقہ عبد النعمانی مین دعوے الوہیت و نبوت کرنا کیا بعید ہے اور رسول خدا کی نسبت بھی احمد بے میم وغیرہ کہا جاتا ہے اور سولہ و غیرہ مین پڑہا جاتا ہے ہم کو طول فضول کا خوف ہے ورنہ صدہا قول نقل کرتے جسے دیکھنا ہو کتب صوفیہ مین ایسے دعوے ہزارون دیکھ لے۔

سولھوان۔ جناب امیرؑ نے عراق و یمن و عمان کی امارت پر اپنے اقربا کو مقرر کیا اور طلحہ و زبیر کہ اصحاب بدر سے تھے کوفہ و بصرہ کی امارت پر پسند نہ کیئے گئے۔

جواب جوہر۔ رشتہ داران با اعتبار کا مقرر کرنا بہتر ہے اُن اغیار سے جو اطاعت مین پہلو تہی کرین چنانچہ ایسا ہی عثمان بن عفان نے اپنی خلافت مین کیا تھا یہہ جواب پردہ داری عثمان کے لیئے ہے مگر ہم اتفاق نہین کرتے۔ جناب امیرؑ نے عبد اللہ ابن عباس کو کہ ابن عم رسول اللہؐ بھی تھے امارت دی اور محمد بن ابوبکر کو جو خلیفہ اول کے لخت جگر تھے اور کسی رشتہ دار کو امارت پر مامور کرنا ثابت نہیں بخلاف مثل عثمان کے جنھون نے بنی اُمیہ خاص الخاص اپنے قرابت دارون کو تمام ممالک محروسہ پر قابض کر دیا۔ اور بیت المال انکا شیر مادر ہو گیا۔ دیکھو تاریخ اعثم کوفی



Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



وغیرہ ولید بن عقبہ شرابخور کو حاکم کوفہ بنایا جو ہمیشہ حالت نماز میں مخمور و مست رہتا
اور کہتا اگر کہو اور دو رکعت پڑھا دوں مروان بن حاکم طرید رسول اللہؐ تھا اُس کی فتنت
اُس کی شرارتوں کو دیکھ کر آنحضرتؐ نے مدینہ سے نکلوا دیا اور فرمایا یہہ
مروان وہ ہے جو کتاب اللہ میں منافقت و طریقہ رسول اللہؐ میں مخالفت پیدا کریگا
چنانچہ ابوبکر و عمر نے بھی مروان کو اور دور تک نکلوایا مگر عثمان غنی نے جنکو صلہ
رحمی کا بڑا خیال تھا نہ رسول اللہؐ کی سنت پر عمل کیا نہ سیرت شیخین پر باوصف علم
حدیث مخبر صادق دربارہ منافقت و مخالفت کتاب اللہ و طریقہ رسول اللہ ہر امی و اکو اپنا
وزیر و رکن اعظم مہمات مالی و ملکی بنایا نہ خوف از خدا و نہ شرم از رسولؐ آخر کتاب اللہ
میں منافقت و طریقہ رسول اللہؐ میں مخالفت جو ان ذات شریف نے کی اظہر من الشمس
و ابین من الامس ہے نہ انکا وجود با وجود دنیا میں ہوتا نہ اسلام کی یہہ گت ہوتی -

سترہواں - یہہ کہ قاتلان عثمان شہید مظلوم سے قصاص نہ لیا حالانکہ
قرآن مجید میں النفس بالنفس واقع ہے پس درصورت اغماض جناب امیرؑ
گنہگار ٹھہرے -

جواب جوہر - جناب امیرؑ پر قاتلان عثمان سے قصاص لینا اُس وقت فرض تھا
جبکہ ورثائے مقتول قاتل کا نشان دیتے قطع نظر اس کے خلیفہ پر عدل واجب ہے
نہ تلاش قاتل -

ہم کہتے ہیں جبکہ عائشہ صدیقہ مجتہدہ نے باعلان فتوے قتل عثمان اقتلوا النعثل کا دیدیا
اور خود عثمان خلیفہ وقت نے اپنے ارتداد و عمل کتاب اللہ و شریعت محمدی پر نہ کرنے
کا اقرار کر کے اصحاب جلیل القدر کے روبرو توبہ کی بلکہ تحریری توبہ نامہ باقرار

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

عدم عمل کتاب اللہ و شریعت محمدی لکھدیا اور بعد از توبہ نامہ کے بھی اپنے حرکات و عادات سے باز نہ آئے اور اُسی ارتداد پر مصر رہے جیسا ہم نے تاریخ اعثم کوفی سے نامہ توبہ نامہ بجنسہ نقل کر کے صفحہ ۱۴۱ اولین دکھلایا ہے تو شرعاً و عرفاً اونکا قتل جائز ہوا پھر قصاص کیسا اور تلاش قاتل کو۔

اٹھارہواں۔ یہہ کہ ابوموسے اشعری کے گھر کو آگ لگوا کر جلوا دیا اور سارا مال و اسباب اُنکا لٹوا دیا۔ جناب امیرؑ نے زیادتی کی۔

جواب۔ جوہر۔ تاریخ طبری میں یہہ معاملہ اس طرح مسطور ہے کہ مالک اشتر و اُنکے غلاموں نمک حراموں نے گھر میں آگ لگادی اور سارا مال و متاع لوٹ لیا اس امر کی جناب امیرؑ کو مطلق خبر نہ تھی زیادتی کیسی۔

ہم کہتے ہیں ابوموسے اشعری سادہ لوح دور از عقل کے سبب سے خلافت حقہ درہم و برہم ہوگئی اور معاویہ شامی کیطرف خلق رجوع ہوگئی۔ پس اگر ایسے آدمی کو بھی گھر کے ساتھ ہی جلادیتے تو خوب ہوتا کیونکہ جس کی ذات سے اسلام میں فساد عظیم واقع ہوا اُس کی سزا یہی تھی۔

مالک اشتر و اُنکے غلام نمک حلال باوفا نے بہت ہی اچھا کیا ابوموسے اشعری کو بھی خاکستر کردیتے تو لطف ہوتا۔

اُنیسواں۔ یہہ کہ ابومسعود انصاری کی جناب امیرؑ نے اہانت کی گنہگار ہوئے۔

جواب۔ جوہر۔ جناب امیرؑ نے ابومسعود کی اہانت اسوجہ سے کی کہ وہ طرفداری باغیوں کی کرتے تھے تنبیہ میں گناہ کیا ہے۔

ہم کہتے ہیں جبکہ باغیان خلافت کا قتل و قمع جناب امیرؑ پر فرض تھا تو اُنکے

طرفدار ہیں راز دار صلاح کار سب قتل کے مستحق تھے انصاری ہوں
یا مہاجر۔
کیوں جوہر ناقہم۔ ابوہریرہ سے صحابی جلیل القدر صحابی رسولؐ کو صرف "صحیح حدیث
نبوی" بیان کرنے کی علت میں خلیفہ ثانی نے اتنے کوڑے لگوائے کہ بیچارے کی
پیٹھ لہو لہان ہو گئی۔
ابوذر غفاری مصاحب خاص رسول اللہؐ کو خلیفہ ثالث نے شام سے مدینہ تک
برہنہ اونٹ پر لا کر جلا وطن کر دیا۔ عمار یاسر کو خود خلیفہ نے اتنی ٹھوکریں ماریں کہ ان کو
عارضہ فتق کا ہو گیا۔ یہہ نظیریں آپ نے نہ لکھیں۔ ابو مسعود کی اہانت پر
یہہ قیل و قال۔
بیسواں یہہ کہ جناب امیرؑ نے اپنے حقیقی بھائی حضرت عقیل کو اِس درجہ ناراض کیا کہ وہ
جناب کے دشمن سے جا ملے۔
جواب جوہر۔ جو رنجش فیما بین جناب امیرؑ و حضرت عقیل کے ہوئی وہ بمقتضائے
بشریت تھی جیسے درمیان حضرت موسےٰؑ و حضرت ہارونؑ اور باہم ابوبکر و عمر شیخین۔
بخاری میں ابو درداء سے روایت ہے کہ ایک بار باہم ابوبکر و عمر کے رنج ہو گیا ابوبکر آنحضرتؐ
کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ مجھ سے اور عمر سے کچھ گفتگو ہوئی اور
رنجش ہو گئی میں ان پر غصہ ہوا مگر بعد کو میں خود شرمندہ ہو کر عمر کے پاس قصور معاف
کرانے گیا مگر انھوں نے قصور معاف نہ کیا اس لئے آپ کے حضور میں حاضر
ہوا ہوں اس عرصہ میں عمر بھی حاضر ہوئے۔ حضرت کے چہرہ سے آثار غصہ
نمودار ہوئے ابوبکر ڈرے اور زانوؤں پر کھڑے ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ

Presented by: Rana Jabir Abbas



عمر کا قصور نہین ہے بلکہ زیادتی میری جانب سے ہوئی تب حضرتؐ نے یہہ حدیث فرمائی۔
بخاری مین ابو درداؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا البتہ خدا نے مجھے تمہاری
طرف بھیجا سو اول تم نے کہا کہ تو جھوٹا ہے اور ابوبکر نے کہا کہ سچا ہی اُس نے
میرے ساتھ اپنی جان اور مال سے سلوک کیا سو کیا تم لوگ میری ساتھی
کو میری خاطر سے چھوڑو گے۔

یہہ حدیث اس مصلحت سے لکھی گئی ہے گو کہ بظاہر نواصب کا جواب ہے مگر
درحقیقت بمقابلہ اہل تشیع خلافت بلافصل ابوبکر کا اثبات ہے۔ انتہیٰ

جو ہر نادان پھر خلافت کا جھگڑا لے بیٹھے۔ ہم کہتے ہین یہہ اعتراض سنت جماعت
کا ساختہ ہے اسی حدیث کے لیے جیسا انکو خود اقرار ہے ورنہ اس اعتراض کی اصل
ہی کیا ہے خانگی رنجشین آنحضرتؐ اور ازواج مقدسہ کی دیکھو جن کو ہم نے مختصر لکھا ہی
تب آنکھین کھلین گو کہ ہم اُن کی تصدیق نہین کرسکتے مگر تمہاری کتابون مین مفصل درج ہے
اس سے لیے تم کو اُنپر اعتبار کرنا چاہیئے۔ رہا حدیث سے اثبات خلافت بلافصل جبکہ
وہ حدیثین جن مین صاف الفاظ مین ابوبکر کا خلیفہ بنانا کہا گیا ہے کارآمد نہین تو یہہ
حدیث کیا مفید ہوگی جس مین خلافت کا ذکر ہی نہین۔

خدا نے آیہ والسابقون الاولون مین مہاجر وانصار دونون کی قید لگا دی ہے
تصدیق رسالت اول ہو۔ یا بعد ہجرت سبقت اسلام ابوبکر کس کام کی رہی اور وہ حدیث
حضرت ابوذر غفاری صادق القول بقول مخبر صادق کس اصول سے خارج از بحث
قرار پائی جو ابوطلحہ سے بیان کی گئی کہ حضرت علیؑ سابق الاسلام و صدیق اکبر و فاروق
اعظم و یعسوب دین ہین۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



ابو درداکو بمقابلہ حضرت ابوذر غفاری کیا وقعت ہو سکتی ہے معلوم نہیں کیسی کیسی صحبت کی سوالی ہین -

اکیسوان - یہ کہ جناب امیر نے دو مرتبہ عمداً نماز فرض ترک کے مرتکب کبیرہ ہوئے اگر کسی کہ معذوری تھی تو در صورت عذر معقول حاجت ردشمس کیا ہے -

جواب جو کتب معتبرہ اہل سنت مین ردشمس کا ذرہ برابر بھی اثر نہین مگر اہل تشیع کی معتبر کتب مین اس قصہ کا مذکور ہے پس اسکا جواب اُنہین کے ذمہ ہے - اگر شواہد ملاجامی کا حوالہ دیا جائے کہ جناب امیر کے لئے دو بار ردشمس ہوا تو جواب یہ ہے کہ وہ شیعون کی الحاقی کارروائی ہے کسی جعفری نے پشت کتاب پر لکھکر چھپوادی ہوگی -

بیان جو ہم تم ایسا گریز کرتے ہو جیسا جنگ اُحد و حنین سے لوگ بھاگ کھڑے ہوئے -

ہم پوچھتے ہین یہ قصے ردشمس شواہد ملاجامی کے پشت کتاب پر درج ہین یعنی اوراق علیحدہ پر شیعون نے چھپواکر اسمین چسپان کر دیا یا پشت بہ پشت سے کتاب مذکور کے بیچ مین لکھے ہین - اور ابتدائے تصنیف سے اب تک نسخہ ہائے قلمی و مطبوعہ دونو مین موجود -

پس تمہارے پاس جو کتاب ہے اُس کی پشت پر شیعون کی الحاقی کارروائی ہوئی تمہین کو اس کی خبر ہوگی دوسرے کو کیا خبر -

افسوس ہے ایسی روایات صحیحہ سے خلاف عقاید اہل سنت تم منکر ہوئے ہو اور اپنے علمائے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



متقدمین و متاخرین کو جھوٹا بناتے ہو۔

ہم کہتے ہیں اگر رد شمس ہوا تو نماز بھی ترک ہوئی اگر رد شمس نہیں ہوا تو نماز کا ترک ہونا بھی محال دونو لازم و ملزوم اور پہلے رد شمس میں تو جناب رسولؐ خدا کی دعا کی اجابت ہے کیونکہ آنحضرتؐ حضرت علیؑ کے زانو پر فرق مبارک رکھ کر سو گئے۔ عصر کا وقت تمام ہو گیا۔ آنحضرتؐ بیدار ہوئے! پوچھا یا علیؑ تم نے نماز عصر پڑھی آپ نے عرض کی اطاعت رسولؐ میں تھا۔ اس لئے وقت جاتا رہا آنحضرتؐ نے دعا کی آفتاب قریب غروب تھا کچھ اوپر آگیا حضرت علیؑ نے نماز ادا کی پھر آفتاب غروب ہو گیا پس اجابت دعائے نبوی کا کیوں انکار ہے۔

دوسری بار جنگ صفین میں خود حضرت علیؑ کی دعا سے آفتاب کی رجعت ہوئی کہ وہاں بھی بوجہ قتال نواصب و خوارج شامیان بدبخت نماز کا وقت باقی نہ رہا تھا۔ گو کہ عذر معقول تھا مگر نواصب و خوارج نامعقول کے کید عظیم و کور باطنی پر خیال کر کے خدائے قادر کی قدرت و جلالت اپنی مقبولیت و خصوصیت دعا کی اجابت کا جلوہ دکھا دیا کہ یہ نہ کہو سنا نماز فرض ترک ہوئی اور ترک ہوئی تو برجعت آفتاب خدا نے ادا کرا دی۔ یہ اُس کا فضل اُس کی عطا اُس کی بندہ نوازی ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

رسولؐ خدا کی نماز پر جو اہل سنت اعتراض کرتے ہیں اُس کی خبر نہیں کہ نماز ظہر میں صرف دو رکعت پڑھی جب لوگوں نے یاد دلایا تو آپ نے اعادہ کیا اور پوری چار رکعت ادا کی تف برین بے شرمی کہ جن انفاس قدسیہ پر نماز کو خود ناز ہو اُن پر ترک نماز کا اتہام ہیچ ہذیان۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



بائیسواں یہہ کہ جناب امیر معصوم تھے تو ہمیشہ یہہ کیوں فرمایا کرتے کہ مجھپر شیطان ونفس غالب رہتا ہے۔

جواب۔ جو ہر۔ ہرگز ہرگز جناب امیر و نیز دیگر ائمہ کو اہل سنت معصوم نہیں جانتے اسکا جواب بھی شیعوں سے دریافت کرنا چاہیئے۔ اہل سنت سے کہتے ہیں بعض اہل سنت انبیا علیہم السلام کو معصوم نہیں سمجھتے۔ جو ہر کج فہم خدا ہی کو جملہ مخلوق کے معاصی و معائب کا مخزن و فاعل و صانع و موجد قرار دیتے ہیں پس حضرت علیؑ کی معصومیت کا کیوں اقرار کرینگے۔ مگر ہاں شیعہ اہل حق جنکو تمیز حق و باطل و شناخت علیؑ معصوم ہے وہ ثابت کرتے ہیں اور کور باطنوں کو نور کی تجلی نار کی تاریکی دکھادیتے ہیں۔

دیکھو مسند احمد حنبل اور مناقب ابن مغازلی شافعی اور مودات سید علی ہمدانی اور مستدرک حاکم اور جمع بین الصحاح الستہ وغیرہ کتب کثیرہ اہل سنت کہ فرمایا آنحضرت رسول خدا نے انا و علی من نور واحد والحسن والحسین نوران من نور رب العلمین والفاطمۃ بضعۃ منی۔ یعنی میں اور علیؑ ایک نور سے ہیں اور حسنؑ و حسینؑ دونوں نور پروردگار سے ہیں۔ اور فاطمہؑ ٹکڑا میرے جگر کا ہے۔

اور دیکھو احادیث مقبول اہل سنت انا و علی من نور واحد اور من شجرۃ واحدۃ اور الفاطمۃ بضعۃ منی اور حسنؑ و حسینؑ ریحانتاے فی الدنیا والآخرۃ اور یا علیؑ انت وارثی اور جسمک جسمی روحک روحی حربک حربی اور انی حرب لمن حاربہم وسلم لمن سالمہم۔ وغیرہ احادیث کثیرہ و متواترہ متفق علیہا۔

اور دیکھو انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



یعنی نہیں چاہتا ہے اللہ مگر یہہ کہ لیجاوے تم سے نجاست یعنی ہر طرح کے گناہ اور غصہ اور سختی کو ای اہل بیت اور پاک رکھے تم کو پاک رکھنا۔

چنانچہ صحیح ترمذی اور صحیح موطا اور صحیح ابی داؤد اور صحیح مسلم اور جامع الاصول اور مشکوٰۃ شریف اور مسند احمد حنبل اور معجم کبیر طبرانی اور وسیط واحدی اور جمع بین الصحاح الستہ رزین العبدری اور جمع بین الصحیحین حمیدی اور صحیح نسائی اور مفتاح النجا اور نزل الابرار مرزا محمد معتمد خان بدخشی اور مودات سید علی ہمدانی شافعی اور مناقب ابن مغازلی وغیرہم میں۔

اور راویان معتمد اور متواتر انس بن مالک اور عبداللہ ابن عباس اور سعد وقاص اور ابی سعید خدری اور واثلہ بن اصقع اور ام المومنین جناب عائشہ اور حضرت ام سلمہ وغیرہا سے ثابت اور متحقق ہے کہ آنحضرت ایک چادر اوڑھے ہوئے تھے بلکہ جناب عائشہ سے صحیح مسلم میں رنگ بھی چادر کا لکھا ہے کہ منقش سیاہ بالوں کی تھی کہ جناب مولائے مومنین حضرت علیؑ ابن ابی طالب اور سیدۃ النساء العٰلمین حضرت فاطمہ زہرا اور دونوں شاہزادوں حضرات حسنین علیہم السلام کو چادر کے اندر لیکر یہہ آیت پڑھی۔

اور صحیح ترمذی و موطا و ابوداود و جامع الاصول میں انس بن مالک سے مروی ہے کہ بعد نزول اس آیہ کریمہ کے چھ مہینے تک آنحضرتؐ ہر صبح کو جناب سیدہ دو جہان کے دروازہ پر آکر فرماتے الصلوٰۃ الصلوٰۃ اہل بیت انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل بیت و یطہرکم تطہیرا۔

مسند احمد حنبل میں حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے چادر میں



Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



صاحبون کو چادر مین داخل کرکے فرمایا اللھم ھٰؤلاء آل محمد فاجعل صلواتک و برکاتک علی محمد و آل محمد انک حمید مجید۔ یعنی یا خدا یہ ہیں آل میری پس گردان تو درود اور برکات اپنی اوپر محمد اور آل محمد کے تحقیق تو شکر کیا گیا بزرگ ہے۔

طالب حق اور رتبہ شناس اہل بیت رسول برحق پر واضح ہو کہ احادیث متکاثرہ و متواترہ صاف صاف بغیر کسی احتمال شبہہ کے فریقین سنی و شیعہ سب میں موجود ہیں کسی کو مجال دم زدن نہیں جیسے اہل بیت اور معصوم ہونا انہیں نوری جسم کا بے شبہہ ہویدا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ جب یہ معصوم ہیں تو یہ جسے معصوم کہیں وہ معصوم اور جسے عاصی و مذموم کہیں وہ عاصی و مذموم اگر عنایت الٰہی شامل حال ہو تو ہر طرح کے وساوس شیطانی اور نفسانی سے محفوظ رہے پھر کسی جاہل یا عالم نما کے وساوس سے دھوکے میں نہ آوے۔

مصابیح بغوی میں اور تفسیر ابو العباس اسفرائنی میں کہ مفسر جلیل القدر اور شیخ معتمد القول سنت جماعت کے ہیں حدیث معتبرہ و صحیح وارد ہے کہ جس وقت داخل کیا پیغمبر خدا نے علی و فاطمہ و حسنین کو عبائے مبارک میں تو فرمایا اللھم ھٰؤلاء اطہار عترتی و اطائب ذریتی من لحمی و دمی الیک لا الی النار اذھب عنھم الرجس و طھرھم تطھیرا۔ یعنی یا خدا یہ ہیں اہل بیت میرے اور طاہر عترت میری اور طیب فرزند میرے گوشت میرے سے اور لہو میرے سے طرف تیری نہ طرف آگ کے لیجا تو ان سے ہر طرح کے گناہ اور طاہر

Presented by: Rana Jabir Abbas



یہ تو انکو طاہر رکھنا۔

صاحب روضۃ الاحباب معتمد اور موثقین سنت جماعت سے تحفۃ الاحباب مین پانچ حدیثین اسی قسم کی لکہکے لکہتے ہین کہ بہ تحقیق تمام ثابت ہی کہ آیت تطہیر انہین پانچ تنون کی شان مین نازل ہے اور اسی واسطے انہین آل عبا کہتے ہین جیسا کہ شیخ شہاب الدین وغیرہ نے بتصریح لکہا ہے اور ابن مردویہ صاحب مناقب نہایت معتبر مشاہیر کبرائے موثقہ سنت جماعت سے لکہتے ہین کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو فرمایا رسول خدا نے خمسة منا معصومون انا و علی و فاطمة والحسن والحسین یعنے پانچ ہم معصوم ہین۔

مودات سید علی ہمدانی مین ہے عن اصبغ عن ابن عباس قال سمعت رسول اللہ یقول انا و علی والحسن والحسین وتسعة من ولد الحسین مطہرون ومعصومون۔

ابن عباس کہتے ہین مین نے اپنے کانون سے سنا کہ فرمایا رسول خدا نے کہ مین اور علی اور حسن و حسین اور نو شخص اولاد حسین سے مطہر و معصوم ہین۔

واضح ہو کہ حدیث مرویہ ابن مردویہ باعتبار معصومین موجودہ وقت اور حدیث مرویہ سید علی ہمدانی واسطے بالقوة ان معصومون کے جو اولاد و ذریت حسین مین پیدا ہونے والے تھے۔ طالبان حق دیکہو کہ اس حدیث بین کی طرح مجال چون و چرا اور لیت و لعل و احتمال دلائل قضیہ والیون کی کسی کو باقی رہ سکتی انصاف شرط ہے مناسب اس مقام کے ہے جو شیخ شہاب الدین دولت آبادی بذکر منشور سادات باب ششم مین نقلاً تفسیر بخاری سے تفسیر سورۂ بیان مین لکہتے ہین بعینہ نقل کیجاتی ہی فی تفسیر بخاری۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



ہر گاہ این آیت مباہلہ نازل شد مصطفیٰ گلیم مخطط بر سر گرفت و زیر آن بنشست و علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ را بہ نشاند۔ چون از مباہلہ فارغ شد جبرئیلؑ بیامد و گفت یا محمدؐ آنانکہ باتو در مباہلہ بودند فرمانست تا بر سر ایشان منشور کنم تا ہر زمان ایشانرا عزیز و کرم دارند پس جبرئیلؑ بر سر مصطفیٰؐ دو جعد بافت و تشریح داد و بمقدار سر انگشت موئے ہا پراگندہ بگذاشت و مہر کردہ پس مصطفیٰؐ بر سر علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ دو تا جعد کردہ فرمود این بر شما سنت گردانیدم و بر اولاد شما کہ از فاطمہؑ اند پس جبرئیلؑ گفت این یا محمدؐ من نیز باتو در مباہلہ بودم موافقت کردہ ام و خادم خانہ تو ام و علیؑ را در جنگ یاری دادہ ام و گہوارہ حسنؑ و حسینؑ جنبانیدہ ام مرا از اہل خاندان خود قبول فرمائی بر سر من جعدہا کن تا فرشتگان لائے اے علیؑ مرا اہل خاندان تو دانند و ہمین دعا مروی است الٰہی بحرمۃ خمسۃ ان الذین سادسہم جبرئیلؑ یعنی یا خدا بحرمت پنجتن و چھٹا جبرئیلؑ۔ پس مصطفیٰؐ بر سر جبرئیلؑ جعد ہا کردہ۔

تاریخ منشور الواقعۃ میں ہے کہ آنحضرتؐ نے جناب شاہ ولایت سے فرمایا کہ یا علیؑ بغیر تمہاری فرزندوں کے جو فاطمہؑ سے ہوں کسی کو منشور روا نہیں۔

اب شیطان کا غلبہ و مغلوبیت ہمارا جواب ہے کہ انبیاؑ و اوصیاؑ معصومین سے ہزلوں میہ مردود دور رہتا ہے مگر بہ اعتقاد اہل سنت انبیاؑ کی حضوری شیطان کو حاصل رہتی ہے۔

ترمذی میں بریدہ اسلمی سے روایت ہے آنحضرتؐ کے حضور میں ایک چھوکری حبشیہ دف بجا کر گا رہی تھی ابوبکر عثمان علیؑ بہ اوقات مختلف آئے وہ دف بجاتی گاتی رہی بعدہ عمر خطاب آئے اس نے دف کو چوتڑوں کے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



پیچھے چھپا لیا۔

آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اے عمر تم سے شیطان ڈرتا ہے کیونکہ میرے سامنے چھوکری دف بجایا کی ابوبکر علی عثمان آئے اس نے خوف نہ کیا تم کو دیکھ کر خاموش ہوگئی۔

ترمذی میں عائشہ سے روایت ہے میں نے بچوں کا شور سنا آنحضرتؐ تشریف رکھے کھڑے ہوگئے ایک حبشیہ عورت اچھل کود رہی تھی آنحضرتؐ نے فرمایا اے عائشہ آؤ تماشہ دیکھو میں آئی اور حضرتؐ کے مونڈھے پر اپنے رخسارے رکھ کر تماشہ دیکھنے لگی حضرتؐ نے فرمایا سیر ہوگئیں میں نے کہا نہیں دیر کے بعد عمر خطاب نمودار ہوئے اور لوگ متفرق ہوگئے حضرتؐ نے فرمایا میں جنی اور انسی شیطانوں کو عمر سے بھاگتا دیکھتا ہوں۔

ترمذی میں ابن عساکر سالم بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابو موسےٰ اشعری کو حضرت عمر کی خبر نہ معلوم ہوئی وہ ایک ایسی عورت کے پاس آئے جس کے پیٹ میں شیطان بولتا تھا ابو موسےٰ نے اسی عورت سے عمر کی خبر پوچھی اس نے کہا تم ٹھہر جاؤ میرا شیطان میرے پاس آجاوے جب شیطان آیا تو پھر پوچھا شیطان نے کہا میں نے انہیں لنگی کا تہہ بند باندھے چھوڑا ہے اب وہ صدقے کی اونٹ بانٹ رہے ہیں۔

کتاب الاکتفا اور ریاض النضرہ محب طبری سے منقول ہے کہ خلیفہ دوئم سے اور شیطان سے کشتی ہوئی۔ شیطان نے ان کے فضائل بیان کئے۔

صحیح بخاری میں فضل آیۃ الکرسی صفحہ پارہ ۱۲ میں لکھا ہے ابو ہریرہ کو شیطان نے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

سکھایا۔
تھا اور شیطان سے خوب یارپیٹ ہوئی مدارج النبوۃ صفحہ ۴۹۲ میں ہے آنحضرت
فرمودہ بود کہ عائشہ شیطان تو ہمین گماشتہ ہی کتاب کے صفحہ ۵ میں ہے انھن صواحب یوسف وان کیدکن عظیم
صحیح مسلم میں ہے عن ابن عمر قال خرج رسول اللہ من بیت عائشۃ فقال رأس الکفر
من ههنا من حیث یطلع قرن الشیطان ۔ پس ایسے لوگوں کی مخالطت مجالست و
موانست مکالمت شیطان کے ساتھ ہوگی یا اجسام نوری و انفاس معصوم و
مطہر سے اسکا تعلق ہے ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔
یہہ فرمانا جناب امیر کا کہ شیطان غالب رہتا ہے محض اتہام نواصب و ان کے
ہم مشربوں کا ہے۔ اور یوں اگر خیال کرو تو رسول اللہ توبہ و استغفار فرمایا کرتے تھے
کیا معاذ اللہ وہ گنہگار تھے نہیں بلکہ کسر نفس و عجز و انکسار بدرگاہ قادر مطلق
ہر انبیاء و اوصیا کا شعار مستحسن ہے جب سے کہ عادت شریفہ ہو گئی کہ ہمیشہ توبہ و استغفار پر
عامل رہیں اور اپنے کو ہیچ تصور کریں۔
تئیسواں ۲۳ یہہ کہ جب متعہ حلال و افضل الطاعت تھا تو جناب امیر نے خود کیوں
نہ کیا گنہگار ہوئے۔
جواب جو ہر اہل سنت متعہ کو قطعی حرام جانتے ہیں لہذا اس مسئلہ کا جوابدہ
شیعہ ہیں۔
بہت خوب یہہ جوابدہ ہیں مستوجب ان جوہر سے نے جو متعہ کو قطعی حرام بتا دیا ہے کس
دلیل سے آیا کسی آیت قرآنی سے یا سنت یا عادت خلیفہ ثانی سے لیکن اسبات
پر تو اہل سنت کو بھی اتفاق و اقرار ہے کہ متعہ عہد مبارک رسول اللہ صلعم

Presented by: Rana Jabir Abbas



اور یہ مباح و حلال تھا خلیفہ ثانی کے عہد میں حرام کیا گیا کیونکہ اونکا خود قول صحیح بخاری میں موجود ہے کہ دو متعہ عہد رسول اللہ میں حلال تھے انکو میں حرام کرتا ہوں پھر آپ نے جو قطعی حرام لکھا یا تو حرام ہونیکی وجہ سے ایجاد و بدعت خلیفہ ثانی اگر اور کوئی آپ کے پاس ہو تو بیان کیجیے قطعی حرام کہہ سکنا بلا ثبوت و بے دلیل قول لاشئی ہوگا۔ اگر حکم خدا و رسول سے حرام ہونا ثابت ہو گیا تو جواب دیا جائیگا۔

متعہ کو افضل الطاعات کس نے کہا اور ترک متعہ میں گنہگار ہونا کیا معنی۔ جیسا کہ رسول نے باوجود حلت صریح متعہ کرنے کی ضرورت نہ سمجھی ویسا ہی جناب امیر کو بھی ضرورت متعہ کی نہوئی جیسے نکاح نہ کرنے میں گناہ نہیں سمجھا گیا ویسا ہی متعہ میں۔

دیکھیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے نکاح ہی نہ کیا اور عالم تجرد میں عمر بسر کر دی۔ رسول اللہ نے باوصف تعدد ازواج حضرت خدیجہ کے حین حیات دوسری بی بی کی طرف توجہ نفرمائی حالانکہ عالم شباب تھا اور بعد انتقال اونکے تیرہ ازواج تک نوبت پہونچ گئی پھر حضرت علی کو متعہ کی کیا ضرورت ہوئی۔

آئمہ معصومین نے جو متعہ کے فضائل بیان فرمائے ہیں وہ اس وجہ سے کہ ایک امر حلال خدا جبراً حرام کر دیا گیا پس لوگوں کو اوس کے عمل پر ترغیب و تحریص ہوئی چاہیے تاکہ حلال خدا معطل و بیکار نہ رہجاوے مگر یہ نہیں کہ سب کو ضرورت بھی خواہ نخواہ متعہ پر اصرار ہو جیسا نکاح کے فضائل و مناقب ہیں ویسا ہی متعہ کے مگر کوئی نہ کرے تو گنہگار نہیں ہو سکتا۔

چونکہ حلت متعہ میں ہزاروں دلیلیں اور بحثیں صدہا کتابوں میں درج ہیں اور یہ ایک مشہور و معروف مسئلہ ہے جسے ضرورت حلال و حرام سمجھنے کی ہو وہ کتابوں میں دیکھ کر اطمینان کرلے کہ آیا حلال ہے یا حرام بدعت و ایجاد خلیفہ ثانی۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



اگر جوہر نادان قطعی حرام ہونے کی کوئی وجہ لکھین گے تو جواب دیا جاویگا۔

چوبیسوان۔ یہہ کہ جناب امیر نے اصل ہدایت کو گم کرکے بندگان خدا کو ضلالت مین ڈالا۔ اور بار معصیت خلایق کا جناب کی گردن پر رہا تا قیام قیامت۔

جواب۔ جوہر یہہ اعتقاد پر فساد اہل تشیع کا ہے نہ اہل سنت کا جس کا جواب دیا جاوے۔

لعنۃ اللہ علی الکاذبین شیعون کا یہہ اعتقاد تم نے کس دلیل سے لکھا یہین اول جلول دیوانون کی طرح جو زبان پر آتا ہے بک ڈالتے ہو وجہ یہہ کہ تم کو اور نواصب مردود کو جو تمہارے ہمشرب و ایک تھیلی کے چٹے بٹے ہین۔ حضرت علیؑ کے ساتھ منافقت کلی و عداوت قلبی ہے پس ہیزاو دبہ بان انچہ در آورتیہ دلست۔

حضرت علیؑ نے دین خدا کی شریعت محمدیؐ کی آبرو رکھ لی ہدایت و احکام خدا و رسولؐ کی سپر بنگئے کہ آج تمام دنیا مین او منین کے نور ہدایت سے اسلام حقیقی چمک رہا ہے اور مثل آفتاب عالمتاب روشن و درخشندہ

اگر آپ اُن گمراہان وادیۂ ضلالت و منافقان کتاب اللہ و طریقۂ رسالت کو وقتاً فوقتاً تادیب و تفہیم و تہدید نہ فرماتے تو آج اسلام کا کوئی نام بھی سنجانتا۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

ایک حدیث سنو اور اپنی کردار بد سے توبہ کرو اب بھی صراط المستقیم اختیار کرو۔
صحیح ترمذی میں امام احمد سے روایت ہے لوگوں نے رسولؐ خدا سے عرض کیا کہ ای رسولؐ خدا ہم آپ کے بعد کسے امیر بناوین فرمایا اگر تم ابوبکر کو خلیفہ بناؤ گے تو اُسے امانت دار پاؤ گے وہ دنیا کی لذات سے بے رغبت اور آخرت اسکے نعماء مین رغبت کرنے والا ہے۔ فقرہ عربی امینا زاھداً فی الدنیا راغباً فی الاخرۃ ۔ اگر تم عمر کو امیر بناؤ گے تو اُسے زبردست امانت دار پاؤ گے وہ دین خدا جاری کرنے مین کسی کی ملامت پر خوف نہ کرے گا۔ فقرہ عربی قویا امینا لایخاف فی اللّٰہ لومۃ لائم اور اگر علیؑ کو امیر بناؤ گے۔ مگر مین گمان نہین کرتا کہ تم اُسے خلیفہ بناؤ گے تو اوسے سیدھی راہ دکھانے والا پاؤ گے۔ تم کو وہ سیدھے رستہ پر لیجاویگا فقرہ عربی ھادیاً مھدیاً یاخذ بکم الطریق المستقیم رواہ احمد۔
اب دیکھئے ہادی و مہدی و طریق مستقیم یہ الفاظ حضرت علیؑ پر صادق آتے ہین ۔ یا دوسرے پر ۔ ابوبکر امانت دار ہین ۔ دنیا سے بیزار دین کی طرف راغب ۔ عمر اُن سے زیادہ امانت دار اور نہ خوف کرتے والے دین خدا مین ملامت کرنے والون سے ۔ مگر ہدایت طریق مستقیم کے لیئے حضرت علیؑ خاص ہین اور اُنہین کے لیجانے سے سیدھی راہ ملسکتی ہے پس اس ہدایت طریق مستقیم سے کس نے انحراف کیا اور سیدھی راہ چھوڑ کر بیراہ ہوگئی ۔ پس جنہوں نے امت کو سیدھی راہ سے پھیر کر دوسری ٹیڑھی راہ پر لگا دیا وہ ہدایت سے گم کرنے والے ہوئے یا حضرت علیؑ جو بقول مخبر صادق ہادی و مہدی اور سیدھی راہ دکھانے والے تھے رسولؐ خدا نے صاف الفاظ مین فرمادیا کہ بجز علیؑ کے ہادی و مہدی دوسرا نہین ۔ اور انہین کی ذات پر سیدھی راہ ملنے کا انحصار ہے اور حضرت علیؑ نے بھی بہت کچھ سیدھی راہ اختیار کرنے کو اُمت سے کہا مگر کوئی نہ سنے اور خود ہی کنوئین مین گرے تو کیا علاج

مگر جن کو اللہ جل شانہ نے اپنے فضل و کرم سے سیدہی راہ چلنے کے لئے آنکھیں عطا کیں اور کانون سے قول مخبر صادق سن لیا وہ ہر حال و قال مین صراط مستقیم پر ثابت قدم و راسخ دم رہے اپنے ہادی و پیشوا کا دامن نہ چھوڑا اُسی سیدہی راہ پر قائم رہ کر اعلی علیین مین داخل ہوئے اور ہوتے جاتے ہین اور ہونگے انشاء اللہ تعالےٰ ؎

مطلب یہی ہی یا تھہ کی ہر اک کیر کا
دامن چھٹے پائے جناب امیر کا

چھبیسوان۔ یہہ کہ جناب امیرؑ نبی نہ تھے جو اُن کی نسبت دعوے نبی غیر مرسل ہونیکا کیا جاتا ہے حالانکہ قرآن پاک مین حضرت رسولؐ خدا کی نسبت خدائے تعالی نے خاتم النبیینؐ فرمایا ہی۔

جواب۔ جو ہر یہہ بات بھی شیعون سے دریافت کرنی چاہئے کیونکہ اُنہین کے رکن اعظم و سر آوردہ عالم یکتائے روزگار محب حیدر کرار نے اپنی انوار الہدے مین جگہہ نسبت جناب امیرؑ و نیز دیگر ائمہ دعوے انبیاء غیر مرسلین ہونے کا کیا ہی اہل سنت اس عقیدہ کو کفر مطلق جانتے ہین۔

ہم کہتے ہین جہان مصنف انوار الہدے سلمہ اللہ تعالےٰ نے دعوے کیا ہے وہان نقل و عقل سے ثابت کر دیا ہے خصوص اہل سنت کے کتب معتبرہ سے پہر اُس کا جواب کچہہ بھی تو دے سکتے۔ یہہ گریز و فرار عن المیدان المناظرہ اچھا نہین صرف یہہ کہہ دینے سے کہ اہل سنت کفر مطلق جانتے ہین آپ کا پیچھا نہین چھٹیگا کوئی ضرب تو سنبھالو اور کچہہ تو منہہ سے بولو ہر بات مین یہہ کیا طریقہ اختیار کر رکھا ہے نہ خدا کی خدائی نہ رسولؐ کی رسالت۔

جبتک اُن دلائل قاطعہ و براہین ساطعہ کا جواب نہ دوگے جو انوار الہدے مین دعوے

Presented by: Rana Jabir Abbas



نبی غیر مرسل ہونیکا کیا گیا ہے۔ آپکا کوئی عذر کوئی انکار نہ سنا جائے گا۔ اور اس سوال نواصب کا وہی جواب ہے جو انوار الہدے مین درج ہے۔ معترض متعصب مصنف لکھتے ہین صفحہ ۲۳۴ صفت دوم مین ہم صدر کتاب مین اس امر کو قرار دے چکے ہین کہ جس طرح مرسلین علیہم الصلوٰۃ معصوم و طاہر ہوتے ہین ویسا ہی انبیائے غیر مرسلین جو درحقیقت مرسلین کے نائب ہین معصوم ثابت ہوئے ہین اور یہہ امر بھی ہم ثابت کر چکے ہین کہ ابتدائے آفرینش سے تا ایندم ہر مرسل صاحب بعثت کے ماتحت و نیابت مین بحسب ضرورت کسی قدر انبیا غیر مرسل ضرور بالضرور مبعوث ہوئے ہین۔ فی انوار الہدیٰ۔

کیون میان جوہر اس حدیث مشہورہ و معروفہ کا کیا مطلب ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل۔ علما میری اُمت کے مثل انبیا بنی اسرائیل کے ہین۔

دوسری حدیث ترمذی کی لکل نبی سبعة نجباء ورقباء و اعطیت انا اربعة عشر ہر نبی کے لئے سات نجیب و محافظ ہوتے ہین مجھکو چودہ عطا ہوئے ہین۔ آئمہ اثنا عشر اور حضرت جعفر طیار و امیر حمزہ کرار۔ علما سے بھی مراد اثنا عشر ہین کیونکہ انا مدینة العلم و علی بابها۔ جو سینہ بسینہ تا حضرت قائم صاحب الزمان مثل دریائے نور موجزن ہے۔

اب سوالون کے خاتمہ پر جوہر کج فہم کہتے ہین۔ دیکھو شیعو ہم ہین۔ چند مطاعن کتاب تکمل الطویل نواصب ذلیل سے معاذ اللہ درباب دیانت و عدالت و علم و حلم و فضل و عقل جناب امامت دستگاہ کی اب تم پر فرض ہے کہ اس بارگران کو اپنے سر سے اُتارو اور اپنے دشمنون کو میدان امتحان مین پچھاڑ دو جیسا کہ بفضل خدا اہل سنت نے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



قوم ناحق شناس کو چاروں شانے چت زمین پر دے مارا ہے کہ نواصب مخذول کی کمرین ٹوٹ گئیں ہیں۔

ہمارا جواب بہت خوب آپ کے حکم کی تعمیل میں سر مو فرق نہ ہوا ہم نے اُن کو بھی پچھاڑا اور تم کو بھی اُن کے سوالوں اور تمہارے جوابوں کی دھجیاں بکھر گئیں۔

دیکھو باطل کا ساتھ دینے میں یہہ روز بد آگے آتے ہیں اور حواس خمسہ کے طوطے اُڑ جاتے ہیں۔

نہ اُن کمزوروں کا ساتھ دیتے نہ ٹھوکر کھاتے کیسے اوندھے منہ گرے ہو کہ عمر بھر یاد رکھو گے۔

اب جوہر نادان و نافہم نے ایک سوال نو ایجاد بہت ہی لفاظی و لسانی سے شیعوں پر کیا ہے جس کا خلاصہ یہہ ہے کہ جناب امیر نے باوصف چنین و چنان اوصاف و فضل و مناقب ابوبکر کو کیوں خلافت پر قبضہ دیا اور خود محروم رہے۔ اور اصحاب نے کیوں نہ آپ کو مسند نیابت پر بٹھایا کیا خلفائے ثلثہ خدا و رسولؐ سے بھی زیادہ زور آور تھے جنھوں نے نیابت نائب بلافصل کی غصب کر لی اور اصحاب ایسے طاقتور تھے جنھوں نے حمایت ملائکہ کی بھی پروا نہ کر کے بے خوف و خطر سینہ زوری سے خلافت سرور اولیا سید الاصفیا حیدر کرار صفدر نامدار کی لے کر ابوبکر کو دیدی۔

اس ایک ہی سوال اہل سنت کا جواب اہل تشیع اپنے ہی کتب معتبرہ سے دیدیں بشرطیکہ آیات بینات و احادیث سرور کائنات کی تکذیب نہ ہو وغیرہ وغیرہ اگر مسئلہ بدا کو صندوق تقیہ سے نکال کر جواب دیا جائے گا تو اُس کے جواب الجواب میں بجائی غالب کل غالب تحفہ مغلوب علی کل مغلوب پیش کیا جاوے گا یا بالضرورت بذریعہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

تار برقی خوارج کو بھی خبر کرنی پڑے گی جس سے شیعون کو قدر مناظرہ قیامت تک معلوم رہے گی۔

جواب ہم نے اہل سنت کے عموماً اور جوہر نادان کے خصوصاً سوال کا جواب صفحہ ۹۱ لغایت ۱۰۱ مین مفصل دیا ہے کہ حضرت علیؑ نے عموماً کل انبیائے مرسلین اور خصوصاً رسول اللہ سید المرسلین کی تقلید کے سرمو فرق نہین ہے جیسا کل انبیاء و خود رسولؐ خدا بادشاہان ظالم و حاکمان بدطریقت کے عہد مین مغلوب و محکوم بے بس و بیکس بسر کرتے رہے ویسا ہی حضرت علیؑ بھی عہد خلفائے غاصب خلافت مین بقول خود مصداق جوہر کہ چارہ نہین آدمی کو امیر سے نیک ہو یا بد بسر کرے مومن اُس کی حکومت مین تازیست۔

اور مسئلہ مساس احقاق الحق و وصیت رسولؐ خدا دربارہ صبر و سکوت و نہ کرنے جنگ و جدال با خلفائے ثلثہ بنظر تحفظ ضعفائے مسلمین و حفاظت دین۔

پس جبکہ تم خود بھی اِن وجوہات کو تسلیم کرتے ہو تو پھر سوال کیسا۔ حضرت علیؑ کو جو خدا و رسولؐ کا حکم تھا اُس کی تعمیل کی۔

اصحاب شورہ کی نادانی و دنیا طلبی بوالہوسی جہالت کور باطنی جنہون نے حق پر باطل کو ترجیح دی۔

احد مین حنین مین رسولؐ اللہ کو تنہا چھوڑ کر بھاگ گئے اپنی جان بچائی دیکھو صلح حدیبیہ کا قصہ جب آنحضرتؐ نے مصلحتاً کفار مکہ سے دب کر صلح کر لی تو اصحاب کو سخت ناگوار ہوا۔ آنحضرتؐ نے اصحاب سے حکم فرمایا کہ اُٹھو اور قربانی کو ذبح کرو اور بالونکو حلق کرو مگر اصحاب نہایت ناخوش تھے کسی کا دل قربانی کو نہ چاہتا تھا آنحضرتؐ نے تین بار فرمایا مگر بنی ہاشم کے سوا اور کوئی مارے طیش کے نہ اُٹھا حضرتؐ رنجیدہ ہوکر

Presented by: Rana Jabir Abbas



دولت سے امین گئے حضرت ام سلمہ سے اصحاب کی نافرمانی بیان کی کہ ام سلمہ نے عرض کی آپ کسی سے کچھ نہ فرمائیے اور حجامت بنوائیے اور قربانی کیجیے۔

آنحضرتؐ نے اپنے خاص اونٹوں کو قربانی کیا اور سر ترشوایا۔ پھر لوگوں نے طوعاً وکرہاً قربانیاں کیں اور چند لوگوں نے سر ترشوایا باقی نے تھوڑے تھوڑے بال کتروائے حالانکہ آنحضرتؐ نے مکرر محلقین یعنی بال ترشوانے والوں کے حق میں دعا کی مگر کسی نے نہ سنا بلکہ عمر خطاب نے صاف کہہ دیا کہ آج کا سا شک آنحضرتؐ کی نبوت میں مجھے کبھی نہیں ہوا۔ پس یہہ وہی اصحاب تھے باوجودیکہ رسول اللہؐ کے حضور میں یہہ حال تھا تو بعد اُن کے جو اُن سے افعال سرزد ہوئے طشت از بام ہیں۔

ایسے اصحاب نافرمان کے مشورہ و اجماع پر ناز کرنے کے خلافت کا استحقاق جائز کرنا خوش فہمی اہل سنت ہی ہے اور یہ عکبر خدا و رسولؐ ہی کے احکام سے صراحتاً انکار و انحراف تھا تو ملائکہ کی حمایت کی کب پروا تھی ہاں اگر مثل قوم لوط علیہ السلام تختہ اُلٹ دیا جاتا تو مناسب تھا مگر اُمت محمدی عذاب و انقلاب بنیادی سے مستثنیٰ کی گئی ہے۔

دیکھو حدیث بخاری و مسلم کہ بہت اصحاب خاص بعد وفات آنحضرتؐ اپنے اُس حال سے پھر گئے جس پر وہ پہلے تھے اور خاتمے کے وقت ایمان نہ رہا اور یہہ شامت بوجہ بے طاعتی و مخالفت و معاندت اہل بیت اطہار ع صرف نفسانیت سے اُن کو نصیب ہوئی اور انہیں کتابوں میں بذیل سیپارہ اسعی دیکھو کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ روز قیامت اکثر اصحاب میرے الٹے ہاتھ کی طرف پکڑے آوینگے یعنی جب میرے اصحاب بطرف نار جہنم کا رخ ہوگا تو میں خدائے تعالےٰ سے عرض کرونگا کہ بار الٰہا یہہ تو میرے اصحاب ہیں تب درگاہ الٰہی سے حکم ہوگا کہ تم نہیں جانتے جو کچھ تمہارے بعد انھوں نے احداث

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



کیا۔ آپ عرض کرینگے کہ مین گواہی دیتا ہون اِن کی جب تک مین زندہ رہا یہہ ایمان لائے
نماز پڑہتے تھے روزہ رکھتے تھے زکوٰۃ دیتے تھے سب باتین ایمان والون کی میرے
روبرو کرتے تھے تب حکم الٰہی ہوگا کہ یہہ مرتد ہوگئے اور اپنے پچھلے پاؤن پھر گئے بعد
تمہاری مفارقت کے اور تمہاری اطاعت سے نکل گئے بعد تمہاری وفات کے
اور وفات ہوتے ہی خلاف حکم عمل کرنے لگے اور بعض انمین بہت ہی سفر پاین مگر نقشا نہیت
ببلا ہی مضر انحفوظ رکھے۔

ہم پہلے لکھہ چکے ہین کہ آنحضرت نے ابوبکر سے فرمایا کہ خبر نہین جو میرے بعد تم دین مین کیا کیا
ایجادین کروگے ۔ اور عمر خطاب نے فرمایا کہ قسم خدا کی اگر موسیٰ میرے عہد مین ہوتے
تو تم مجھے چھوڑتے اور اُن کی پیروی کرتے۔

شیعہ علی کو خدا نہین کہتے رسول اللہ نہین کہتے خدا با وصف عظمت و جلالت و جباری
و قہاری کیسی کچھہ برداشت و حلم و ضبط اپنے بندون کی نافرمانی پر کرتا ہے ۔

رسول اللہ باوجود یہہ اوصاف موصوف ہونے کے کفار کے ہاتھہ سے مغلوب
و محکوم رہے اور جو ایذائین و تکلیفین و مصیبتین اُن بدکردارون ناہنجارون کے ہاتھہ سے
اُٹھائین اُنپر سکوت و صبر و تحمل کیا ۔

اصحاب نے علانیہ نافرمانیان کین حکم نہ مانا اُن کو تنہا چھوڑ کر صف جنگ سے بھاگ
کھڑے ہوئے اُن کی نبوت مین شک کیا اُن کے روبرو توریت پڑہتے تھے جس سے
آپکا چہرہ غیظ و غضب سے متغیر ہوجاتا ۔ تقسیم مال غنیمت مین عادل نہ سمجھتے اُن کو معاذاللہ
ہذیان سے نسبت دیتے ۔ ابی سلول کے نماز جنازہ پڑہتے ہوئے اُنپر کود پڑتے
اُنکو کھینچتے نماز سے باز رکھتے ۔ ازواج کا یہہ حال کہ ہر طرح اُن کو تنگ کرتین جھوٹا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



اہتمام لگاتین اُن کے راز کو باوصف ہدایت اخفا افشا کرتین اُن سے انصاف چاہتین۔ غرضکہ کیا کیا مصائب واذیتین آپ نے کفار نابکار بدکردار سے اُٹھائین مگر صبر و سکوت فرمایا۔ بس ایسا ہی حضرت علیؑ کو سمجھو غالب علیؑ کل غالب کے موقع پر سب پر غالب رہے۔ اور صبر و سکوت کے موقع پر صابر و شاکر ضابطہ و حلیم مثل رسول اللہ؀ مصرع

ہر سخن موقع و ہر نکتہ مقامے دارد۔

تقیہ کو کیا دخل تھا اور اگر ایسا ہی سمجھو تو خیر رسول اللہؐ کا حال قیام مکہ مین صراحت کے ساتھ غور کرنا چاہیئے ہم بہت ہی اختصار کے ساتھ لکھتے ہین قصص الانبیا اہل سنت کی کتاب سے جو تمام احادیث و روایات کا خلاصہ ہے۔ جب آنحضرتؐ کو ۴۰ برس کی عمر مین رسالت و پیغمبری ملی یا ایہا المدثر قم فانذر و ربک فکبر۔

آپ نے پہلے حضرت خدیجہ سے یہ حال ظاہر کیا جنہون نے بلا عذر و حجت آپ کی رسالت کی تصدیق کی بعد ازان حضرت امیر المومنین ابن عم رسولؐ علیؑ ابن ابی طالب نے کہ عمر اُن کی آٹھ سال کی تھی۔

ابوبکر صدیق ان دنون مین یمن کی طرف تجارت کو گئے تھے وہان ایک راہب جس کی عمر ۳۹۰ برس کی تھی ابوبکر کو ملا اور اُن کی قوم و نسب پوچھکر بولا کہ جب تو وطن کو پہونچے تو پیغمبر آخر الزمان ظاہر ہوا ہوگا بالغ مردون مین اول سب سے تو ایمان لا اور جلد جا اس دولت کو مت گنوا ابوبکر مکہ مین آئے ابوجہل اور عقبہ بن معیط سے ملکر پوچھا کوئی خبر تازہ ہے وہ بولے ہان محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب دعوی نبوت کرتا ہے ابوبکر حضرت کے پاس آئے اور مزاج کا حال پوچھا آپ نے فرمایا ای پسر ابوقحافہ جان تو کہ مین رسولؐ خدا اور تمام خلق کا رہنما ہون ابوبکر نے کہا تمہارا کیا معجزہ ہے حضرت

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



نے راہب سے ملاقات ہوتا اُس کا ہدایت کرنا سب کچھ کہہ سُنایا ابوبکر حیران رہگئے اور پوچھا آپ کو یہ خبر کسنے دی آپ نے فرمایا جبرئیل نے تب ابوبکر ایمان لائے بعدہ اور لوگ مشرف باسلام ہوئے پھر وحی کا نزول شروع ہوا اور آپ نے بتوں کی مذمت شروع کی اور قریش بگڑ اُٹھے ابوجہل والولہب پتھر مارا کرتے دس برس آپ مکہ میں رہے کفار قریش نے ایذائیں دینی شروع کیں کیسی کیسی ایذا ہزاروں طرح کی بے ادبیاں قسم قسم کی رنج آپ کو پہونچے اور بُرے بُرے القاب مانند ساحر اور شاعر اور کاہن و مجنون و ابتر وغیرہ آنحضرت نے اپنی نسبت سنے غریب اصحاب پر طرح طرح کے عذاب ہوئے جن کے بیان سے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں القصہ جب کافرون کا ظلم و جور مسلمانون پر حد سے زیادہ گزرا تو آپ نے بعض اصحاب کو ہجرت کا حکم دیا جو بادشاہ حبش کے ملک میں چلے گئے چھ برس بعد حضرت حمزہ اسلام سے مشرف ہوئے کیفیت یہہ ہے کہ حضرت حمزہ شکار سے آئے ایک لونڈی نے آپ سے کہا کہ آج ابوجہل نے محمد کو اسطرح کی ایذا دی اور عجب ہے تم سے کہ اپنے بھتیجے کی مدد نہیں کرتے تمہارے جیتے جی اُن پر یہہ تکلیفیں

امیر حمزہ کو غیرت آگئی اور ابوجہل کے پاس پہونچکر ایک کمان اُسکے سر پر ایسی ماری کہ اوندھا گر گیا اور امیر حمزہ یہہ کہکر کہ میں نے محمد کا دین لیا آنحضرت کے حضور میں آئے اور دین اسلام قبول کیا۔

حضرت حمزہ کے ایمان لانے سے دین چند استحکام ہوگیا اور کفار ایذا رسانی سے خوف کرنے لگے۔ بعد ازان عمر خطاب نے اسلام سے شرف حاصل کیا۔



Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



(عمر کے اسلام کی حدیث ہم پہلے لکھ چکے ہیں ملاحظہ ہو۔)
جب دسواں سال شروع ہوا ابوطالب نے انتقال کیا قبل انتقال تمام عزیز و اقارب کو بلا کر تاکید کیا ہدایت کی کہ محمدؐ کی متابعت میں قصور مت کرو اور جان و دل سے حاضر رہو راہ راست پاؤ گے۔ بعد انتقال ابوطالب تیسرے روز حضرت خدیجہ کا انتقال ہو گیا آنحضرتؐ کو ان دونوں جلیل القدر کے انتقال کا سخت صدمہ ہوا اسی لئے اس سال کا نام عام الحزن رکھا آنحضرتؐ اکثر قبائل عرب میں جا کر دعوت اسلام فرماتے۔ بعدہٗ مدینہ کے چھ آدمی ایمان لائے اور اپنے وطن میں جا کر شہرت اسلام کی۔ پھر معراج ہوئی اور بیعت عقبہ وغیرہ

اکثر صحابہ کفار کی ایذا سے مثل عمر خطاب وغیرہ پہلے ہی مدینہ کو ہجرت کر گئے۔ کفار نے آنحضرتؐ کے قتل کا ارادہ کیا جبرئیل امین نے خبر دی کہ آج شب کو علیؑ مرتضیٰ کو اپنے بستر پر چھوڑو اور نکل جاؤ آنحضرتؐ نے حضرت علیؑ سے حال ظاہر کیا وہ خدا پر تکیہ کر کے بے تکلف بستر رسالت پر لیٹ رہے۔ آنحضرتؐ ابوبکر کو لے کر غار میں پوشیدہ ہوئے پھر مدینہ پہنچے سراقہ بن مالک نے پیچھا کیا ابوبکر گھبرائے رسولؐ خدا نے تسلی دی اس کے گھوڑے کے پیر چلنے سے رہ گئے۔

صلح حدیبیہ کا مختصر حال اصحاب باصفا صاحبان حیا کا حال اوپر ذکر ہوا ہے یہاں کچھ اور وجوہ سنو۔ سبب سفر بیت اللہ کا یہ ہوا کہ حضرتؐ نے خواب میں دیکھا کہ امن و امان کے ساتھ مع اصحاب داخل



Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



مکہ معظمہ ہوئے۔ اصحاب کو خوشی ہوئی کہ اس سال مکہ فتح ہوگا۔ آنحضرت
نے تیاری سفر فرمائی چودہ سو آدمی ہمراہ رکاب ہوئے۔ جب منزل عسفان
مین پہونچے بشیر بن سفیان ملا اور کہا قریش کو آپکے کوچ کی خبر ہوئی ہے
اور انہون نے بڑی جمعیت کی ہے اور خالد بن ولید کو سردار لشکر مقرر
کیا ہے اور قسم کھائی ہے کہ مکہ مین تم کو زندہ نہ چھوڑینگے آنحضرتؐ نے یہہ
خبر سنکر دشوار راہ سے گزر کر حدیبیہ مین مقام کیا قریش نے بدیل بن ورقا
خزاعی کو آنحضرت کے پاس بھیجا اُس نے بھی قریش کے ارادون سے آپ کو
مطلع کیا آپ نے فرمایا مجھے لڑائی منظور نہین واسطے عمرہ کے
آیا ہون قریش کو لازم ہے کہ ایک مدت معین کرکے ہم کو اور قبائل عرب پر
چھوڑ دین بدیل نے قریش سے پیغام حضرتؐ کا کہا لوگون نے اُس کی بات کا
اعتبار نہ کیا اور عروہ بن مسعود کو آپ کے پاس بھیجا عروہ نے بطریق مصلحت
عرض کیا اے محمد اگر تم اسواسطے ہو کہ اپنی قوم کو استیصال و بے بنیاد
کرو تو زمانہ ماضی مین کسی نے ایسا نہین کیا اور اگر کوئی غرض ہو تو بیان کرو
یہہ چند اوباش بیکار جو تم نے جمع کئے ہین میری خاطر مین یہ گزرتا ہے
کہ یہہ لوگ ضرورت کے وقت تم کو چھوڑ کر بھاگ جاوینگے۔ (واہ رے
عروہ تو نے سچ کہا) ابوبکر اور عروہ سے نزاع لفظی ہوگئی عروہ واپس آیا
بعد ازان آنحضرتؐ نے عثمان بن عفان کو قریش کے پاس بھیجا قریش نے
اُن کی باتین نہ سنین اور اُن کو قید کردیا حضرت کو خبر ملی کہ عثمان کو قریش نے
قتل کر ڈالا۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

آنحضرتؐ کو رنج ہوا ایک درخت کے تلے بیٹھے اور اصحاب سے بیعت قتل قریش
کی لی۔ سب نے بخلوص دل بیعت کی اور یہہ آیت اتری لقد رضی اللہ عن المومنین
پھر قریش نے سہیل بن عمرو کو حضرتؐ کے پاس بھیجا اور بعد تکرار بسیار کے صلح پر دار و
مدار ہوا۔ صلحنامہ حضرت علیؑ لکھنے لگے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ سہیل نے کہا کہ ہم رحمان کو نہیں جانتے اور اللہ
کو اس نام سے نہیں پکارتے ہمارے دستور کے موافق لکھو۔ باسمک
اللھم اصحاب نہیں مانتے تھے مگر حضرت نے فرمایا یونہیں لکھو بعد ازاں لکھا۔
ھذا ما قاضی علیہ محمدؐ رسول اللہ پھر سہیل نے کہا اگر ہم تمہاری رسالت
کے قائل ہوتے تو نزاع کیوں کرتے محمد بن عبد اللہ لکھو حضرت نے فرمایا
واللہ میں محمدؐ رسول اللہ اور محمد بن عبد اللہ ہوں اے علیؑ رسول اللہ کے لفظ
کو مٹا دے حضرت علیؑ نے عرض کی میری مجال نہیں کہ لفظ رسالت
تراشوں۔ آنحضرتؐ نے خود اپنے ہاتھ سے لفظ رسول اللہ تراش کر ابن عبد اللہ
بنا دیا۔ پھر یہ شرطیں تحریر ہوئیں۔ حضرت اس سال معہ لشکر مدینہ کو واپس جائیں۔
آئندہ سال کعبہ میں داخل ہو کر عمرۃ القضا گزاریں بشرطیکہ تلواریں میان کے
اندر ہوں۔ تین دن سے زیادہ مکہ میں نہ قیام کریں۔ دس برس تک
لڑائی نہ کریں۔ جو شخص آنحضرتؐ کی طرف ہمارے یہاں کا جاوے تو اوسے ہمارے
حوالے کر دیں۔ جو شخص آنحضرتؐ کیطرف کا ہمارے یہاں آوے اوسے ہم نہ دینگے۔ یہہ
شرطیں اصحاب کو سخت ناگوار گذریں اور بہت ہی رنجیدہ ہوئے پھر قربانی کا انکار وغیرہ ہوا
بی بی عائشہ سے حدیثیں ہم پہلے لکھ چکے ہیں کہ آنحضرتؐ حضرت زینب

Presented by: Rana Jabir Abbas



دختر تک اخر ؤ ابو العاص اُن کے شوہر مشرک کے درمیان با وصف نزول آیہ لا تنکحو المشرکین جدائی نہ کر سکے اور کعبہ کے قیام میں بحالت مشغولی حلال و حرام کرنے پر قادر نہ تھے بی بی عائشہ کی قوم سے خوف کر کے حسب خواہش دلی وتمنائے قلبی آخر دم حیات تک کعبہ کی تعمیر نہ کر سکے ۔

اب فرمائیے حضرت علیؑ باوجود ہدایت صبر وسکوت و عدم مقاتلہ خلفاء ثلثہ کب کر سکتے تھے اور اُن کے غالب علی الکل غالب بن کیا نقص ہو گیا ۔ اللہ تعالےٰ باوصف قادر مطلق علی کل شئی قدیر و شدید العقاب وغیرہ ہوتے کیسا ضبط برداشت کرتا ہے اور مخلوق کو اُن کے اعمال و افعال پر چھوڑ دیتا ہے رسول اللہ باوجودیکہ جنگ بدر میں علانیہ پانچہزار فرشتگان شدید القوے سے کفار پر غلبہ پا چکے تھے اور حبیب رب العالمین سید المرسلین خاتم النبیین بشیر و نذیر خیر البشر فخر عالم و آدم مجموعہ کمالات ظاہر و باطن ان اللہ معنا ہر وقت خدا ساتھ تھا اور اس کے فرشتہ مدد کو موجود تھے محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار نے کیسی روش اختیار فرمائی اور طرح صبر و سکوت ضبط و تحمل کر کے دین خدا جاری کیا ویسا ہی حضرت علیؑ نے ۔

کیوں جو ہر صاحب اشداء علی الکفار ہے کی صفت آپ کے خلفائے مقبولہ سے ان واقعات اسلام میں کس غار میں پوشیدہ تھے اسی کا جواب دیدو کیونکہ اس صفت کو خاص آپنے ابوبکر کی نسبت منسوب کیا ہے اور یہہ بھی خیال رہے کہ گو کہ اس آیت میں اشداء علی الکفار ہونا رسول خدا کے ہمراہیوں سے مراد ہو مگر جبکہ خادم میں یہہ صفت پائی جائے تو مخدوم میں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



بدرجہ اولے لقصور ہوگی پس آنحضرتؐ نے جو سر دفتر اشداء علی الکفار تھے کیون نہ صلح حدیبیہ مین کفار پر شدت کی اور اُن کے شرائط پیش کردہ کو مان لیا یہانتک کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم اور اپنی رسالت کو خود ہی اپنے ہاتھ سے محو کردیا پھر اب کوئی کہ حضرت علیؑ نے نعوذ باللہ کیا بیجا کیا اگر آنحضرتؐ کی رسالت اور شان و منزلتؐ قایم تھی تو غالب علی کل غالب پر بھی اعتراض نہین ہوسکتا انصاف و ایمان شرط ہے۔

اگر رسول اللہ نے غار مین پوشیدہ ہونے خدا اور رسولؐ کے نام محو کرنے کفار سے دب کر صلحنامہ کے لکھنے مین تقیہ کیا تو حضرت علیؑ نے بھی حکومت ابوبکر مین رہنے وغیرہ مین اُسی پر عمل کیا جیسا تم سمجھو۔

دیکھو حضرت ہودؑ کا قصہ۔ حضرت ہود کو اللہ تعالے نے قوم عاد پر بھیجا وہ سنگدل بت پرست تھے آپنے خدا کے احکام کی تبلیغ شروع کی لوگ درپے ایذا ہوگئے مگر ایک گروہ ایمان لایا تھا اور کافرون کے خوف سے اپنا ایمان چھپاتا تھا جب کفار سخت ایذا پر آمادہ ہوگئے تو فرقہ مومن نے آپ کو اطلاع کی آپ وہان سے مع اُس گروہ کے علیحدہ ہوگئے۔

دیکھو قصہ حضرت ابراہیمؑ۔ جب حکم وحی الٰہی آپ نے مع اپنی منظورہ بی بی سارہ کے شام کیطرف ہجرت کی مصر مین حضرت سارہ کے حسن و جمال کی لوگون نے بادشاہ سے تعریف کی بادشاہ نے حضرت ابراہیم و سارہ کو اپنے روبرو بلایا اور پوچھا اس عورت سے تیرا کیا رشتہ ہے مین اسکو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



لیا چاہتا ہوں - حضرت ابراہیم نے سوچا کہ اگر یہہ کہتا ہوں یہہ میری منکوحہ
بی بی ہے تو بادشاہ مجھے مار ڈالے گا اس لیے حیلہ کر کے فرمایا کہ یہہ
عورت میری بہن ہے اس طرح اُس ظالم بد دین کے ظلم سے بچے اُس مردود
نے حضرت سارہ کو نزدیک بلایا اور بے اختیار اُس معصومہ بی بی کیطرف
ہاتھ دراز کیا اور مغلوب العقل ہو کر بے ادبی کا دروازہ باز کیا حضرت سارہ کی
دعا سے اُس کے دونوں ہاتھ شل ہو گئے -

مومن آل فرعون کے ایمان چھپانیکا ذکر قرآن مین موجود ہے - پس اسے
تقیہ سمجھو یا توریہ جو اہل سنت کے بھی مذہب مین ممدوح ہے -

اب دیگر انبیاء کا حال مختصر لکھتے ہین کہ یہہ انفاس قدسیہ کسطرح دنیا مین رہے
اور اُنکی طرز معاشرت کیا تھی

حضرت شیث علیہ السلام لوگون سے تنہا ہو کر اکثر اوقات وظائف اور طاعات
خدا مین مشغول رہتے اور نفس کی ریاضت اور تہذیب اخلاق ہمیشہ اُن کو
مدنظر رہتا آپ کے عہد مین بنی آدم دو قسم کے تھے بعضی تابعت حضرت
شیث کی کرتے اور اکثر اولاد قابیل کے تابع تھے حضرت شیث کی نصیحت
سے بعضے تو راہ راست پر آئے اور اکثر بدستور نافرمانی پر مصر رہے
۹۱۲ سال آپ زندہ رہے بعدہ انتقال ہوا - منجملہ نصائح حضرت
شیث تیسری نصیحت یہہ ہے کہ مومن حقیقی وہ ہے جو بادشاہ وقت کا
مطیع و محکوم ہو -

حضرت ادریس کو خدا نے خلعت نبوت سے ممتاز کیا آپ کی ہدایت سے اکثر گمراہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



راہ پر آئے باقی اپنی گمراہی پر قایم رہے جو لوگ کفر او شرک کے خوگیر ہو رہے تھے اپنی قساوت قلبی کی وجہ سے اوسی کفر و شرک پر قایم رہے اور حضرت ادریس کی نصیحت نہ مانی۔

حضرت نوح علیہ السلام اصلاح عالم و بنی آدم کی غرض سے مبعوث ہوئے تمام عمر اداے دعوت مین مصروف رہے کفار فجار مین سا تھہ امر معروف و نہی عن المنکر کے مصروف تھے ہر چند کہ جناب الٰہی مین اُن کی ہدایت کی دعا کرتے پر وہ سنگدل نہایت کفر اور انکار سے فریب اور دغا کرتے باوجود اس محنت و مشقت و وعظ و نصیحت کے تمام عمر مین سواے اَسّی آدمیون کے کوئی اسلام نہ لایا اور حضرت نوح کا ارشاد اون کے کام نہ آیا ۹۵۰ برس کی عمر پائی۔ وما امن معہ الا قلیل کی تفسیر مین مفسرون کا اتفاق ہے اور خود رسول خدا نے فرمایا کہ کسی پیغمبر نے اپنی قوم سے اتنی اذیت نہین اوٹھائی جتنی حضرت نوح نے اپنی امت کے ہاتھون سے مصیبت پائی مجلس وعظ مین انکو اسقدر مارتے تے کہ آپ بیہوش ہوجاتے اور آپ کے صاحبزادے گھر کو اٹھا لیجاتے تے۔

حضرت صالح علیہ السلام ثمود کی قوم پر مبعوث ہوئے ہر چند صالح اونکو نصیحت فرماتے مگر وہ اپنی بت پرستی و بدمستی سے باز نہ آتے اور حضرت صالح کی نصیحت سے منھہ پھیرتے تے پتھر سے اونٹنی نکلنے پر ایمان لانے کو اقرار کیا آپ کی دعا سے اونٹنی پتھر سے نکلی مگر کفار نے عہد وفا نہ کیا بلکہ اُس اونٹنی کو مار ڈالا۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

حضرت ابراہیم کو نمرود مردود نے آگ میں ڈلوا دیا وہ آگ خدا کے فضل سے گلزار ہو گئی حضرت ابراہیم شام کی طرف ہجرت کر گئے۔

حضرت لوط علیہ السلام قوم کی ہدایت کے لئے مبعوث ہوئے اور ہر طرح کی وعظ و نصائح کرتے رہے مگر قوم نے کچھ نہ سنا آپ بڑے مہمان نواز تھے جب کوئی مہمان آپکے مکان پر آتا کفار نا ہنجار اوسے ایذا دیتے حضرت لوط لاچار ہو گئے اور قوم کے غارت ہونے کی دعا کی حضرت جبرئیل معہ دیگر فرشتوں کے بصورت اطفال حسین و جمیل آئے حضرت لوط نے مجبوراً مہمان کیا بی بی کا فرہ نے قوم کو خبر کر دی وہ لوگ چڑھ دوڑے آپ نے بحالت اضطرار و انتشار فرمایا میری بیٹیاں حاضر ہیں مگر مہمان سے مزاحم نہو پھر آپ معہ اپنے مومنوں کے شہر سے نکل گئے قوم پر عذاب نازل ہوا۔

حضرت یوسف علیہ السلام کا قصہ مشہور ہے مصر میں آپ کی خرید و فروخت ہوئی زلیخا اور اُن کی مجلس عورات نے اتہام لگایا اور بیگناہ معصوم کو جیل خانہ میں ڈلوا دیا بارہ ۱۲ برس تک آپ جیل خانہ میں رہے۔ انہیں عورات کو مکار و کیاد سے آنحضرت نے بی بی عائشہ و حفصہ کو مناسبت و مشابہت فرمائی ہے۔ ان کیدکن عظیم۔

حضرت ایوب علیہ السلام کی حکایت دردانگیز اُن کے رنج و تعب صبر و شکیبائی کی روایت جانگزا مشہور عالم ہے کہ شیطان مردود و قوم مطرود کے ہاتھ سے کیا کیا ایذا اٹھائیں جسمی و روحی تکلیفیں جو آپ کو پہونچیں اُن کی شرح میں مجال دم زدن نہیں روح کو صدمہ ہوتا ہے قلق سے کلیجہ منھ کو آتا ہے۔

حضرت شعیب اہل مدین و اصحاب الایکہ کی طرف مبعوث ہوئے جو ایک ہی گروہ تھے یہ لوگ بت پرست تھے اور وزن پورا نہ تولتے کھوٹے روپیہ و اشرفیاں

Presented by: Rana Jabir Abbas



چلاتے آپ ہر چند راہ راست دکھاتے اور وعظ و پند فرماتے وہ ہرگز باز نہ آتے غیر ملک شام وغیرہ کے لوگ اُن پر ایمان لائے مگر اُس قوم نے کچھ نہ مانا اور اپنے آبائی دین پر قایم رہے۔

حضرت موسیٰ و ہارون بڑے مقرب بارگاہ الٰہی پیغمبر تھے بیان اُنکی علو مرتبت اور بلندی منزلت کا حد وصف سے باہر ہے۔

آپ اپنے ایام دولت میں بسبب جنسیت کے بنی اسرائیل پر ہمیشہ ترحم فرماتے اور قبطیوں کی تکلیف دہی و آزار رسانی سے ہمیشہ ملول رہتے لیکن فرعون کے خوف سے دم مارنے کا امکان نہ تھا۔ ایک بنی اسرائیل کے عوض آزار میں ایک قبطی کو آپ نے مارا اور فرعون کے خوف سے بے زاد و راحلہ شہر چھوڑ کر شہر مدین کیطرف چلدیئے۔

حضرت شعیب کی لڑکیاں اپنی بکریوں کے پانی پلانے کے انتظار میں کنوئیں پر تھیں کوئی پانی نکالنے والا اُن کی بکریوں کو پانی نہ دیتا تھا حضرت موسیٰ نے بکریوں کو سیراب کیا اور حضرت شعیب تک رسائی ہوئی بشرط چرانے بکریاں دس سال تک حضرت شعیب نے اپنی لڑکی کے ساتھ نکاح کرنا منظور فرمایا۔ حضرت موسےٰ وہاں رہے اور بعد مدت مقررہ اپنی بی بی کو لیکر چلے راہ میں آگ کی تلاش ہوئی اور نور ایزدی شعلہ زن ہوا آواز آئی انی انا اللہ رب العالمین وانا ربک یا موسےٰ۔ اور آپ کو رسالت ملی حکم ہوا فرعون کے پاس جاؤ گمراہ کو راہ پر لاؤ حضرت موسےٰ نے عرض کی میری زبان میں لکنت ہے ہارون میرے بھائی کو کہ فصیح البیان ہے میرا شریک کر اور میرا وزیر بنا یہ آرزو پوری ہوئی حضرت موسےٰ نے بوجہ ہارڈالنے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



قبطی کے فرعون کے پاس جانے سے انکار ظاہر کیا حکم ہوا خوف مت کرو تم کو وہ اذیت نہ دے سکے گا۔ مگر تم دونوں بھائی رسالت کی تبلیغ ساتھ کلام ملائم و گفتگوئی نرم کے کرو۔ الغرض مصر میں پہنچے فرعون کو خبر ہوئی اس نے معجزہ طلب کیا آپ نے عصا کو اژدھا بنایا مگر فرعون قائل نہ ہوا اور بنی اسرائیل پر پہلے سے زیادہ سختی شروع کی حضرت موسےٰ بنی اسرائیل کو لے کر رات کے وقت نکلے فرعون نے تعاقب کیا دریائے نیل اس گروہ کے عبور کے وقت ٹھہر گیا اور فرعون جب منجدھار میں پہونچا پھر جوش زن ہوا سب لشکر غرق ہو گیا۔ بعد اپنی امت کو حضرت ہارون کی حفاظت میں چھوڑ کر حضرت موسےٰ کوہ طور پر گئے یہاں امت باغوائے سامری مردود گوسالہ پرست ہو گئے حضرت موسےٰ طور سے واپس آئے یہاں نیا شعبدہ دیکھا حضرت ہارون سے لڑے جھگڑے سامری کی جان سے درگزر کر کے بد دعا کی خدا تجھے عذاب جہنم نصیب کرے۔

بنی اسرائیل نے عفو تقصیر چاہی اور پھر از سر نو راہ راست پر آئے پھر بحکم خدا گوسالہ پرستوں کا قتل وقوع ہونے کو ہی تھا کہ حضرت موسےٰ و ہارون کی دعا اثر پذیر ہوئی اور لوگ بچ گئے۔

قارون کو آپ نے بہت کچھ سمجھایا کہ زکاۃ مال دے وہ رضامند نہ ہوا اسکا گروہ علیحدہ ہو گیا اور قارون اپنی بداعمالیوں سے زمین میں دھنس گیا پھر عمالقہ کے مقابلہ کو حکم ہوا بجز یوشع بن نون و کالب بن یوقنا کسی نے حضرت موسےٰ سے اسکا کہا نہ مانا آپ کو غصہ آیا اور بدرگاہ خدا عرض کی کہ یا الٰہی میرا اختیار سوائے اپنے نفس اور بھائی کے اوروں پر نہیں۔ پھر بنی اسرائیل بے فرمانی کے وبال میں گرفتار۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



ہو کر جنگل مین قید ہو گئے حضرت موسیٰ و ہارون و یوشع و کالب عمالقہ کی طرف
چلے اور بنی اسرائیل نے مصر کا رخ کیا حضرت موسیٰ اس امید پر پھر کہ شاید
اب بھی بنی اسرائیل افہام و تفہیم سے راہ پر آئین ۔
اُن سے ملکر بہت کچھہ سمجھایا بوجھایا مگر اُنہون نے لڑائی پر دل نہ دھرا
جب جانے کو باقی نہ رہا تو رو کے چلائے حضرت موسیٰ تنگ ہوئے کہ
اون سے جدائی چاہی مگر صبر کیا اور ۴۰ سال کے عرصہ مین سب قوم
نافرمان غارت ہو گئی ۔ جب زمانہ حضرت موسیٰ کی رحلت کا قریب ہوا
تو فرمایا کہ تمام بنی اسرائیل کا شمار کرو اور اون لوگون کی تلاش کہو جو مصر سے نکلنے
وقت حاضر تھے مگر بجز یوشع و کالب کے کوئی باقی نتھا غرض آپ نے باقی ماندہ
خلق پر حضرت یوشع کو خلیفہ کیا اور اُنہون سے توریت کے نسخے لکھوا کے اور
اسباط کو تقسیم کئے اور حضرت یوشع کو قوم پر حاکم و بنی اسرائیل کو اونکا محکوم بنا کر
نہایت تاکید کے ساتھہ یوشع کی فرمانبرداری کا حکم دیا بی بی صفورا زوجہ
حضرت موسیٰ یوشع خلیفہ برحق سے لڑین حضرت یوشع نے بادشاہ وقت
کا فرسے صلح کر لی ۔ حضرت یوشع کے بعد کالب بن نون اور حزقیل حسب وصیت کے
بعد دیگرے وصی و خلیفہ مقرر ہوئے ۔
حضرت الیاس علیہ السلام خلق کی ہدایت کے لئے مبعوث ہوئے بادشاہی
بنی اسرائیل ملک شام مین متفرق ہو گئی ہر ایک نے مذاہب باطلہ
اختیار کئے
احکام توریت نسیاً منسیا کر دئے بادشاہ شہر ایلیا بک تھا جو بت پرستی کرتا تھا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



حضرت الیاس نے وعظ ونصایح شروع کئے ہرچند تاکید اور مبالغہ کیا اور احکام توریت انکو سنائے مگر بجز ایک شخص کے جو بادشاہ کا وزیر تھا کوئی اون پر ایمان نہ لایا۔ لوگ حضرت الیاس کے مارنے پر آمادہ ہوئے آپ اون کافرون کے خوف سے پہاڑمین پوشیدہ ہوئے کفارنے بہت کچھہ تلاش کی مگر پتہ نہ ملا حضرت الیاس والدۂ حضرت الیسع کے گھر مین رہے۔

جب نافرمانی اوس جماعت کی حد سے زیادہ گذرگئی تو آپکی خاطر نہایت درجہ ملول ہوئی خدانے تسلی دی اور حضرت الیاس کو حسب خواہش اونکے لوگون کی نظرونسے محجوب و مستور کردیا۔

حضرت الیسع کو اپنا خلیفہ و وصی مقرر کرگئے اسطرح کہ حضرت الیاس پر وحی کا نزول ہوا کہ خلافت اپنی الیسع کو سونپو آپ اپنی ردا اونپر ڈالدی۔

حضرت الیسع کو بنی اسرائیل پر خلافت ملی آپ ہمیشہ اونکو توریت پڑھکر شریعت موسوی پر رغبت دلاتے بادشاہ دمشق مصر کو مرض برص سے نجات پانے کی تدبیر بتائی وہ اچھا ہوا۔ بنی اسرائیل کبھی اونکی متابعت کرتے کبھی مخالفت اسلئے ہمیشہ ملول رہا کرتے آخرالامر آپنے دنیا سے مفارقت چاہی اور ذوالکفل کو خلافت اپنی عطا کرکے گروہ مقدس ملاء اعلے مین شامل ہوگئے حضرت ذوالکفل بعد الیسع کے نبی ہوئے بعض کہتے ہین بادشاہ شام کے مقرب تھے بادشاہ کو بنی اسرائیل سے سخت عداوت تھی ایک مرتبہ بعد شکست ایک سو آدمی علماء و صلحا گرفتار ہوکر آئے بادشاہ نے چاہا قتل کرے ذوالکفل نے کہا سیاست کا زمانہ گذرگیا ہے وقت بیوقت انکو مجھے سپرد کردو مین اون کا کفیل

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



ہیں ۔ بادشاہ نے سپرد کردیئے آپ نے رات کو سب کو چھوڑ دیا۔ اور ذوالکفل بھی شر بادشاہ سے محفوظ رہے۔ اس لئے بعد میں انکا نام ذوالکفل مشہور ہوا۔

حضرت اشموئیل نے جب نبوت پائی بنی اسرائیل ایمان لائے اور کہا کہ عمالقہ سے لڑائی کرینگے تابوت سکینہ جو ہم سے چھین لے گئے ہیں اُسے لڑکر واپس لائینگے ہم پر کوئی بادشاہ مقرر کرو۔ اللہ نے طالوت کو بادشاہ کیا حضرت اشموئیل نے بنی اسرائیل کو خبر دی انہوں نے اپنا ننگ و عار سمجھا آپ نے فرمایا بہ نسبت تمہارے طالوت کا علم زیادہ ہے اور اُسے تم پر فضیلت ہے۔ طالوت تابوت سکینہ لے آئے تب بنی اسرائیل خوش ہوئے طالوت نے جالوت حاکم عمالقہ سے مقابلہ کیا حضرت داؤدؑ نے جالوت کو مارا۔ بعد شہادت طالوت حضرت داؤدؑ کو نبوت اور سلطنت اشموئیل و طالوت کی ملی ۔ پھر حضرت سلیمان اُنکے خلف الصدق۔

حضرت یونس علیہ السلام شہر نینوا میں مبعوث ہوئے لوگوں کو دین موسوی کی طرف رغبت دلائی مگر کسی نے انکا کہنا نہ سنا بلکہ اُن کی رسالت کی تکذیب کی اور دست و زبان سے اُن کو رنج دینا شروع کیا۔ آپ مع اہل و عیال شہر سے نکلے اور قوم سے کہا تین روز میں تم پر عذاب نازل ہوگا جب آثار عذاب نازل ہوئے لوگ جمع ہو کر بدرگاہ خدا گڑگڑائے روئے پیٹے چلائے عذاب دور ہوا حضرت یونس شہر کے لوگوں کا حال دریافت کرنے کو پھر شہر کی طرف چلے شیطان نے خبر دی عذاب دفع ہو گیا اب جاؤ گے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



تو تمھین لوگ دروغ گو کہین گے آپ غصہ ہو کر بلا انتظار حکم الٰہی پھر واپس گئے اور اہل وعیال کے ساتھ دریا سے پار ہونا چاہا مچھلی کے شکم مین گئے۔

حضرت عزیر کو بخت نصر نے بنی اسرائیل کے ساتھ قید کیا بعد رہائی خلق کی ہدایت کرتے رہے۔

حضرت ذکریا کو قوم نے زنا کی تہمت سے متہم کیا۔ وہ نکل کر بھاگے اور درخت سے پناہ چاہی قوم نے آرے سے دو ٹکڑے کر دیا۔ جب آرہ سر پر پہونچا چاہا آہ کرو ن حکم پہونچا اگر آہ کی تو نام تیرا دفتر نبوت سے نکال دیا جاویگا۔

حضرت یحییٰ علیہ السلام کے عہد مین ایک بادشاہ تھا انبیا اور علما سے بغض رکھتا تھا اپنی جورو کی بیٹی پر جو دوسرے خاوند سے تھی عاشق ہوا حضرت یحییٰ نے جواز نکاح کا فتویٰ نہ دیا اور اسی باعث وہ شہید کئے گئے انکا سر مبارک دربار بادشاہ مین حاضر کیا گیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام مبعوث ہوئے اور حکم ہوا بنی اسرائیل کو اپنے دین کی دعوت کرو ہر چند آپ نے وعظ ونصائح معجزات وغیرہ سے انکو قائل کیا۔ مگر انھون نے نہ مانا اور یہی کہا کہ ہم ایک بے پدر کے قول پر دین موسیٰ کو ترک نہ کرینگے آپ رنجیدہ ہو کر شہر سے نکلے چند ہو لی آپ پر ایمان لائے بعد ازان آپ آسمان پر بلائے گئے۔ اور آپ کی شبیہ کو مصلوب کر دیا دیکھو سیان جو ہر انبیا و اوصیا علیہم السلام اسطرح دنیا مین رہے ہین اُن کی محکومی ومغلوبی ومجبوری ظالمون کا جور وستم اُستے پیر حرم ناہنجار بدگمانو لکھنا سافی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



و تکلیف وہی ثنا فرمائی اوس پر ان حضرات کا صبر و شکر و سکوت و تحمل و
برداشت و ضبط کیا اونکی رسالت کو نعوذ باللہ منہا داغ لگا سکتا ہے
ہرگز نہین ورنہ خدا مین سب طرح کی قدرت تھی اور انبیا مین عظمت و جلالت نبوت و
رسالت سکندر انہین یا تون مین لطف تھا اور خدا کا حکم کہ تبلیغ رسالت کا صرف
جہاد لسانی پر دار و مدار رکھا۔ دیکھو حضرت موسے و ہارون کو حکم ملا کہ تبلیغ رسالت سابقہ
کلام ملایم و گفتگوے نرم کے کرو۔ اور یہہ بھی واضح ہو کہ ابتدا سے آدم
تا خاتم کسی حالت مین خلق کو اختیار نہ تہا کہ مجمع و شورہ کرکے کسیکو اپنا خلیفہ
یا امیر کرین بلکہ خدا کے حکم سے وصی و جانشین و خلیفہ مقرر ہوئے ہین
دیکھو بنی اسرائیل نے جب حضرت شمویل سے خواہش کی کہ واسطے انتقام عمالقہ
سے ہم پر کوئی بادشاہ مقرر کیا جاوے تو خدا نے طالوت کو اُن پر بادشاہ
بنایا جس کے وہ مطیع اور فرمانبردار ہوئے کیا امت محمدی کسطرح
وہ نہ کر سکتے تھے کہ کسی کو اپنی تجویز سے اپنا امیر بنا لیوین۔ مگر نہین وہ
اہل امت کی مانند خود سر و متمرد نہ تہے

ہمارے حضرت کو حکم جہاد یا حرب و ضرب ملا مگر صرف تحفظ اسلام و حفاظت
دین کے لئے نہ یہہ کہ تمام روئے زمین پر قتل و قمع کرکے اسلام پہیلاؤ۔
اور باوجودیکہ حکم جہاد مل چکا تہا اور حرب و ضرب بہ کفار واقع ہو چکی تھی۔ مگر
دیکھو صلح حدیبیہ کا حال چودہ سو آدمی آلات حرب سے آراستہ قتل کفار پر
بیعت کئے ہوئے کمر بستہ موجود۔ مگر خدا کے حکم سے آنحضرت نے
کفار سے مصلحتاً ایسا دب کر صلح کی کہ کبھی ابتدائے اسلام مین بھی یہہ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



امرپیش نہ آیا تھا۔ دیکھو ترمذی مین ہشام بن محمدؒ سے روایت ہے کہ جب علیؑ بعد حرب وضرب صفّین وکار سازی ابوموسیٰ اشعری وعمرو ابن عاص کوفہ مین آئے تو ۱۲ ہزار خوارج اون سے علیحدہ ہوگئے عبداللہ ابن عباس خوارج کے پاس گئے اور وجہ انحراف پوچھی اونھون نے کہا کہ علی نے اپنے نفس کو مومنون کی حکومت سے علیحدہ کرلیا اور وہ کافرونکا سردار ہوگیا عبداللہ ابنِ عباس نے فرمایا اسکا کیا مضائقہ ہوا۔ رسول خدا نے بھی جنگ حدیبیہ مین ایسا کیا تھا سو کیا وہ اسوجہ سے نبوت سے نکل گئے یہہ سنکر دو ہزار آدمی حضرت علی کیطرف پھر آئے باقی قتل ہوئے پھر ہر بات کے لئے ایک موقع ہے اور مصلحت وقت اسی لئے سعدی شیرازی نے کیا خوب کہا ہے۔ ؎

نہ ہر جا مرکب توان تاختن کہ جاہا سپر باید انداختن

اہلِ سنت ایک بڑا اعتراض یہہ کرتے ہین کہ خلیفہ ثانی کے وقت مین ملک عجم فتح ہوا حضرت شہربانو دختر یزدجرد بادشاہ فارس قید مین آئین جنکا عقد حضرت امام حسین علیہ السلام سے ہوا اور اونسے نو امام یکے بعد دیگرے کی پیدائش ہے تو معاذاللہ کنیزک زادے ٹھہرے جواب ہم نے تاریخ روضۃ الصفا سے جسپر بیان جوہر نے مدار مناظرہ قرار دے رکہا ہے باب پیدائش حضرت زین العابدین لکہا ہے کہ حضرت شہربانو کا آنا بعہد خلافت حقہ جناب امیرؑ اوس لشکر کے ساتھ آپ آئین جسکے سردار امام حسین علیہ السلام تھے حضرت امام نے تمیز خاص وعام کے لئے حضرت شہربانو کے گلے مین ایک پٹکا یا پرتلہ



Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas



زرین ڈلوادیا تھا جس سے اونکا اعزاز دختر شاہ پایا جاتا جب مدینہ مین پہونچین
اونکو اختیار دیا گیا جسکے ساتھ خواہش ہو عقد کرین آپنے حضرت امام حسینؑ کو منتخب
کیا اور یہی روایت صحیح اور قرین تصدیق ہے ۔ مگر خیر لو فرضنا خلیفہ ثانی کے
عہد مین حضرت شہربانو قید ہو کر آئین اور باتفاق مورخان اہل سنت جب خلیفہ
ثانی نے اونکے فروخت کا ارادہ کیا تو جناب امیر نے اونکو اس فعل سے باز رکھکر
فرمایا کہ یہہ شہزادیان ہین مثل عوام کے انکی خرید و فروخت نہونی چاہیئے
قیمت تشخیص کرو جو ادا کرے اوسکے حوالہ کرو چنانچہ خلیفہ ثانی نے رائے
جناب امیر سے اتفاق کیا قیمت تشخیص ہوئی جناب امیر نے حضرت شہربانو کی قیمت
دیکر اپنے فرزند دلبند سے اونکا عقد کر دیا پس معلوم ہوا یہہ ایک امر خاص تہا
نہ مثل عوام اور یہہ بھی ظاہر ہوا کہ دختر شاہ کا اعزاز مد نظر ہوا اور معاذ اللہ وہ
کنیز تصور نہوئین کیونکہ نقل و عقل سے شہزادے و شہزادیان کسی حالت
مین غلام و کنیز نہین ہوسکتے ۔ گوہر اگر در خلاب افتد ہمان گوہر است ۔ ع

بینا سے رقومات ہنر چاہیئے اسکو سودا ہے جواہر کا انداز چاہیئے اسکو

ہان خوب یاد آیا یہہ اعتراض بنی امیہ کا ہے جسکی سنت اب ایک ادا کی جاتی ہے
تاریخ ذہبی سنی المذہب مین لکہا ہے ۔ ایک روز زید بن حضرت زین العابدین ہشام
بن عبد الملک کے دربار مین گئے کوئی جگہ سوائے کی بیٹھنے کو نپائی آخر لاچار پائین مجلس مین
کسی بُری جگہہ مین بیٹھہ گئے اور کہنے لگے کہ اے بادشاہ خدا سے ڈرنے والے
لوگ تکبر نہین کرتے ہشام بولا چپ چپ تیری مان نہو وے تو ہم سے سلطنت
مین لونڈی کا بچہ یعنی کنیز کزادہ ہو کر اختلاف و تنازع کرتا ہے ۔ زید نے فرمایا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



کہ اے بادشاہ ہیے کسکے پاس تیرا ساکت کرنیوالا جواب ہے اگر تجھے ہے تو مین کہون
اوسنے کہا ہان کہو زید نے کہا کہ نسب مردونکی طرف سے ہے نہ عورتونکی جانب سے
یہہ تیرا طعن ہم پر ایسا ہے جیسے منکر لوگ پیغمبر خدا پر کرتے ہین کہ حضرت اسمٰعیل کو
کنیزک زادہ بتلاتے ہین یعنی حضرت ہاجرہ سے جو لونڈی حضرت سارہ کی تہین
تو مجہے ایسا کلمہ کہتا ہے حالانکہ مین فرزند فاطمہ اور پسر علی ابن ابی طالب ہون یہہ
کہکر وہ مجلس سے اوٹھہ کہڑے ہوئے اور یہہ اشعار پڑہتے تہے جنکا خلاصہ
مضمون یہہ ہے موت مین آرام وچین ہے اور موت لوگونکی گردن پر سوار ہے
ایک دن اس زمانہ کو بہی اللہ گردش دیگا کہ دشمنون کا کچہہ نشان نہ ملیگا اور
اونکی سب خاک اڑ جائیگی

اہل سنت ایک یہہ اعتراض وا تہام کرتے ہین کہ حضرت علی نے اپنی دختر حضرت
اُم کلثوم کا عقد خلیفہ ثانی عمر خطاب کے ساتہہ کر دیا اور اونکو شرف دامادی بخشا۔

جواب۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ ہرگز ایسا نہین ہوا یہہ اہل سنت کا محض
افترا ہے۔ بالفعل ایک کتاب کنز مکتوم فی عقد اُم کلثوم مصنفہ سید اظہر علی
صاحب مطبع گلستان مرتضوی واقع لکہنؤ مین طبع ہوئی ہے اوسے دیکہنا چاہیے
جسمین کل روایات سنی و شیعہ معہ دلائل و براہین قاطع درج ہین۔ یہہ کتاب فیصلہ
ناطق درباب عدم عقد لاجواب اور اپنا آپ ہی نظیر ہے مگر زبانی بحث و قطع اللسانی
مخالف کے لئے یہہ جواب کافی ہوگا کہ جناب آسیہ بیوی حضرت موسیٰ فرعون کی
زوجیت مین رہین۔ حضرت رسول خدا نے اپنی دختران پاکیزہ تر کو جنکا نام
مقدس زینب و رقیہ و اُم کلثوم ہے ابوالعاص سے زینب کو رقیہ کو عتبہ و اُم کلثوم

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas



کو عتبہ پسران ابولہب کے ساتھ منسوب کیا جو قطعی مشرک و کافر تھے اور ابولہب کی عداوت و دشمنی ساتھ رسول خدا سورۂ تبت یدا ابی لہب سے ظاہر ہے کہ ایسا دشمن جانی دوسرا نہ تھا۔ ؎ ؎ ؎ ؎ جب یہہ آیت نازل ہوئی تو ابولہب کے لڑکون نے خود ہی دختران رسول خدا کو ترک کر دیا اور زینب بدستور حبالہ عقد ابو العاص مین رہین آنحضرت باوجود نزول آیہ لا تنکحوا المشرکین زن و شو مین فرق نکر سکے چہ بحالت مغلوبیت قیام مکہ چہ بحالت غلبہ و شوکت اسلام کہ خود لشکر اسلام نے اسی ابو العاص کو گرفتار کیا اور آنحضرتؐ نے رہا ہی فرما دیا مگر تفریق پر قادر نہوئے جناب رقیہ و ام کلثوم کا عقد یکے بعد دیگرے عثمان بن عفان کے ساتھ ہوا جنکو ذی النورین کے خطاب سے مخاطب کیا جاتا ہے۔ مگر تعجب ہے کہ ابو العاص تا حیات خود و عتبہ و عتیبہ اوس زمانہ تک کہ جناب رقیہ و ام کلثوم اونکے عقد مین تھین ذے النور کے القاب سے نہ پکارے گئے اگر یہہ کہا جاتے کہ عثمان بن عفان مسلمان تھے اور وہ مشرک تو محض بیہودہ بات ہے کیونکہ دختران رسول خدا کے عقد کرنے سے ذے النورین ہوئے جسکے معنی ہین صاحب دو نور کے پس وہ تینون ابن مشرک بھی اگر ذے النور یعنی صاحب نور کہے جاتے یا کہے جاوین تو انصاف سے بعید نہوگا دختران جناب رسول خدا ابتدا ہی سے نور تھین عثمان بن عفان کے عقد مین آنے سے نوری نہین ہو گئین بلکہ اونکے نور ہونے سے عثمان بن عفان ذے النورین ہوے پس جسمین اس نور کا جلوہ ہو وہی صاحب نور ہے خصوصیت مسلم اور مشرک کی نہین ہے۔ اہل سنت کو تقیہ پر بڑا اعتراض ہے۔ **جواب** تقیہ خوف جان قلق و اضطرار کی حالت مین بیشک محمود و شعار انبیا و اوصیا بلکہ خدا ہی کو دیکھو ابتدائے اسلام مین

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



جبکہ کفار قریش بہت ہی درپے ایذا آنحضرت ہوئے تو خدا نے قل یا ایہا الکافرون مین صاف فرما دیا لکم دینکم ولی دین۔ کہو کافرون سے تم اپنے دین پر رہو ہم اپنے دین پر پس خیال کرنا چاہیئے کہ رسول اللہ دین خدا جاہلین گمراہون کو راہِ خدا بتانیکو مبعوث ہوئے تھے یا کافرونکو یہہ کہنے کے واسطے کہ تم اپنے ہی دین پر رہو مگر چونکہ خوف کی حالت تھی اسلئے اوسوقت خدا کو بھی حکم دینا مصلحت معلوم ہوا۔ پھر خداوند جل علےٰ فرماتا ہے لاتلقوا بایدیکم الی التہلکۃ مت پڑو اپنے ہاتھو لنے تہلکہ مین۔ پھر خوف کفارِ قریش سے آنحضرت کو غار مین پوشیدہ ہونیکو اور خفیہ ہجرت کرنیکو حکم دیا۔ آنحضرت صلح حدیبیہ مین باوصف شوکت و غلبہ اسلام کفار سے دب کر صلح کرلی اور رحمان ورحیم اسمائے صفاتی و اپنا رسول اللہ ذاتی ہونا خود اپنے ہاتھ سے محو کردیا۔ بحالت مغلوبی و غلبہ اپنی دختر نیک اختر جناب زینب کو ابوالعاص مشرک سے جدا نہ کرسکے حالانکہ لاتنکحوا المشرکین نازل ہوچکا تھا۔

آخر دم حیات تک حسب خواہش دلی و تمنائے قلبی خانہ کعبہ کی تعمیر خوف قوم بی بی عائیشہ سے نکرسکے۔ منافقین امت کو باوصف بر رد منافقت منافقانہ دلیلے۔ پھر حضرت ابراہیم کا حال دیکھو اپنی جانکے خوف سے اپنی بی بی معظمہ کو بہن کہدیا اور اپنی جان بچائی حضرت ہود علیہ السلام پر ایک گروہ ایمان لایا ہوا کافرون سے اپنا ایمان چھپاتا تھا۔ مومن آلِ فرعون کفار کے خوف سے ایمان پوشیدہ رکھتے۔ حضرت موسیٰ خوف جان حضرت عیسیٰ جانکے اندیشہ سے، اتکو بہا گے اور جان بچائی وغیرہ وغیرہ پس ان حالات و واقعات کو تقیہ کہو گے یا اور کچھہ اہل سنت کی کتابون بھی تقیہ اور توریہ دونو لکھے ہین اور جائز سمجھے گئے ہین مولوی ثناء اللہ پانی پتی کی کتاب مسائل مالابد

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



دیکھو اوسمین بہت سی باتین توریہ کی لکھین ہین - کتاب مالابدُ باب تقوی فصل پانچوین مسئلہ جھونٹ بولنا حرام ہے مگر دو آدمی کے درمیان صلح کرنیوالے اپنی بی بی کے راضی کرنے یا ظالم کے ظلم دفع کرنے کے واسطے ایسے مقامون مین جھونٹ بولنا جائز ہے اگر حاجت ہو ورنہ بدون حاجت کے مکروہ ہے مسئلہ - رشوت دینے والا اور رشوت کہانیوالا دونو دوزخ مین ہونگے مگر ظالم کے ظلم دفع کرنیکے واسطے رشوت دینی جائز ہے وغیرہ - جسکا شیخ سعدی نے بھی ترجمہ کیا ہے دروغ مصلحت آمیز به از راست فتنه انگیز -

آئمہ معصومین نے اکثر موقعون پر تہلکہ مین پڑنیکے خوف و اندیشہ سے بعض فقرے و الفاظ فرمادیئے جنمین وہ اور اونکے تابعین ضعفا محفوظ و مامون رہین - مصرعہ

ہر سخن موقعے و ہر نکتہ مقامے دارد

بغیر خوف تہلکہ و اندیشۂ جان ہرگز تقیہ جائز نہین ابتدا سے نہ کسینے کیا نہ اب کوئی کرتا ہے مگر ہان جب تک خوف جان و اندیشہ تہلکہ رہے درست و جائز ہے اسمین کسیکو جائے وہم زدن نہین ہے -

یہی جواب ہے ہمارا عموماً اہل سنت و خصوصاً جوہر نافہم کے سوال کا اور یہی سوال ہمارا عموماً اہل سنت و خصوصاً جوہر کج فہم سے اگر اسپر بھی جوہر اپنے بہائیون خوارج کو مدد کے لئے بلائین تو نواصب کے ساتھہ دینے سے جو روز بد دیکھتے نصیب ہوئے ہین خوارج کے ہمزبان و ہم مشرب ہونے سے پھر کہین نہ بچا دینگے - نہ گہاٹ کے نہ گہر کے خوب یاد رکہین

مگر یہہ بات ملحوظ رہے کہ جواب با اصول ہون آئین بائین شائین محذوبانہ بڑ اور

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



عوام از زوال کا پہلکر ظہور شرع کلوخ انداز را پاداش سنگ است ۔
افسوس ہے یہہ زمانہ صلح و صلاحیت اتفاق و اتحاد کا ہے مگر اہل سنت ناحق و ناروا
چہیڑ چہاڑ کر زخم تازہ کر رہے ہین ۔ اور کوئی نہ کوئی تحریر خلاف عقل و نقل ایسے
لکھدیا کرتے ہین جس سے شیعیان اہل حق کو بجز جواب ترکی بترکی دینے
کے چارہ نہین اور طرّہ یہہ ہے کہ جواب کے واسطے اصرار بہی ہوتا ہے جہلا سے قوم
صبر و سکوت کو لاجواب ہونے پر حمل کرتے ہین پس مجبوری ہے ورنہ ایسے
نازک وقت مین ان باتونکا کیا ذکر تیرہ ۱۳ سو برس سے یہہ قصے جہگڑے ہوتے
چلے آتے ہین اب نئی بات کیا نکلے گی جس سے کچہہ فایدہ ہو بجز اسکے بغض و عداوت
روز بروز ترقی کرے پس جسکی جانب سے اس نفاق و مخالفت و عداوت و بغض کی
ابتدا ہوتی ہے اوسی پر قومی نااتفاقی کا خون ہوگا جواب دینےوالے گو بہ شکل دیگر
لیکن بہ شکل مجبور رہین ۔ فقط

وَاللّٰهُ يَهْدِي مَن يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ

ہم تہ دل سے جناب میر سید حسین صاحب سلمہ اللہ تعالی وکیل اگرہ متوطن
قصبہ بہیر سر و میرزا اثار حسین صاحب مالک و مہتمم مطبع دبدبہ حیدری اگرہ کے شکر گذار ہین
جنہون نے بکمال عنایت دلی و لطف قلبی اس رسالہ کی نقل و طبع کا اہتمام
اپنے ذمہ قبول فرمایا ہے حق تالیف و تصنیف رسالہ ہذا جناب مرزا اثار حسین صاحب
مالک و مہتمم مطبع دبدبہ حیدری اگرہ کو برضا و رغبت خود عطا کیا اونکو طبع و فروخت رسالہ
ہذا کا اختیار کلی ہے والسلام ۔

## اعلان

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



چونکہ بالفعل جوہر علی نامی ستوطن مچھلی شہر اضلاع پورب نے ایک رسالہ موسوم اسرار الہدیٰ تصنیف کیا ہے اوسمین علاوہ اسکے کہ شیعونکو بھی کچھہ جہان تک زبان یاری دیگا ہے کہہ ڈالا ہے حضرت علی ابن ابی طالب کی شان مین ایسے کلمات توہین آمیز نا ملایم و ناسزا خلاف عقاید اہل سنت استعمال کئے ہین جنکے لکھنے و نقل کرنے سے روح کانپتی ہے اچھا خاصا پھکڑ ہجو جو بازاری آدمیون کے اور کوئی مہذب آدمی کی زبان سے نہین نکل سکتے ہمنے اکثر فقرات کو ترک کیا ہے اوراس رسالہ مین نہین نقل کیا جسے ضرورت ہو دیکھہ لے۔

ہمنے کتب اہل سنت کے حوالے سے کل جواب دیے ہین کوئی حدیث کوئی روایت کوئی قول اپنے یہان کے کتاب کی نقل نہین کی نہ اونکا حوالہ دیا ہے اہل سنت نے جن اصحاب کی نسبت جو لکہا ہے وہ البتہ بیان کئے ہین اور کتابون کا حوالہ دیا ہے پس اگر اہل سنت کو تحقیق منظور رہے بشرطیکہ ناراض نہون اور بمصداق الحق مر حق باتون سے گریز نہو تو لاحظہ فرمائین اور اگر اصحاب کی برائیان ہندی کتب خود نہ دیکھہ سکین اور خواہ مخواہ ریخ کرین تو اس رسالہ کو نہ دیکھین کیونکہ ہمکو صرف اپنے بہائیون کم فہم و کم علم کے لئے زیادہ تر ضرورت جواب کی ہوئی ہے کہ مبادا جوہر کی تحریر دیکھکر دہوکے مین نہ آجادین اور وساوس شیطانی سے محفوظ رہین اور اپنے یہان کے علما و صلحا ارباب دانش و بینش صاحبان علم و فضل سے التماس ہے کہ مین ایک کم بضاعت کم علم سراپا ہیچ آدمی ہون مجھے مناظرہ کے میدان مین قدم رکہنا زیبا نہ تہا مگر جوہر ہیچ فہم کے سوالونکے جواب دینے پر مین نے ضرور جرأت کی کیونکہ اونکی بیہودہ سرائی قابل توجہ اہل علم نہین ہے اور اشتہار دینا بہہ مضمون

مکعب بخان بہادر ۵ دسمبر ۱۸۹۳ء مقام اجمیر تمام شد۔

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas



# غلط نامہ نجم الہدیٰ رد اسر الہدیٰ

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۴ | ۱۰ | باہم | یا لطبع | ۶۶ | ۱۴ | خلافت جمہور | خلاف جمہور | ۱۳۰ | ۱۰ | [illegible] | [illegible] |
| ۷ | ۱۹ | غور سے سنو | سے نہیں | ۶۰ | ۹ | منصب | [illegible] | ۱۳۶ | ۹ | [illegible] | [illegible] |
| ۱۱ | ۴ | قیامت | [illegible] | ۶۲ | ۱۰ | کھلا یا ہے | کھلا ہی ہے | ۱۳۹ | ۱ | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | ۱ | کیا چاہتی | کیا چاہتی ہے | ۶۷ | ۱ | اسلام کا | اسلام کی | " | ۱۲ | [illegible] | [illegible] |
| " | ۱۵ | نقض خلاف | نقض خلافت | ۶۳ | ۷ | اترا | اتر آیا | ۱۵۲ | ۱۸ | [illegible] | [illegible] |
| ۱۴ | ۱۵ | [illegible] | کوئی [illegible] والا | ۶۴ | ۱۷ | [illegible] | [illegible] | ۱۵۵ | ۱۰ | [illegible] | احمد کا اقرار |
| " | ۱۸ | کہ عین کسی | [illegible] | [illegible] | ۱۸ | [illegible] | [illegible] | ۱۵۹ | ۶ | کوکی | کوئی |
| ۱۵ | " | وحی کا | وحی | [illegible] | ۱۶ | بدعت کے | بیعت کے | ۱۶۱ | ۱۶ | تم اپنی اپنی | تم اپنی |
| ۱۷ | ۷ | [illegible] | [illegible] | ۸۱ | ۹ | اس | ان | ۱۶۲ | ۹ | [illegible] | [illegible] |
| ۲۱ | ۵ | علیین | اعلیٰ علیین | ۸۲ | ۶ | [illegible] | [illegible] | ۱۶۷ | ۶ | عرضا کر | عرض کرکے |
| ۲۵ | ۱۸ | موجود تھی | موجود نہ تھی | ۸۸ | ۸ | [illegible] | [illegible] | ۱۶۸ | ۱ | تصویریں | [illegible] |
| ۲۶ | ۱ | پڑھیں | [illegible] | ۹۴ | ۱۱ | آپ نے | آپ | ۱۷۸ | ۱۲ | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | ۱۲ | [illegible] | [illegible] | ۱۰۶ | ۱۰ | جس کے | جسے | " | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| ۵۱ | ۱۸ | [illegible] | [illegible] | ۱۰۷ | ۱ | [illegible] | [illegible] | ۱۸۰ | ۱۸ | [illegible] | [illegible] |
| ۵۲ | ۶ | [illegible] | [illegible] | ۱۱۳ | ۱۰ | [illegible] | خوش باش | ۱۸۱ | ۱۱ | [illegible] | [illegible] |
| " | ۴ | مشرکوں کی | مشرکوں کے | ۱۱۶ | ۱۱ | [illegible] | قربۃ الی اللہ | [illegible] | ۲ | [illegible] | [illegible] |
| " | ۹ | انفسکم | انفسنا | ۱۱۷ | ۱ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | ۱ | [illegible] | [illegible] |
| ۵۵ | ۱۵ | آیہ کریمہ او صاف | آیہ کریمہ کی صفات | ۱۱۸ | ۱۷ | [illegible] | [illegible] | ۱۹۵ | ۵ | پھر کہا | [illegible] |
| ۵۸ | ۲ | اللہ نگاہ | اللہ نگاہ رکھے گا | ۱۲۵ | ۹ | پوچھا | پوچھو | " | ۱۲ | توات | تورات |
| [illegible] | ۹ | کہینگے | ہم کہینگے | ۱۲۵ | ۱۰ | [illegible] | [illegible] | ۱۹۶ | ۱۹ | تقریہ | تقریر |

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۲۰۵ | ۱۰ | لقرط | لقریط | ۲۱۳ | ۱۹ | تودارای | خودرائے | ۲۶۵ | ۱۸ | امام حسین | امام حسن |
| ۲۰۹ | ۴ | طالب سوال | طالب جواب | ۲۳۵ | ۱۷ | شیخ شہبا | شیخ شہاب الدین | ۰ | | ۰ | ۰ |
| ۲۱۲ | ۱ | بین ولد | بین ولید | ۲۳۵ | ۱۸ | | آیۂ مباہلہ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| ۲۱۳ | ۵ | بیح الاولاد | بیع اولاد | ۲۴۳ | ۱۷ | حکم | علم | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ |

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شکر و سپاس بی انتہا و قیاس خداوند ازلی و ابدی کی لائق ہے جسنے تبارک رفعت علم و فضل کو افسر عقل سے سربلند فرمایا اور ریاست قابلیت علمائے اعلام اور فضلائے فخام کو تشریف ایالت فہم و ادراک سے ارجمند کیا اور اونکی قلم مشکبین رقم کو صمصام و ذو الفقار کا مرتبہ بخشا اور اونکی تقریر مین صوارم و طعن الرماح کا اثر دیا اور جبار و قہار کا حلم بہی اوسیکی مرتبہ کے لائق ہے کہ شیطان رجیم کو اوس حلیم نے ایسی مہلت دی ہے کہ وہ بوجہہ قرب ایام مدت الصمام ظہور حضرت صاحب الامر علیہ السلام اپنی بازیگری کا بہ سرعت تمام اتمام کرتا رہتا ہے اور اوسکی توابع جو جو نظر بندی اور جعلسازی کرتے ہین اونکی افعال بدکی انتقام مین درنگ و تاخیر فرماتا ہے جل جلالہ و عظم سلطانہ ؏ ہر آن بندہ سرکش دلی ادب کہ باشد ازو مستحق غضب ؏ کند ریسمانش دراز القدر ؏ کہ باشد ازان بستگی بے خبر ؏ شود آن دم آگہ ز بند نہان ؏ کہ بر تن رگ وپی شود ریسمان ؏ چنانچہ درازی ریسمان سے ناسزاکاران، بیخبر دی اور بیخبری نازان ہو کر بہکا ہتی ہین گر نہ ہی اور لکہہ مرتی ہین اور مواعید حق تعالی پر نہ نظر کرتے نہ ڈرتے تہا سپہ بعض جہلا و لی ہنر جو خود اپنے دین و ملت سے بیخبر ہین جنکو نہ کتاب اور کہاب مین تمیز ہے نہ علیم و علم مین فرق دوستے مذہب سے بحث کرنیکو کسی کے آتش باقی کو کباب اوسے سمجھکر کہا لی لیتی ہین اور اُس سے بعض مت والے ہی متوالے بنتی ہین اور سست ہو کر عالم بیہوشی مین اسپنے پیر و مرشد کہے اور بکے کو لی تک بکتی ہین چنانچہ ان ایام نا فرجام مین ایک صاحب نے سجائے دکہلانے اپنی جو ہر طبع کی جوہر حلی اپنی کو کہکر اپنی پیر طریقت کے ملفوظات کو لکہنا شروع کر دیا اتنا بہی نہ سمجھہ لیا کہ اونکی پیر ان پیر و افسر مرشد شاہ عبد العزیز باب ہفتم تحفہ اثنا عشریہ مین بذیل عقیدۂ اول بلاف و گزاف صاف لکہہ چکے ہین ،، اہل سنت گویند کہ بر ذمہ مکلفین واجب است کہ شخصی را از میان خود رئیس گردانند و اتباع او بجا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

مشروع است اگر گویند، واما لیقین حق تعالی کے اپنے حسن بیانی دلایل اور براہین سے یہہ فرمایا کہ نصب

امام از جانب خدا [illegible] مفاسد بسیار است زیرا کہ آرائے عالمیان مختلف و خواہش نفوس ایشان

متفاوت پس در تعیین شخصے بلکہ اشخاصی چند برائے تمام عالم و بر جمیع ازمنہ بقائے دنیا موجب برانگیختن

فتنہ ہا و کثرت ہرج و مرج و تعطل امر امامت و غلبہ متغلبین و خمول تقیہ آن اشخاص بلکہ در معرض ہلاکت

انداختن ایشان ہمیشہ خائف و مختفی بودن آن اشخاص است، روا کوئی ہین اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کو بھی زیر تمہید کلام و تقریر مرام [illegible] در مشکوۃ روایت از حذیفہ است گفت [illegible] رسول اللہ [illegible]

کان فیکم خلیفہ [illegible] پس [illegible] آنحضرت [illegible] پس نا فرمانی او کنید [illegible]

[illegible] پانچ بلاد کو یہ بالاتفاق کہتے ہیں [illegible] دارم کہ [illegible]

حد تعین کلہہ کرو اونکی صحیح سے بھی نہیں بلکہ اپنی رائے سے تا ہم اکرون کی تا ویلون کے حوالے سے اون

خلفائی خلافت جنکی اتباع سے [illegible] غیر متابعت سے بقول اہل سنت عذاب ہے جناب خدا ثابت

کر دیا [illegible] اور جو جی میں آیا اوسکی [illegible] کتاب [illegible] سے پورا نام کیا الحمد للہ کہ شمع افروز

دودمان بزرگواری و مہر درخشان آسمان عالی تباری دیوان دیبا چہ فصاحت و فہرست کتب خانہ علم و بلاغت

فضائل بلیغہ دان روز نامچہ صدق و صفا [illegible] بوستان [illegible] تحقیقات [illegible]

در شرافت جلوہ فرمائی [illegible] و قائع بیانی بستان ہدیۃ الدین

معرکہ سعی [illegible] مقتدائے خاندان [illegible] محی الدین حسین صاحب

جالیسی [illegible] اوسکی [illegible] اور داد [illegible] پھول دی اور

[illegible] کی آکٹی [illegible] کی کتابوں سے [illegible] رسالہ [illegible] اور [illegible]

پر اطلاع [illegible] مفصل [illegible] ہے کہ [illegible]

[illegible] اسلام [illegible]

[illegible] الطاہرین النجباء علیہم [illegible]

[illegible] السابع عشر [illegible]

Presented by: Rana Jabir Abbas



بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی ... والصلوات ... [illegible]

[illegible]

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas